


McGill University
Library

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

خدایا ہمیں بخشدے اور ہمارے اُن ایماندار بھائیوں کو جو ہم سے پہلے گذر چکے

الحمد للہ علی طبع کتاب

ترجمة الامام ابی حنیفة النعمان بن ثابتؒ امام اهل الرأی

منقولة من

تاریخ بغداد

للامام العلامة المحدث ابی بکر الخطیب البغدادیؒ المتوفی سنة ۴۶۳ھ

المحفوظ بدار الکتب السلطانیة المصریة نمبرة ۲۰ (تاریخ)

مع ترجمہ اردو بہ نام

امام محمدی

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ و اڈیٹر اخبار محمدی دہلی

جس میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی پوری سوانحعمری اور آپ کی نسبت

بڑے بڑے بزرگ محدثین اور فقہا کی موافق مخالف رائیں درج ہیں

بماہِ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ

بفرمائش جناب مترجم صاحب جید برقی پریس دہلی میں طبع ہوئی

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

قیمت ۱۲ تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

صرف ٹائیٹل پر نظر پڑتے ہی یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ کتاب میری تصنیف نہیں، بلکہ چوتھی
صدی کے ایک بزرگ محدث کی یادگار ہے، اس میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے بہت سے مناقب بھی آپ
دیکھیں گے اور بہت سے مثالب بھی، جو یقیناً ابتک آپکی نظر سے نہ گذرے ہونگے، جسطرح مناقب کی نسبت
میریطرف نہیں ہو سکتی اسیطرح مثالب کی بھی، میرا حصہ اس کتاب میں صرف اتنا ہی ہے کہ میں نے اسکا ترجمہ کر
اور ایک بزرگ محدث کی قابلقدر یادگار کو محفوظ کر کے برادرانِ اسلام کو متمتع ہونیکا موقع دیا، ہم امام صاحب
کی بزرگی فقاہت زہد و تقوی کو تسلیم کرتے ہیں، جرح و تعدیل کوئی نئی چیز نہیں جب سے اسلام اور روایاتِ اسلام
ہیں تب سے تنقید و تحقیق کا محکمہ بھی قائم ہے۔ امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے بے لاگ مناقب و مثالب کے دونوں
پہلو دنیا کے سامنے رکھدئے ہیں تاکہ لوگ بآسانی صحیح نتیجہ تک پہنچ سکیں اور افراط تفریط سے نجات
پاسکیں، یہ ظاہر ہے کہ معصوم و مطاع ذات صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے اور بس
جنابِ باری عزاسمہ سے میری التجا ہے کہ وہ مالک ہمیں اپنی اور اپنے نبی کی اور اپنے تمام نیک بند
کی اون کے مراتب کے مطابق محبت عطا فرمائے اور افراط تفریط سے بچائے آمین!!! محمد

خوشخبری

حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور قابلِ قدر مفید تر تصنیف بھی اسیطرح
ترجمہ سمیت چھپوالی ہے جسکا نام "شرف اصحاب الحدیث" ہے سچ تو یہ ہے کہ حد
کی عظمت و حرمت، قدر و عزت اس کتاب کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے، محدثین اور طالبِ حدی
اور اہلحدیث کی مدحت و فضیلت کا اظہار بھی یہی کتاب کرتی ہے، اس میں بالوضاحت بادلیل اس بات کا بیا
ہے کہ عاملِ حدیث جماعت ہی ناجی گروہ وارث الرسولؐ خلیفۂ پیغمبر وصیِ رسولؐ اور حق و رشد والے ہیں۔ ا
جماعت کے نائبِ نبی ہونے ابدال و اولیاء اللہ ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین اور دینِ خدا کے حامی ہونے
امور کا بیان ہے، حفظِ حدیث، طلبِ حدیث کتابتِ حدیث تبلیغِ حدیث قرأتِ حدیث سفر بہ طلبِ حدیث
فضائل کا بیان بھی ہے، غرض ہر عامی اور ہر عالم اس کتاب کا محتاج ہے۔ الحمد للہ اب ایک ہزار سال کی بیت
بھی محفوظ و مصئون مطبوع موجود ہے۔ آپ ضرور اس بابرکت کتاب سے فیضیاب ہوں۔ محمد

نوٹ:- یہ کتاب بقیمت عہ اس پتہ سے طلب فرمالیں:- دفتر اخبار محمدی، اجمیر دروازہ دہلی

بشریٰ:- وللخطیب کتاب آخر "شرف اصحاب الحدیث" قد طبعتہ مع ترجمتہ

بسم الله الرحمن الرحيم

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبي في تذكرته ص٣١٢ ج٣ الخطيب الحافظ الكبير الامام محدث الشام والعراق
ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة اثنتين
وتسعين وثلث مائة وكان والده خطيب قرية درزيجان قال ابن ماكولا كان الخطيب آخر الاعيان
ممن شاهدناه معرفة وحفظا واتقانا وضبطا لحديث النبي صلى الله عليه وسلم وتفننا في علله
واسانيده وعلما بصحيحه وغريبه وفرده ومنكره ومطروحه ثم قال ولم يكن للبغداديين بعد
الدارقطني مثله ولعل الخطيب لم ير مثل نفسه قال ابو اسحق الخطيب يشبه بالدارقطني في معرفة
الحديث وحفظه قال السمعاني كان الخطيب مهيبا وقورا ثقة متحريا حسن الخط
كثير الضبط فصيحا ختم به الحفاظ قال ابن شافع انتهى اليه الحفظ والاتقان في علوم الحديث
قال الفضل بن عمر النسوي كنت بجامع صور عند الخطيب فدخل عليه علوي في كمه دنانير فقال
هذا الذهب تصرفه في مهماتك فقطب قال لا حاجة لي فيه فقال كانك تستقله ونفض كمه
على سجادة الخطيب قال هي ثلاث مائة دينار فخجل الخطيب قام واخذ سجادته وراح فما
انسى عز خروجه وذل العلوي وهو يجمع الدنانير قال ابو زكريا التبريزي كنت اقرأ
على الخطيب بحلقته بجامع دمشق كتب الادب المسموعة له وكنت اسكن منارة
الجامع فصعد الي قال احببت ان ازورك فتحدثنا ساعة ثم اخرج ورقة وقال الهدية
مستحبة اشتر بهذه اقلاما فاذا خمسة دنانير ثم صعد نوبة اخرى ووضع نحوا من ذلك
وكان اذا قرأ الحديث يسمع صوته في آخر الجامع كان يقرأ معربا صحيحا - ولما حج الخطيب
رحمه الله تعالى شرب من ماء زمزم ثلث شربات وسأل الله ثلاث حاجات اخذا
بالحديث ماء زمزم لما شرب له فالحاجة الاولى ان يحدث تاريخ بغداد بها الثانية ان يملى
الحديث بجامع المنصور الثالثة ان يدفن عند بشر الحافي فقضى الله له ذلك وكان
رحمه الله يختم كل يوم قريب الغياب قراءة ترتيل ثم يجتمع عليه الناس وهو راكب
فيقولون حدثنا فيحدث وقد كان رئيس الرؤساء تقدم الى الوعاظ والخطاب
الا يرد واحد شيئا حتى يعرضوه على ابي بكر واخرج بعض اليهود كتابا باسقاط
النبي صلى الله عليه وسلم الجزية عن الخيابرة وفيه شهادة الصحابة فعرضه

الوزير على ابى بكر فقال هذا مزور قيل من اين قلت هذا قال فيه شهادة معاويةؓ وهو اسلم عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذؓ مات قبل خيبر بسنين وكان سخيا يفرق ماله على المحدثين ووقف كتبه على يد ابى الفضل بن خيرون قال السمعانى له ستة وخمسون مصنفا ثم سمّى بعض تصانيفه منها تاريخ بغداد وهذا الكتاب جزء منه اقول ان ابن خلكان كتب فى وفياته انه صنف قريبا من مائة مصنف ولو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه وقد قيل فى تصانيفه رحمه الله تعالى

تصانيف ابن ثابت الخطيب ۔ الذ من الصبى الغض الرطيب
يراها اذ رواها من حواها ۔ رياضا للفتى اليقظ اللبيب
وياخذ حسن ما قد ضاع منها ۔ بقلب الحافظ الفطن الاريب
فاية راحة ونعيم عيش ۔ توازى كتبها بل اى طيب

قال الشجاع الخطيب امام مصنف لم يدرك مثله قال الهمدانى مات هذا العلم بوفاة الخطيب قال الرميلى عرض الخطيب فى رمضان من سنة ثلث وستين وا ربعمائة فى نصفه الى ان اشتد به الحال فى اول ذى الحجة ومات يوم سابعه وصلى عليه ابو الحسين بن المهتدى بالله ودفن بجنب بشر الحافى ببغداد وكان بين يدى جنازته جماعة ينادون هذا الذى كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذى كان ينفى الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذى كان يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان ابو اسحق الشيرازى ممن حمل جنازته قال على بن الحسين رأيت بعد موت الخطيب كان شخصا قائما بحذائى فاردت ان اسأله عن الخطيب فقال انزل وسط الجنة حيث يتعارف الابرار وقال الرميلى كنت ببغداد نائما فرأيت كانا عند الخطيب لقراءة تاريخه على العادة والشيخ نصر بن ابراهيم ابراهيم المقدسى عن يمينه وعن يمين نصر رجل سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليسمع التاريخ فقلت فى نفسى هذه جلالة لابى بكر ورآه بعض الصلحاء فى منامه فسأله عنه فقال انا فى روح وريحان وجنة نعيم قال ابن حجر العسقلانى فى نزهة النظر شرح نخبة الفكر وقل فن من فنون الحديث الا وقد صنف الخطيب فيه كتابا مفردا فكان كما قال الحافظ ابو بكر بن نقطة كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه قولى من امعنت النظر لوجدتها خلق الا للحديث وكفى به فخرا وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء ۔ محمد

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

امام ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث ص۳۱۲ میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادیؒ بڑے حافظ امام شام و عراق کے محدث تھے آپ کے والد بھی بہت بڑے محدث اور درزنجان کے خطیب تھے۔ کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن ثابت ہے ۲۴ جمادی الاخریٰ ۳۹۲ھ ہجری بروز جمعرات بغداد میں پیدا ہوئے۔ معمولی تعلیم سے آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ ہوگئے پھر طلب علم حدیث میں لمبے لمبے سفر کئے اور اس فن میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی ان کے شاگرد ابن ماکولا کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث نبوی کی معرفت وحفظ وضبط و اتقان اور حدیثوں کی علتوں اور سندوں کے جاننے اور صحیح و غریب، منفرد و منکر اور ساقط کے معلوم کرنے میں اُن پچھلے خاص لوگوں میں تھے جنکا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ امام دارقطنیؒ کے بعد خطیبؒ جیسا کوئی محدث نہیں پیدا ہوا اور شاید خطیبؒ نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو نہ پایا ہوگا۔ امام ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث کے پہچاننے اور یاد رکھنے میں امام دارقطنیؒ کے مثل تھے۔ حافظ سمعانی نے فرمایا کہ خطیبؒ ہیبت و وقار والے ثقہ مستند خوشخط بڑے ضابط اور فصیح تھے حافظوں کا ان پر خاتمہ ہوگیا۔ ابن شافع نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیبؒ پر خاتمہ ہوگیا۔ سمعانی کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی ۵۶ تصنیفات ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں مرقوم ہے کہ خطیبؒ کی قریب سو۱۰۰ کے تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف سوا تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتی تو صرف یہ تاریخ ہی اُنکے علم و فضل اور وسعتِ معلومات کی شہادت کیلئے کافی تھی جس کتاب کے اس ایک جزو کے چھاپنے کا فخر ہمیں آج حاصل ہو رہا ہے۔ شجاع ذہلی نے کہا کہ خطیبؒ امام تھے مصنف تھے اُن جیسا کوئی نہ تھا۔ ابوالحسن ہمدانی نے فرمایا کہ خطیبؒ کی موت سے علمِ حدیث کی موت ہوگئی، فضل بن عمر نسوی کہتے ہیں میں جامع صور میں امام خطیبؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک علوی آیا اور امام صاحب سے عرض کی کہ یہ تین سو دینار ہیں آپ اسے قبول فرمائیے اور اپنی ضروریات میں خرچ کیجئے آپنے نہایت لاپرواہی سے انکار کردیا اس نے ان دیناروں کو آپکی جانماز پر ڈالدیا آپ جھلا کر جانماز جھاڑ کر وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور وہ شخص اپنا سا منہ لیکر اپنے دینار سمیٹ کر چلدیا۔ ابوزکریا تبریزیؒ کا بیان ہے کہ جامع دمشق میں میں پڑھتا تھا اور مسجد ہی کے ایک حجرے میں رہتا تھا کبھی کبھی امام خطیبؒ میرے پاس تشریف لاتے اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے مجھ سے فرماتے دیکھو بھائی ہدیہ قبول کرنا بھی مسنون طریقہ ہے یہ کہہ کر ایک پڑیا میرے سامنے رکھ کر چلے جاتے میں اُسے کھولتا تو اُس میں پانچ اشرفیاں نکلتیں جو آپ مجھے قلم دوات کے خرچ کے لئے دے جایا کرتے تھی آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جسوقت جامع مسجد میں احادیث پڑہتے تھے تو مسجد گونج اٹھتی تھی۔ الفاظِ حدیث کے اعراب ظاہر کرکے نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حج کے زمانہ میں جب آپ چاہِ زمزم کے پاس پہنچے ہیں تو اس حدیث کو یاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "زمزم کا پانی جس مقصد کیلئے پیا جائے اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے" آپ تین مقصدوں میں رکھتے ہیں اور تین مرتبہ چاہِ زمزم کا پانی پیتے ہیں ایک تو یہ کہ تاریخ بغداد آپ لکھ سکیں دوسرے یہ کہ بغداد کی مشہور جامع مسجد میں آپ درسِ حدیث دیں تیسری یہ کہ بشر حافی کے پڑوس میں آپ دفن ہوں آپکی یہ تینوں دعائیں قبول ہوئیں، دس ضخیم جلدوں میں آپنے تاریخ بغداد لکھی جس کے اس ایک حصہ کو جو حضرت امام ابوحنیفہؒ کے متعلق ہے آج ہمیں مع ترجمہ طبع کرنیکا فخر حاصل ہو رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ جامع بغداد کے آپ مدرس بنے اور انتقال کے بعد آپکی تربت بھی وہیں ہوئی جہاں کی آپکی دعا تھی۔ ہر ان رات

میں آپ ایکمرتبہ قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے اور ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے آپکا مرتبہ حکومت کی نظر میں اتنا بڑا تھا کہ رئیس الرؤسا نے حکم دیدیا تھا کہ کوئی شخص وعظ خطبے وغیرہ میں کوئی حدیث بیان نہ کرے جبتک کہ امام خطیبؒ سے اجازت نہ حاصل کرلے کیونکہ حدیث کی پرکھ میں آپکو کمال حاصل تھا، یہودیوں نے خلیفۂ اسلام کے سامنے ایک عہدنامہ پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ یہودیانِ خیبر سے جزیہ نہ لیا جائے اس عہدنامہ پر بڑے بڑے صحابہؓ کے دستخط تھے اور عہدنامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بتلایا جاتا تھا، سلطنت میں ایک کھلبلی مچگئی آخر امام خطیبؒ کے سامنے لایا گیا آپنے بیک نگاہ دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ جعلی ہے یہودیوں کی شرارت ہے انہوں نے خود اسے بنالیا ہے آپسے ثبوت طلب کیا گیا تو آپنے فرمایا دیکھو اسپر ایک گواہی تو حضرت امیر معاویہؓ کی ہے۔ فتح خیبر ۷ھ میں ہوا اور امیر معاویہؓ اسوقت اسلام بھی نہیں لائے تھے وہ ۸ھ میں فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے تھے پھر اُنکے دستخط اس عہدنامہ پر جو انکے اسلام سے ایک سال پہلے لکھا گیا کہاں سے آگئے علاوہ ازیں دوسری شہادت اسپر حضرت سعد بن معاذؓ کی ہے حالانکہ جنگ خیبر سے پہلے ہی وہ انتقال فرما چکے تھے ۵ھ میں غزوۂ خندق کے زمانہ میں انکا انتقال ہوا اور ۷ھ میں خیبر کی زمینیں حضورؐ کے قبضہ میں آئیں تو وہ اپنے انتقال کے دو سال بعد کسی عہدنامہ پر کیسے دستخط کرتے؟ یہ ایک واقعہ ہی نہیں اس جیسے بیسیوں واقعات نے دنیا کو مجبور کردیا تھا کہ وہ باور کریں کہ حضرت امام خطیبؒ اپنے زمانہ کے بے مثل امام اور زبردست علامہ اور لاثانی محدث تھے باوجود اس علم وفضل زہد وقناعت بے نفسی اور بے غرضی کے آپ بڑے سخی تھے محدثین اور طلبۂ حدیث کے ساتھ عموماً سلوک کیا کرتے تھے، انتقال سے پہلے اپنا تمام مال محدثین پر تقسیم کردیا اپنی تمام کتابیں راہ اللہ وقف کردیں۔ علم حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپکی کوئی نہ کوئی تصنیف ہے۔ آپکی تصانیف کی علم مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج تمام علماً طلباء اُنکے یکسر محتاج ہیں، مخلوق اونکی تصانیف کیطرف جھکی ہوئی ہے بڑے بلند پایہ شعرا نے آپکی تصانیف کی تعریف میں اپنا زورِ قلم دکھایا ہے اور انکی حلاوت کو اُنکی لذت کو اُنکی تحقیق کو اور اُنکی خوش اسلوبی اور حسنِ بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت پسند کیا ہے اور خوب تعریف کی ہے بلکہ دنیا کی کسی چیز کو وہ اتنی محبوب نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں حضرت امام خطیبؒ کی تصانیف سے ہے، امام خطیبؒ ماہ رمضان ۴۶۳ھ کے نصف میں بیمار ہوئے یکم ذی الحجہ کو حالت نازک ہوگئی اور ۷ ذی الحجہ کو انتقال ہوگیا جنازہ کی نماز قاضی ابوالحسینؒ نے پڑھائی اور آپ اپنی بقبول دعا اور دلی تمنا کے مطابق بشر حافی کی قبر کے پاس دفن کیے گئے انکے جنازہ کے آگے ایک جماعت یوں پکارتی جاتی تھی یہ وہ شخص ہے جو حدیث نبوی سے اعتراض کو دفع کرتا تھا یہ وہ بزرگ ہیں جو رسولؐ سے کذب کو دور کرتے تھے یہ وہ ہیں جو حدیثِ پیغمبرؐ کے حافظ تھے انکا جنازہ اٹھانیوالوں میں ابواسحٰق شیرازی بھی تھے۔
علی بن حسین کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس سے خطیبؒ کا حال پوچھا اس نے کہا کہ بیچ جنت میں جاؤ وہاں نیکوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ رُمیلی کہتے ہیں کہ میں ماہ ربیع الاول کی بارہویں ۴۶۳ھ کو بغداد میں سویا ہوا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہملوگ عادتِ سابقہ کے مطابق امام خطیبؒ کے پاس تاریخ بغداد پڑھنے کو جمع ہیں۔ شیخ نصر مقدسیؒ خطیبؒ کے دائیں جانب ہیں اور اُنکے دائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ تاریخ بغداد سننے کو تشریف لائے ہوئے ہیں دل میں سوچا کہ یہ ایک ہزرو ہے جو آج آپکے ہاتھوں میں ہے فالحمدللہ تو میں نے کہا کہ یہ ابوبکر خطیبؒ کی بزرگی کی دلیل ہے۔ نیز بعض صلحا نے خواب میں دیکھکر آپکا حال پوچھا آپنے جوابدیا کہ میں آرام وآسائش او

اعلام

للمصنف العلامة كتاب آخر "شرف اصحاب الحديث" فی فضائل الحدیث واهله کتاب تتوجه الیه
النبلاء ویحتاج الیه الکملاء فیه ابحاث عجیبة وفوائد لطیفة یفتقر الیه الطلبة ویهتدی به الکملة
قد طبعته مع ترجمته بالهندیه حتی یسبغ ذیله وغایة امنیتی ان یقع من الله محل القبول
والرضا ولعلی اجد من دعاء اخوانی فی الکوثر صبابة ومتبرضا ' محمد

فهرس ترجمة الامام ابی حنیفة النعمان من تاریخ بغداد للامام ابی بکر الخطیب رحمهما الله تعالیٰ

ترجمة الامام ابی حنیفة ونسبه ۹
ارادته علی ولایة القضاء وامتناعه ۱۲
قدومه بغداد وموته بها فی السجن ۱۵
صفته وذکر السنة التی ولد فیها ۱۹
ابتدائه بالنظر فی العلم ۲۱
مناقبه ۲۷
ماقیل فی فقهه ۳۰
ماذکر من عبادته وورعه ۵۴
ماذکر من جوده وسماحته وحسن عهده ۶۳
ماذکر من وفور عقله وفطنته وتلطفه ۶۹
ماحکی عنه فی الایمان ۷۸
استتابته من القول بخلق القرآن وقوله
بخلق القرآن ۸۷
ذکر الروایات عمن حکی عنه القول فی خلق القرآن ۸۹
ذکر ماحکی عنه من رأیه فی الخروج علی السلطان ۹۶
ماحکی عنه من مستشنعات الالفاظ والافعال ۱۰۰
ماقاله العلماء فی ذم رأیه والتحذیر منه فی مایتصل
بذالک من اخباره .... ۱۱۱ الی ۱۵۴

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخِ بغداد" کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت امام اہل الرائے" کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امامِ محمدی کی مکمل فہرست

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آپکا نام اور کنیت۔	۱	آپکا حضرتِ حمادؒ کی شاگردی میں داخل ہونا۔	۱۷
آپ کے بعض استادوں کے نام۔	۱	آپکے بتائے ہوئے ساٹھ مسائل میں سے	
آپ کے بعض شاگردوں کے نام۔	۲	بیس کو آپکے استاد کا غلط بتانا۔	۱۸
آپکا قبیلہ اور وطن۔	۲	آپکا اٹھارہ سال تک حضرت حمادؒ کی شاگردی کرنا	۱۹
آپ کا پیشہ۔	۲	آپ کی تعریف کی ایک حدیث	۲۱
آپ کا اصلی نام۔	۳	اِس حدیث کا موضوع ہونا۔	۲۱
آپکا عہدۂ قضاء کے قبول کرنیسے انکار کرنا۔		آپ کے مناقب اور فضائل۔	۲۱
اور اس پر تکالیف سہنا اور قید ہونا۔	۴	آپ کی فقہ۔	۲۴
آپ کا سفرِ بغداد۔	۶	امام صاحب کا حدیث کو بلکہ قولِ صحابی اور تابعی کو	
آپ کے قاضی بننے کا واقعہ۔	۹	بھی اپنے قیاس پر مقدم کرنا۔	۲۷
جیلخانہ جانیکا سبب قضا کی عدمِ قبولیت نہونا		امام صاحب کا اپنے استادوں اور بزرگوں کے اقوال	
بلکہ اصلی وجہ حکومت کی مخالفت ہونا۔	۱۰	کو مخالفتِ حدیث کیوجہ سے ترک کر دینا۔	۲۷
آپکا سنِ ولادت اور سنِ انتقال۔	۱۱	ایک لطیفہ۔	۳۵
آپکا حلیہ اور صفت۔	۱۲	قاضی ابویوسف کا آپکے حلقہ کو چھوڑ کر الگ مجلس قائم کرنا	۴۷ / ۳۹
"ابوحنیفہ" کنیت کا اثر۔	۱۲	امام صاحب کا فرمان کہ میرے اقوال پر قرآن	
کوفیوں کی نسبت حضرت عطاؒ کا خیال۔	۱۲	حدیث کو مقدم کرو۔	۴۴
امام صاحب کا علوم کے درمیان انتخاب۔	۱۳	آپکی عبادت اور زہد و تقویٰ۔	۴۵
علمِ حدیث کی طلب سے انکار۔	۱۴	آپکی سخاوت، اخلاق اور حسنِ عہد کا بیان۔	۵۷
علمِ فقہ میں مشغولی۔	۱۵	رائے کی مذمت۔	۶۱
آپکا علمِ صرف و نحو میں قیاس کرنا۔	۱۵	آپکی عقلمندی زیرکی اور دانائی	۶۴
آپکا عربی بولنے میں غلطی کرنا۔	۱۶	آپکے فتوے کو آپکی والدہ صاحبہ کا تسلیم نہ کرنا	۴۹

مضمون	صفحہ
امام صاحبؒ کا قرآن حدیث اور اقوالِ صحابہؓ کو اپنے اور دیگر مجتہدوں کے اجتہاد پر مقدم کرنا	۷۲
امام صاحبؒ کا مجتہدوں کے اجتہاد کو حجتِ شرعی نہ جاننا	۷۳
مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی معذرت	۷۳
آپ پر جرح کرنے والوں کے نام	۷۵
کعبۃ اللہ شریف اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین نہ کرنیوالے کو بھی آپکا مؤمن کہنا	۷۶
آپکا ایک حیرت انگیز فتویٰ۔	۷۸
آپکا قول کہ جوتی کی عبادت سے بھی ایمان میں کوئی حرج نہیں	۷۹
آپکا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ابلیس لعین کی ایمان کو برابر کہنا	۸۰
آپکا حضرت آدمؑ اور ابلیس لعین کے ایمان کو برابر کہنا	۸۰
آپکا فتویٰ کہ شرابی اور حضرت جبرئیلؑ کا ایمان برابر ہے	۸۱
آپکا فتویٰ کہ جوتی کی پوجا کرنیوالا بھی مؤمن ہے اگر دل سے اللہ تعالیٰ کو جانتا ہو۔	۸۱
ان فتاووں کی وجہ سے آپ پر فتوے	۸۲
امام صاحب پر مرجیہ عقیدے کے ہونیکا فتوے	۸۲
قاضی ابویوسفؒ کا آپ کی تقلید نہ کرنا۔	۸۳
امام صاحب کا جہمیوں کو برا کہنا	۸۳
امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ	۸۴
آپکا قرآنِ کریم کو غیر مخلوق کہنا	۸۶
آپکا قرآنِ کریم کو مخلوق کہنا	۸۷
آپکا اس عقیدے سے توبہ کرنا۔	۸۹
آپکی توبہ بطور تقیہ کے ہونا اور دوبارہ خلقِ قرآن کا قائل ہونا۔	۸۹
آپکی دو مرتبہ کی توبہ میں مصنفؒ کی تطبیق	۹۱
حضرت امام مالکؒ امام شافعیؒ امام اوزاعیؒ امام حسنؒ امام سفیانؒ امام احمدؒ اور ان سب کے ساتھیوں کا آپ پر فتویٰ	۹۳
آپکا بادشاہِ اسلام کی بغاوت کو جائز کہنا اور کلمہ گویوں پر تلوار چلانیکا بھی فتویٰ دینا۔	۹۳
آپ کا حدیثِ رسولؐ کو خرافات کہنا۔	۹۵
ابوعوانہ کا آپ کو مرجیہ کہنا	۹۶
حضرت امام سفیان اور امام اوزاعیؒ کا بھی یہی قول	۹۷
آپ کے شاگرد قاضی ابویوسفؒ کا بھی یہی قول	۹۷
آپکا جنت دوزخ کو غیر موجود کہنا	۹۷
آپکا قول کہ اگر رسول اللہؐ بھی میرے زمانہ میں ہوتے تو میری مانتے۔	۹۸
آپکا اپنے بتلائے ہوئے مسئلہ کے خلاف حدیث سنکر کہنا کہ اسے ہٹاؤ۔	۹۹
حدیث شریف کی نسبت آپکا کہنا کہ اسے سؤر کی دُم سے کھرچ دو۔	۹۹
آپکا حدیث شریف کو واہیات خرافات کہنا	۹۹
آپکا تسلیم و قبولِ حدیث سے انکار	۹۹
آپکا حدیث شریف کو پلیدی کہنا	۹۹
آپکا حدیث شریف کو بکواس اور ہذیان کہنا	۱۰۰
آپکا حدیث شریف کو جانور کی آواز کہنا	۱۰۰
آپکا حضرت عمر فاروقؓ کے قول کو قولِ شیطان کہنا	۱۰۰
آپکا حدیث شریف کا مذاق اڑانا یا نہ سمجھنا	۱۰۱
آپکا ایک صحیح اور فصیح قول کو نہ سمجھنا یا اُس کا مذاق اڑانا۔	۱۰۲
آپکا حدیث کے مقابلہ میں معارضہ پیش کرنا	۱۰۲
رفع الیدین کا لطیفہ	۱۰۳
آپکے وہ مسائل جو سراسر حدیث شریف کے مخالف ہیں	۱۰۴

مضمون	صفحہ
آپکا اپنی رائے سے احادیث کو رد کرنا	۱۰۵
ابو عوانہ کا آپکی کتاب کو پھاڑ ڈالنا	۱۰۶
اپنے فتوے کے خلاف حدیث سن کر بھی آپکا آکر بے پرواہی سے ٹالدینا اور اپنے فتوے پر جمے رہنا۔	۱۰۷
سندِ حدیث میں آپ کی لاابالی	۱۱۰
آپکا ایک عجیب فتویٰ	۱۱۱
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فتویٰ دینے میں احتیاط اور آپکی انکے خلاف جرأت وجسارت	۱۱۱
آپکی رائے قیاس کی مذمت اور آپ پر جرح	۱۱۲
آپکی رائے کی دجال سے تشبیہ	۱۱۳
حضرت امام مالکؒ کی ترکِ تقلید کی نصیحت	۱۱۴
حضرت امام مالک کی آپ پر جرح	۱۱۴
حضرت عبدالرحمٰن بن مہدیؒ حضرت سفیانؒ حضرت شریکؒ اور حضرت ایوبؒ کی جرح	۱۱۵
امام اوزاعیؒ امام شافعیؒ ابنِ عونؒ کی جرح	۱۱۶
سلیمان بن حربؒ امام مالکؒ کی جرح	۱۱۷
حضرت ہارونؒ کی جرح	۱۱۹
ابو عوانہ کا فقہ حنفی چھوڑنیکا واقعہ	۱۱۹
امام صاحب اپنی رائے قیاس کے اقوال کو بری چیز کہتے ہیں	۱۲۰
امام صاحب کا اپنے قیاسی مسائل کی نسبت سراسر باطل ہونے کا احتمال ظاہر کرنا۔	۱۲۰
امام صاحب کا قاضی ابو یوسف کو نصیحت کرنا کہ میرے اقوال ناقابلِ اعتماد ہیں انہیں نہ لکھو۔	۱۲۰
آپکا فرمان کہ میرے اقوال کی صحت عدم صحت کا مجھے یقینی علم نہیں	۱۲۱
آپکا ایک ایک دن میں ایک ایک مسئلہ میں پانچ پانچ مختلف فتوے دینا	۱۲۱
امام صاحب کا فرمان کہ میرے اقوال اکثر غلط ہوتے ہیں۔	۱۲۱

مضمون	صفحہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فقہ حنفی سے منع کرنا	۱۲۱
آپکی کتاب الحیل کا ذکر اور اسکی مذمت	۱۲۲
اس کتاب کا ایک بدترین مسئلہ	۱۲۲
حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کا آپ سے قطع تعلق کرنا اور آپکی مرویات کو ترک کرنا اور اس سے استغفار کرنا	۱۲۳
فقہ حنفی کے مطالعہ سے ممانعت	۱۲۴
سفیان بن وکیعؒ قیس بن ربیعؒ کی جرح	۱۲۴
آپکے فقیہ ہونے میں کلام۔ آپکا مناظرہ	۱۲۵
آپ کے مجتہد ہونے میں کلام	۱۲۶
حماد بن سلمہؒ محمد بن بشارؒ عمر بن قیسؒ کے اقوال	۱۲۶
ابوبکر بن عیاشؒ کا قول۔ حضرت اسودؒ کی خفگی	۱۲۸
شیطان طاق کا اور آپکا ایک پُرلطف واقعہ	۱۲۹
حضرت سفیان ثوریؒ اور عبداللہ بن ادریسؒ کی جرح	۱۲۹
یزید بن ہارونؒ اور حضرت امام شافعیؒ کی جرح	۱۲۹
حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے اقوال	۱۳۰
یزید بن ابو مالکؒ کا فرمان۔ ابو مسہر کی روایت	۱۳۲
آپکی نسبت رسول صلعم کا فرمان اور صدیق اکبرؓ کا قول	۱۳۳
ابن ابی شیبہؒ کی جرح۔ حضرت ابن المبارکؒ کے اقوال	۱۳۴
آپکا علم حدیث میں یتیم ہونا۔	۱۳۵
حدیث کے مقابلہ میں آپکا قول پیش کرنیوالے پر کفر کا فتوےٰ	۱۳۵
آپکا متروک الحدیث ہونا۔	۱۳۶
حجاج بن ارطاۃ یحییٰ قطان یحییٰ بن معین اور امام احمدؒ کی جرح	۱۳۶
ابوبکر بن داؤد رقبہ شعبہ سفیان ابوبکر بن عیاشؒ کی جرح	۱۳۷
امام احمدؒ کا قول کہ ضعیف حدیث بھی رائے سے بہتر ہے	۱۳۸
یحییٰ کا قول، علی بن مدینی ابن الملائی و ابو حفص ابراہیم جوزجانی شعبہ امام مسلم امام نسائی کی جرح۔ تاریخ وجائے انتقال و عمر	۱۳۹ تا ۱۴۱

امام نماز جنازہ جائے دفن - کثرت مصلیان - انتقال کے بعد کا خواب صہ ۱۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہ قال الخطیب ابو بکر البغدادی فی تاریخ بغداد مترجمًا لابی حنیفة النعمان بن ثابت الامام ما نصہ

النعمان بن ثابت ابو حنیفة التیمی امام اصحاب الرأی وفقیہ اهل العراق رأی انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح وابا اسحاق السبیعی ومحارب بن دثار وحماد بن ابی سلیمان والحیثم بن حبیب الصواف وقیس بن مسلم ومحمد بن المنکدر ونافعًا مولی ابن عمر وهشام بن عروة ویزید الفقیر وسماک بن حرب وعلقمة بن مرثد وعطیة العوفی وعبد العزیز بن رفیع وعبد الکریم ابا امیة وغیرهم وروی عنہ ابو یحیی الحمانی وهشیم بن بشیر وعباد بن عوام وعبد اللہ بن المبارک ووکیع بن الجراح ویزید بن هرون وعلی بن عاصم ویحیی بن نصر بن حاجب وابو یوسف القاضی ومحمد بن الحسن الشیبانی وعمرو بن محمد العنقزی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیئے ہی ہیں جو اکیلا ہے اور درود وسلام نازل ہو اُس پیغمبر پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کے تابعداروں پر امام ابوبکر خطیب بغدادی رح تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رح کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں جو یہ ہے۔ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ تیمی اہلِ رائے کے امام اور اہلِ عراق کے فقیہ تھے حضرت انس بن مالک رض کو دیکھا تھا اور عطا بن ابو رباح اور ابو اسحاق سبیعی اور محارب بن دثار اور حماد بن ابو سلیمان اور ہیثم بن حبیب صواف اور قیس بن مسلم اور محمد بن منکدر اور نافع جو ابن عمر رض کے آزاد غلام ہیں اور ہشام بن عروہ اور یزید فقیر اور سماک بن حرب اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفی اور عبد العزیز بن رفیع اور عبد الکریم ابو امیہ وغیرہ سے سنا تھا۔ اور ان سے ابو یحیی

وهوذة بن خليفة وابو عبد الرحمن المقرئ وعبد الرزاق بن همام فی آخرين
وهو من اهل الكوفة نقله ابو جعفر المنصور الى بغداد فاقام بها حتى مات
ودفن بالجانب الشرقی منها فی مقبرة الخيزران وقبره هناك ظاهر معروف
انا حمزة بن محمد بن طاهر نا ابو الوليد بن بكر نا علی بن احمد بن زكريا الهاشمی نا
ابو مسلم صالح بن احمد بن عبد الله بن صالح العجلی حدثنی ابی قال ابو حنيفة
النعمان بن ثابت كوفی تيمی من رهط حمزة الزيات وكان خزازا يبيع الخز انبأنا
محمد بن احمد بن رزق انا محمد بن العباس بن ابی ذهل الهروی نا احمد بن محمد بن يونس
الحافظ نا عثمان بن سعيد الدارمی قال سمعت محبوب بن موسی يقول سمعت ابن ابی
اسباط يقول ولد ابو حنيفة وابوه نصرانی انا الحسن بن محمد الخلال انا علی بن عمرو
الحريری ان ابا القاسم علی بن محمد بن كاس النخعی اخبرهم قال نا محمد بن علی بن
عفان نا محمد بن اسحاق البكائی عن عمر بن حماد بن ابی حنيفة قال ابو حنيفة
النعمان بن ثابت بن زوطی فاما زوطی فانه من اهل كابل وولد ثابت على الاسلام وكان
زوطی مملوكا لبنی تيم الله بن ثعلبة فاعتق فولاؤه لبنی تيم الله بن ثعلبة ثم لبنی

حرانی اور ہشیم بن بشیر اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح
اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور یحییٰ بن نصر حاجب اور ابو یوسف
قاضی اور محمد بن حسن شیبانی اور عمرو بن محمد عنقری اور ہوذہ بن خلیفہ اور
ابو عبد الرحمن مقری اور عبد الرزاق بن ہمام اور دوسرے لوگوں نے سنا
آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں خلیفہ ابو جعفر منصور نے بغداد بلا لیا تھا
انتقال تک وہیں ٹھیرے رہے اور وہیں مقبرۂ خیزران میں جو مشرقی
بغداد میں ہو دفن کئے گئے آپکی قبر وہاں ظاہر اور معروف ہے۔ احمد بن عبد اللہ
کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تیمی حمزہ زیات کے قبیلہ سے ہیں
جو ریشم فروش تھے۔ ابن ابی اسباط کہتے ہیں کہ امام صاحب کی پیدائش
کے وقت اُن کے والد نصرانی تھے۔ عمر بن حماد کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان
بن ثابت بن زوطی ہیں زوطی کابل کے رہنے والے تھے اور ثابت اسلام
میں پیدا ہوئے تھے اور زوطی بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے اُنہوں نے

فصل وكان ابو حنيفة خزازا وكانه معروفة فی دار عمرو بن حريث قال محمد بن علی
بن عفان وسمعت ابا نعيم الفضل بن دكين يقول ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطی
اصله من كابل انا ابو نعيم الحافظ نا ابو احمد الغطريفی قال سمعت الساجی يقول سمعت
محمد بن معاوية الزيادی يقول انا جعفر يقول كان ابو حنيفة اسمه عتيك بن
زوطرة فسمی نفسه النعمان و ابوه ثابتا انا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن جعفر
بن محمد بن مسلم الختلی نا احمد بن علی الابار نا عبد الله بن محمد العتكی البصری
نا محمد بن ايوب الذارع قال سمعت يزيد بن زريع يقول كان ابو حنيفة نبطيا
انا احمد بن عمر بن روح النهروانی انا الصاغانی بوذكريا نا احمد بن نصر بن طالب
انا اسمعيل بن عبد الله بن ميمون قال سمعت ابا عبد الرحمن المقری يقول
كان ابو حنيفة من اهل بابل وربما قال فی قول البابلی كذا انا الخلال
انا علی بن عمرو الحريری ان علی بن محمد بن كاس النخعی حدثهم قال انا
ابو بكر المروزی انا النضر بن محمد نا يحيی بن النضر القرشی قال كان والد ابی حنيفة
من نسا وقال النخعی نا سليمان بن الربيع قال سمعت الحرث بن ادريس يقول

آزاد کردیا ولا انہی کی تھی پھر بنو فضل کی امام صاحب ریشم فروش تھے اور دار عمرو بن
حریث میں اُنکی مشہور دکان تھی۔ ابو نعیم فضل بن دکین کہتے ہیں ابو حنیفہ نعمانؒ
بن ثابت بن زوطی کی اصل کابل کی ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کا اصلی نام عتیک
بن زوطرہ تھا پھر اُنہوں نے اپنا نام نعمان رکھا اور اپنے والد کا ثابت یزید
بن زریع کہتے ہیں کہ امام صاحب نبطی تھے۔ ابو عبد الرحمن المقری کہتے ہیں
ابو حنیفہ بابل کے ہیں اور کبھی بابلی بات ہیں کہتے تھے یحییٰ بن نضر قریشی
کہتے ہیں کہ امام صاحب کے والد نسا قبیلہ کے ہیں حارث بن ادریس کہتے ہیں ابو حنیفہ
کی اصل ترمذ کی ہے بقول قاضی کہتے ہیں کہ ثابت جو امام صاحب کے والد
ہیں یہ اہل دنیا رہے امام صاحب کے پوتے اسماعیل فرماتے ہیں کہ ہم اولاد
فارس میں ہیں ہم آزاد ہیں خدا کی قسم ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی میرے دادا ۸۰ھ
میں تولد ہوئے اور اُن کے والد ثابت اُنہیں لیکر حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی
پاس گئے اُسوقت امام صاحب چھوٹے بچہ تھے حضرت علیؓ نے ان کے

ابو حنیفة اصله من ترمذ وقال النخعی ایضا نا ابو جعفر احمد بن اسحاق بن البهلول القاضی قال سمعت ابی یقول عن جدی قال ثابت والد ابی حنیفة من اهل الانبار انا القاضی ابو عبد الله الحسین بن علی الصیمری انا عمر بن ابراہیم المقری انا مکرم بن احمد نا احمد بن عبید الله بن شاذان المروزی قال حدثنی ابی عن جدی قال سمعت اسمعیل بن حماد بن ابی حنیفة یقول انا اسمعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس الاحرار والله ما وقع علینا رق قط وولد جدی فی سنة ثمانین وذهب ثابت الی علی بن ابی طالب وهو صغیر فدعا له بالبرکة فیه وفی ذریته ونحن نرجو من الله ان یکون قد استجاب الله ذلک لعلی بن ابی طالب فینا قال والنعمان بن المرزبان ابو ثابت هو الذی اهدی لعلی بن ابی طالب الفالوذج فی یوم النیروز فقال نوروزنا کل یوم وقیل کان ذلک فی المهرجان فقال مهرجونا کل یوم۔

ذکر ارادة ابن هبیرة ابا حنیفة علی ولایة القضاء وامتناع ابی حنیفة من ذلک

اور اُن کی اولاد کے لئے برکت کی دعا کی ہمیں اللہ سے اُمید ہے کہ اُسنے حضرت علیؓ بن ابو طالب کی دعا کو ہمارے حق میں قبول کر لی ہو گی کہتے ہیں کہ نعمان بن مرزبان ثابت کے والد وہی ہیں جنھوں نے حضرت علی رضہ بن ابو طالب کو نیروز کے دن فالودے کا ہدیہ دیا تھا تو حضرت علی نے جواب دیا کہ ہمارا نیروز ہر دن ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ مہرجان کا ہے اور حضرت علی رضہ نے فرمایا تھا کہ ہمارا مہرجان ہر دن ہے۔

ابن ہبیرہ کا امام صاحب کو قاضی بنانیکی خواہش کرنا اور امام صاحب کا اُس سے انکار کرنا

عبید اللہ بن عمرو رقی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو کوفے کا قاضی بنانا چاہا امام صاحب نے انکار کیا تو اُس نے ایک تلوا دس کوڑے مارے ہر روز دس کوڑے لگتے تھے اور آپ انکار ہی تھے یہ دیکھ کر پھر چھوڑ دیا

انا القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی نا ابو الحسن محمد بن حماد بالکوفۃ نا الحسین بن محمد بن الفرزدق الفزاری قال ابو عبد اللہ عمرو بن احمد بن عمرو بن السرح بمصر نا یحییٰ بن سلیمان الجعفی الکوفی نا علی بن معبد نا عبید اللہ بن عمرو الرقی قال کلم ابن ہبیرۃ ابا حنیفۃ ان یلی لہ القضاء فی الکوفۃ فأبی علیہ فضربہ مأۃ سوط و عشرۃ اسواط فی کل یوم عشرۃ اسواط و ہو علی الامتناع فلما رأی ذالک خلی سبیلہ کتب الی القاضی ابو القاسم الحسن بن محمد بن احمد بن ابراہیم المعروف بالانباری من مصر حدثنی ابو طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی العبقراما م الجامع بالانبار عنہ قال انا محمد بن احمد بن المسور البزار نا ابو عمرو المقدام بن داود الرعینی نا علی بن معبد نا عبد اللہ بن عمرو ان ابن ہبیرۃ ضرب ابا حنیفۃ مأتہ سوط و عشرۃ اسواط فی ان یلی القضاء فأبی و کان ابن ہبیرۃ عامل مروان علی العراق فی زمان بنی امیۃ انا ابو الحسن علی بن القاسم بن الحسن الشاہد بالبصرۃ نا علی بن اسحاق المادرائی قال سمعت ابراہیم بن عمر الدہقان یقول سمعت ابا معمر یقول سمعت ابا بکر بن عیاش

عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو ایک سو دس کوڑے اس بنا پر پٹوائے کہ وہ عہدۂ قضا قبول کریں لیکن امام صاحب نے انکار کیا ابن ہبیرہ مروان کی جانب سے بنو امیہ کے زمانہ میں عراق کے گورنر تھے ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں امام صاحب کو عہدۂ قضا قبول نہ کرنے پر بہت پیٹا گیا ربیع بن عاصم کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن عمر بن ھبیرہ نے بھیجا میں امام صاحب کو بلا کر لے گیا اُس نے آپکو بیت المال پر مقرر کرنا چاہا آپ نے انکار کیا اس بنا پر کوڑوں سے پٹوایا گیا۔ عبد الحمید کہتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر روز خلیفہ کے سامنے لایا جاتا تھا اور اُنہیں کوڑے لگائے جاتے تھے تاکہ عہدۂ قضا کو قبول کریں لیکن آپ انکار کر دیا کرتے تھے ایک دن میں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا تھا اس بلا سے چھٹکارا پانے کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے والدہ کا غم کوڑوں کی ضرب سے زیادہ تھا۔ اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر چند مار پیٹ کی گئی لیکن آپ نے قاضی بننا قبول نہ فرمایا۔ حضرت امام

يقول ان ابا حنيفة ضرب على القضاء آنا التنوخى انا احمد بن عبد الله الدورى نا
احمد بن القاسم بن نصر اخو ابى الليث الفرائض نا سليمان بن ابى شيخ قال حدثنى
الربيع بن عاصم مولى بنى فزارة قال ارسلنى يزيد بن عمر بن هُبيرة فقدمت
بابى حنيفة فاراده على بيت المال فابى فضربه اسواطا- آنا الخلال انا الحريرى
ان النخعى حدثهم قال نا محمد بن على بن عفان نا يحيى بن عبد الحميد عن ابيه قال كان
ابو حنيفة يخرج كل يوم او قال بين الايام فيضرب ليدخل فى القضاء فيأبى ولقد
بكى فى بعض الايام فلما اطلق قال لى كان غم والدتى اشد على من الضرب- وقال
النخعى نا ابراهيم بن مخلد البلخى نا محمد بن سهل بن ابى منصور المروزى حدثنى محمد
بن النضر قال سمعت اسماعيل بن سالم البغدادى يقول ضرب ابو حنيفة على الدخول
فى القضاء فلم يقبل القضاء- قال وكان احمد بن حنبل اذا ذكر ذالك بكى وترحم على
ابى حنيفة وذالك بعد ان ضُرب احمد بن حنبل- آخبرنى عبد الباقى بن عبد
الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن
شيبة نا جدى نا احمد بن عبد الله بن الحسن المنزل عن اسماعيل بن حماد بن ابى حنيفة قال

احمد بن حنبل کو جب کبھی یہ واقعہ یاد پڑتا تو رو دیتے اور امام صاحب کے لئے رحم کی دعا کرتے کیونکہ خود آپ پر بھی ایسا ہی واقعہ گذر چکا تھا امام صاحب کے پوتے فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ ایک مرتبہ کوڑھی کی طرف گیا وہاں والد رو دیئے میں نے کہا ابا جان! آپ کیسے روئے فرمانے لگے بیٹا اسی جگہ ابن ہبیرہ نے میرے والد کو دس دن تک کوڑے لگوائے تھے ہر روز دس کوڑے پڑتے تھے اس بنا پر کہ وہ قاضی بنیں اور وہ انکار کرتے تھے" ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیفہ ابوجعفر منصور نے امام صاحب کو کوفے سے بغداد بلایا تھا تاکہ قاضی بنائے جائیں"

امام صاحب کا بغداد آنا اور وہیں وفات پانا

بشر بن ولید فرماتے ہیں کہ امیر المومنین ابوجعفر نے امام صاحب کو بلوایا اور عہدۂ قضا دینا چاہا لیکن امام صاحب نے انکار کیا خلیفہ نے قسم کھالی

مررت مع ابی بالکناسة فبکی فقلت له یا ابت ما یبکیك قال یا بنی فی هذا الموضع
ضرب ابن هبیرة ابی عشرة ایام فی کل یوم عشرة اسواط علی ان یلی القضاء فلم یفعل
وقیل ان ابا جعفر المنصور اشخص ابا حنیفة من الکوفة الی بغداد لیولیه القضاء۔

ذکر قدوم ابی حنیفة بغداد وموته بها

انا ابو عمر الحسن بن عثمان الواعظ انا جعفر بن محمد بن احمد بن الحکم الواسطی ح وانا
القاضی ابو العلاء الواسطی نا طلحة بن محمد بن جعفر المعدل قال انا محمد بن احمد بن یعقوب
نا جدی نا بشر بن الولید الکندی قال اشخص ابو جعفر امیر المؤمنین ابا حنیفة
فاراده علی ان یولیه القضاء فابی فحلف علیه لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان
لا یفعل فحلف المنصور لتفعلن فحلف ابو حنیفة ان لا یفعل فقال الربیع الحاجب
الا تری امیر المؤمنین یحلف فقال ابو حنیفة امیر المؤمنین علی کفارة ایمانه اقدر
منی علی کفارة ایمانی فابی ان یلی فامر به الی الحبس فی الوقت هذا لفظ ابی العلاء
وانتهی حدیث الواعظ وزاد ابو العلاء والعوام بعد عون انه تولی عد اللبن ایاما

کہ تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا ادھر امام صاحب نے بھی حلف اٹھا لیا کہ ہرگز نہیں
کروں گا منصور نے دوبارہ قسم کھائی امام صاحب نے بھی اپنی قسم کو دوہرا دی
دربان کہنے لگا آپ دیکھتے نہیں کہ امیر المؤمنین قسم کھا بیٹھے ہیں امام صاحب نے
فرمایا میں جتنا قسم کا کفارہ دینے پر قادر ہوں اس سے بہت زیادہ قدرت
امیر المؤمنین کو ہے یہ کہا اور اپنے انکار پر جمے رہے۔ اس بنا پر بحکم خلیفہ
اسیوقت جیلخانہ بھیج دیئے گئے ابو العلا کہتے ہیں کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے
کے لیئے آپ چند دنوں تک قاضی بنے لیکن یہ بات ازروئے نقل صحیح نہیں بلکہ صحیح یہ ہے
کہ انتقال بھی جیلخانہ میں ہی ہوا۔ خارجہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر نے امام صاحب کو
قضا کے لیئے بلوایا لیکن امام صاحب کے انکار کی بنا پر قید کر دیا۔ پھر ایک دن
سامنے بلا کر کہا کہ ہمارے کام سے تم اعراض کرتے ہو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین کو
اللہ تعالیٰ نے اس کے لائق بنایا ہے اور میں اس کا اہل نہیں ہوں خلیفہ نے
فرمایا تم غلط کہتے ہو۔ پھر دوبارہ خلیفہ نے اسی عہدہ کو پیش کیا امام صاحب

ليكفر بذالك عن يمينه ولم يصح هذا من جهة النقل والصحيح انه توفى وهو فى السجن
انا الخلال انا الحريرى ان النخعى حدثهم قال نا سليمان بن الربيع نا خارجة بن
مصعب بن خارجة قال سمعت مغيث بن بديل يقول قال خارجة دعا ابو جعفر
ابا حنيفة الى القضاء فابى عليه فحبسه ثم دعا به يوما فقال اترغب عما نحن فيه
قال اصلح الله امير المومنين لا اصلح للقضاء فقال له كذبت قال ثم عرض عليه
الثانية فقال ابو حنيفة قد حكم على امير المؤمنين بانى لا اصلح للقضاء لانه
ينسبنى الى الكذب فان كنت كاذبا فهو اصلح وان كنت صادقا فقد اخبرت
امير المؤمنين انى لا اصلح قال فرده الى الحبس اخبرنى ابو بشر محمد بن عمر الوكيل
وابو الفتح عبد الكريم بن محمد بن احمد الضبى المحاملى قالا نا عمر بن احمد الواعظ نا
مكرم بن احمد نا احمد بن محمد الحمانى قال سمعت اسمعيل بن اويس يقول سمعت
الربيع بن يونس يقول رأيت امير المؤمنين المنصور ينازل ابا حنيفة فى امر
القضاء وهو يقول اتق الله ولا ترع فى امانتك الا من يخاف الله والله ما انا
مأمون الرضا فكيف اكون مامون الغضب ولو اتجه الحكم عليك ثم تهددتنى

نے فرمایا آپ تو میری نسبت خود فیصلہ کر چکے کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں
ہوں اسلیئے کہ آپ نے مجھے جھوٹا ٹھیرایا۔ اگر میں واقعی جھوٹا ہی ہوں جب بھی
میں قاضی بننے کے لائق نہیں ہوں اور اگر میں سچا ہوں تو میں تو صاف
کہہ رہا ہوں کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں چنانچہ یہ جواب سُنکر انہیں
پھر جیلخانہ بھیجدیا گیا۔ ربیع بن یونس کہتے ہیں میں نے امیر المؤمنین منصور کو
دیکھا کہ وہ امام صاحب کو یہ کوشش یہ عہدہ دینا چاہتے تھے اور امام صاحب
فرماتے تھے اللہ سے ڈرو اور یہ امانت کسی خدا سے ڈرنے والے کو سونپو
خدا کی قسم مجھے تو رضامندی کی حالت میں بھی اپنے نفس پر اطمینان نہیں
تو ناراضگی کی حالت میں کیا اطمینان ہوگا؟ اگر آپ مجھپر یہانتک دباؤ ڈالیں
کہ یا تو میں قاضی بننا منظور کروں ورنہ مجھے فرات میں ڈبو دیا جائے تو واللہ
میں ڈوب جانے کو اختیار کروں گا آپ کے پاس ایسے لوگ موجود ہیں جو اس کے
لائق ہیں لیکن میں اپنے میں یہ قابلیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو

ان تغرقني في الفرات او ان تلي الحكم لاخترت ان اغرق ولك حاشية يحتاجون
الى من يكرمهم لك فهو اصلح لما لك فقال له كذبت انت تصلح فقال قد حكمت لي
على نفسك كيف يحل لك ان توليني قاضيا على امانتك وهو كذاب - انا البصيري
انا ابو عبيد الله المرزباني نا محمد بن احمد الكاتب نا عباس الدوري قال حدثونا
عن المنصور انه لما بنى مدينة ونزلها ونزل المهدي في الجانب الشرقي وبنى مسجد
الرصافة ارسل الى ابي حنيفة فجيئ به فعرض عليه قضاء الرصافة فابى فقال له
ان لم تفعل ضربتك بالسياط قال او تفعل ذالك قال نعم فقعد في القضاء يومين
فلم يأته احد فلما كان في اليوم الثالث اتاه رجل صفار ومعه آخر فقال الصفار لي على
هذا درهمان واربعة دوانيق بقية ثمن قدر صفر فقال ابو حنيفة اتق الله وانظر فيما
يقول الصفار قال ليس له علي شيء فقال ابو حنيفة للصفار ما تقول قال استحلفه
لي فقال ابو حنيفة للرجل قل والله الذي لا اله الا هو فجعل الرجل يقول فلما رآه ابو حنيفة
معزما على ان يحلف قطع عليه ضرب بيده الى كمه فحل صرة واخرج درهمين ثقيلين فقال
للصفار هذان الدرهمان عوض من باقي قدرك فنظر الصفار اليهما وقال نعم فاخذ

تم میں یہ قابلیت یقیناً ہے۔ امام صاحب نے فرمایا لو اب تو خود آپ ہی کی زبان سے
فیصلہ ہو گیا آپ مجھے جھوٹا کہتے ہیں تو جھوٹ بولنے والے شخص کو قاضی
بنانا آپکو کیسے جائز ہوگا۔ عباس دوری کہتے ہیں کہ جب منصور نے ایک نیا شہر بنایا
اور وہیں خود بھی آگیا اور مشرق کی جانب مہدی بھی آگیا اور مسجد رصافہ بھی بن گئی تو
امام صاحب کو بلوا لیا۔ اور رصافہ کی قضاۃ انہیں دینی چاہی آپ نے انکار کیا تو منصور
نے کہا تمہیں کوڑے مارے جائیں گے۔ امام صاحب نے فرمایا کیا سچ مچ آپ ایسا ہی
کریں گے جواب ملا کہ یقیناً یہی ہونا ہے تو آپ نے عہدۂ قضا قبول کر لیا دو دن تک
تو کوئی مقدمہ نہ آیا تیسرے دن پیتل بیچنے والا ایک شخص دوسرے آدمی کو لیئے ہوئے
آیا اور کہا کہ اس کے ذمے میرے دو درہم اور چار دانق ایک پتیلی کی قیمت میں سے
باقی ہیں امام صاحب نے اس دوسرے شخص سے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور دیکھو
کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے کہا غلط کہتا ہے اس کا میرے ذمے کچھ باقی نہیں امام صاحب
نے مدعی سے کہا کہو اب کیا کہتے ہو اس نے کہا حضرت اس سے قسم کھلوایئے

الدرهمين فلما كان بعد يومين اشتكى ابو حنيفة فمرض ستة ايام ثم مات قال
ابو الفضل يعني عباسا وهذا قبره في مقابر الخيزران اذا دخلت من باب القطانين
يسرة بعد قبرين او ثلاثة وقيل ان المنصور اقدمه بغداد لامر آخر غير القضاء أنا
القاضي ابو العلاء الواسطي نا ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر نا ابو بكر محمد بن احمد
بن يعقوب بن شيبة عن جده يعقوب قال حدثني عبد الله بن الحسن قال سمعت
الواقدي يقول كنت بالكوفة وقد اشخص ابو جعفر امير المؤمنين ابا حنيفة
الى بغداد - أنا محمد بن احمد بن رزق انا اسماعيل بن علي الخطمي نا محمد بن عثمان
نا نصر بن عبد الرحمن قال نا الفضل بن دكين حدثني زفر بن الهذيل قال
كان ابو حنيفة يجهر بالكلام ايام ابراهيم جهارا شديدا فقلت له والله
ما انت بمنتهٍ حتى توضع الحبال في اعناقنا قال فلم يلبث ان جاء كتاب المنصور
الى عيسى بن موسى ان احمل ابا حنيفة قال فغدوت اليه ووجهه كانه مسح
قال فحمل الى بغداد فعاش خمسة عشر يوما ثم سقاه فمات وذلك في سنة
خمسين ومات ابو حنيفة وله سبعون سنة -

امام صاحب نے کہا کہو قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ قسم کھانے کو
آمادہ ہوگیا امام صاحب نے جھٹ سے روک دیا اور اپنی جیب سے دو بھاری
درہم نکال کر مدعی کو دیکر کہا لو یہ تمہاری لفافہ کی قیمت ہے وہ درہم لیکر چلتا بنا اس کے
دو دن بعد امام صاحب بیمار ہوگئے اور چھ دن بیمار رہ کر فوت ہوگئے - ابو الفضل
عباس کہتے ہیں مقبرۂ خیزران میں جب قطانین کے دروازے سے جائیں تو بائیں
جانب دو تین قبریں چھوڑ کر آپکی تربت ہے " اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ منصور نے
امام صاحب کو قضا کے لیئے نہیں بلکہ کسی اور کام کے لیئے بلایا تھا" واقدی
کہتے ہیں میں کوفہ میں تھا جو امیر المؤمنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بغداد
کی طرف بلالیا - زفر بن ہذیل کہتے ہیں کہ ابراہیم کے زمانہ میں امام صاحب حکومت
کے خلاف سخت پروپیگنڈے میں مشغول تھے میں نے ایک مرتبہ اُنسے کہا
کہ کیا آپ اس سے باز نہیں آئینگے اور ہمارے گردنوں میں پھانسی
لٹکا دینگے - اس گفتگو کو تھوڑے ہی دن گذرے ہوں گے

صفة ابي حنيفة وذكر السنة التي ولد فيها

انا القاضي ابو عبد الله الصيمري قال قرانا على الحسين بن هرون الضبي
عن ابي العباس بن سعيد قال نا عبد الله بن ابراهيم بن قتيبة نا حسن بن
الخلال قال سمعت مزاحم بن داود بن علية يذكر عن ابيه او غيره قال ولد
ابو حنيفة سنة احدى وستين ومات سنة خمسين ومائة لا اعلم لصاحب لقول
متابعا انا ابو نعيم الحافظ نا ابو اسحاق ابراهيم بن عبد الله الاصبهاني بنيسابور
نا محمد بن اسحاق الثقفي نا يوسف بن موسى نا ابو نعيم قال ولد ابو حنيفة
سنة ثمانين وكان له يوم مات سبعون سنة ومات في سنة خمسين ومائة و
هو النعمان بن ثابت اخبرنا التنوخي حدثني ابو بكر نا ابو بكر محمد بن حمدان بن
الصباح النيسابوري بالبصرة نا احمد بن الصلت بن المغلس الحماني قال سمعت
ابا نعيم يقول ولد ابو حنيفة سنة ثمانين بلا مائة ومات سنة خمسين ومائة
وعاش سبعين سنة قال ابو نعيم وكان ابو حنيفة حسن الوجه حسن الثياب
طيب الريح حسن المجلس شديد الكرم حسن المواساة لاخوانه - انا الخلال

جو منصور کا خط عیسیٰ بن موسیٰ کیطرف آیا کہ امام صاحب کو یہاں بھیجدو یہ سنکر
امام صاحب کے پاس گیا آپ کا چہرہ مارے غم ورنج کے بدل گیا تھا آخر آپ کو
بغداد جانا پڑا پندرہ روز وہاں آپ زندہ رہے پھر آپکو کچھ پلا یا اور آپ کا انتقال
ہو گیا یہ ۱۵۰ھ کا واقعہ ہے امام صاحب کی عمر اسوقت ستر سال کی تھی -

امام صاحب کی صفت اور سن ولادت کا بیان

علیہ کہتے ہیں کہ امام صاحب ۶۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے لیکن اس قول کی
موافقت کوئی نہیں کرتا - ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں
تولد ہوئے اور ستر سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں انتقال کر گئے آپ کا نام
نعمان بن ثابت ہے - ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں تولد
ہوئے اور ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا ستر سال کی عمر پائی امام صاحب
خوبصورت خوش لباس خوشبو والے عمدہ مجلس والے بہت

انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن علی بن عفان قال سمعت عمر بن حماد یقول سمعت ابا یوسف یقول کان ابو حنیفة ربعا من الرجال لیس بالقصیر ولا بالطویل وکان احسن الناس منطقا واحلاه نغمة وانبههم علی ما یریده وقال النخعی نا محمد بن جعفر بن اسحاق بن عمر بن حماد بن ابی حنیفة ان ابا حنیفة کان طوالا تعلوه سمرة وکان لباسا حسن الهیئة کثیر التعطر یعرف بریح الطیب اذا اقبل واذا خرج من منزله قبل ان تراه - انا القاضی ابو بکر احمد بن الحسن الحرشی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا محمد بن الجهم نا ابراهیم بن عمر بن حماد بن ابی حنیفة قال قال ابو حنیفة لا یکتنی بکنیتی بعدی الا مجنون قال فرأینا عدة اکتنوا بها فکان فی عقولهم ضعف - انا ابو نعیم الحافظ نا ابو بکر عبد الله بن یحیی الطلحی نا عثمان بن عبید الله الطلحی نا اسماعیل بن محمد الطلحی نا سعید بن سالم البصری قال سمعت ابا حنیفة یقول لقیت عطاء بمکة فسألته عن شیٔ فقال من این انت قلت من اهل الکوفة قال انت من اهل القریة الذین فارقوا دینهم وکانوا شیعا قلت نعم فمن ای الاصناف

کرم والے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والے تھے۔ ابو یوسف کہتے ہیں امام صاحب کا درمیانہ قد تھا نہ تو زیادہ پست تھے نہ بہت لانبے باتیں بہت اچھی ہوتی تھیں لب ولہجہ نہایت شیریں ہوتا تھا اپنے ارادوں میں بہت بیدار مغز تھے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں امام صاحب دراز قد تھے گندمی رنگ تھا لباس بہت اعلیٰ پہنتے تھے خوشبو کا بہت استعمال کرتے تھے محض خوشبو سے بے دیکھے پہچان لیے جاتے کہ اب آئے اور اب گھر سے نکلے امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے سوا ابو حنیفہ کنیت صرف وہی رکھیگا جو پاگل ہو ابراہیم بن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور انکی عقل میں ضعف تھا۔ امام صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے مکہ شریف میں ملاقات کی اور ان سے کچھ دریافت کیا تو فرمانے لگے تم کہاں کے ہو میں نے کہا میں کوفی ہوں کہا تم اس شہر کے رہنے والوں میں ہو جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے

انت قلت ممن لا یسب السلف ویؤمن بالقدر ولا یکفر احدا بذنب قال فقال لی عطاء عرفت فالزم

ذکر
خبر ابتداء ابی حنیفة بالنظر فی العلم

انا الخلال انا علی بن عمر الحریری ان علی بن محمد النخعی حدثہم قال نا محمد بن محمود الصیدنانی نا محمد بن شجاع بن الثلجی نا الحسن بن ابی مالک عن ابی یوسف قال قال ابو حنیفة لما اردت طلب العلم جعلت اتخیر العلوم واسأل عن عواقبها فقیل لی تعلم القرآن فقلت اذا تعلمت القرآن وحفظته فما یکون آخرہ قالوا تجلس فی المسجد ویقرأ علیک الصبیان والاحداث ثم لا یلبث ان یخرج فیہم من ھو احفظ منک او یساویک فی الحفظ فتذھب ریاستک قلت فان سمعت الحدیث وکتبتہ حتی لم یکن فی الدنیا احفظ منی قالوا اذا کبرت وضعفت حدثت واجتمع علیک الاحداث والصبیان ثم لا تأمن ان تغلط فیرمون بالکذب فیصیر عارا فی عقبک فقلت لا حاجة لی فی ھذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا حفظت النحو والعربیة ما یکون آخر امری قالوا تقعد معلما فاکثر رزقک دیناران الی ثلاثة

تھے۔ گرد بیٹے اور جدا جدا فریق بن گئے ہیں نے کہا درست ہے پھر پوچھا تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو میں نے کہا اُس سے جو سلف کو برا بھلا نہیں کہتے اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی شخص کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے عطاء رحمۃ اللہ نے فرمایا تم جان گئے اب اسی پر مضبوط رہنا۔

امام صاحبؒ کا علم کی طرف متوجہ ہونا

امام صاحب فرماتے ہیں جب میں نے طلب علمی کا ارادہ کیا تو ہر ہر علم کے انجام کو پوچھنے لگا مجھسے کہا گیا تم قرآن شریف کا علم سیکھو میں نے کہا اگر میں قرآن سیکھ لوں اور حفظ بھی کر لوں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ جواب ملا کہ آپ کو بچوں کا اور نوعمر لوگوں کا اُستاد بنا کر کسی مسجد میں بٹھا دیا جائے گا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے کوئی آپ کی برابری کا یا آپ سے بھی بڑھ کر نکل آئے تو اسوقت آپکی ریاست چھن جائے گی میں نے کہا اگر میں حدیث

قلت وهذا لا عاقبة له قلت فان نظرت فی الشعر فلم یکن احد اشعر منی ما یکون امری
قال تمدح هذا فیهب لك او یحملك علی دابة او یخلع علیك خلعة وان حرمك
هجوته فصرت تقذف المحصنات قلت لا حاجة لی فی هذا قلت فان نظرت فی الكلام
ما یکون آخره قالوا لا یسلم من نظر فی الكلام من مشنعات الكلام فیرمی به بالزندقة
فاما ان تؤخذ فتقتل واما ان تسلم فتکون مذموما ملوما قلت فان تعلمت الفقه
قالوا تسأل وتفتی الناس وتطلب للقضاء وان کنت شابا قلت لیس فی العلوم
شیٔ انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته ۔ انا الضیقی نا محمد بن العباس
انا ابو ایوب سلیمان بن اسحاق الجلاب قال سمعت ابراهیم الحربی یقول
کان ابو حنیفة طلب النحو فی اول امره فذهب یقیس فلم یجیٔ وارادان یکون
فیه استاذا فقال قلب وقلوب وکلب وکلوب فقیل له کلب وکلاب فترکه ووقع فی
الفقه فکان یقیس ولم یکن له علم بالنحو فقال له رجل بمکة رجلا بحجر فقال هذا
خطأ لیس علیه شیٔ لو انه حتی یرمیه بابا قبیس لم یکن علیه شیٔ اخبرنی البرقانی
انا محمد بن العباس الخزاز نا عمر بن سعد نا عبد الله بن محمد حدثنی ابو مالك بن

سنوں اور اس میں ایسی مہارت پیدا کر لوں کہ دنیا میں کوئی مجھ سے بڑھکر
حافظ الحدیث نہ ہو تو انجام کیا ہوگا! کہا آپکے بڑھاپے اور ضعیفی کے وقت
بچے اور نوجوان جمع ہوجائیں گے آپ حدیثیں بیان کریں گے جہاں کوئی غلطی
کی اور آپکو جھوٹا کہدیا جائیگا اور ہمیشہ تک یہ خطاب باقی رہیگا۔ میں نے کہا
دو مجھے اس علم حدیث کی کوئی حاجت نہیں" پھر میں نے پوچھا اگر میں نحو پڑھوں
اور عربیت اعلیٰ سیکھوں تو نتیجہ کیا ہوگا۔؟ کہا آپ معلم بنجائیں گے اور دو تین
دینار کا وظیفہ مقرر ہو جائیگا میں نے کہا اس کا بھی کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں اچھا اگر
میں شاعری سیکھوں تو کیا ہوگا؟ کہا آپ کسی کی تعریف میں قصیدہ کہیں گے
ممکن ہو کہ وہ آپکو کچھ ہدیہ مثلاً سواری یا خلعت وغیرہ تو تو خیر اور ممکن
ہے کچھ ندے تو اب آپ اس کی ہجو کرنے بیٹھ جائیں گے اور اس میں
پاکدامنوں پر بھی تہمتیں تراشیں گے میں نے کہا مجھے اس علم کی بھی کوئی
حاجت نہیں پھر میں نے پوچھا اگر میں علم کلام پڑھوں تو؟ کہا عموماً

ابی بہز البجلی عن عبد اللہ بن صالح عن ابی یوسف قال قال لی ابو حنیفۃ انہم یقرؤ
حرفا فی یوسف یلحنون فیہ قلت ما ہو قال قولہ لا یأتیکما طعام ترزقانہ فقلت
فکیف ہو قال ترزقانہ ثنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثہم قال حدثنی
جعفر بن محمد بن حازم نا الولید بن حماد عن الحسن بن زیاد عن زفر بن الہذیل
قال سمعت ابا حنیفۃ یقول کنت انظر فی الکلام حتی بلغت فیہ مبلغا یشار الیہ
فیہ بالاصابع وکنا نجلس بالقرب من حلقۃ حماد بن ابی سلیمان فجاءتنی امرأۃ
فقالت رجل لہ امرأۃ امۃ اراد ان یطلقہا للسنۃ کم یطلقہا فلم ادر ما اقول فامرتہا
تسأل حمادا ثم ترجع فتخبرنی فسألت حمادا فقال یطلقہا وہی طاہر من الحیض
والجماع تطلیقۃ ثم یترکہا حتی تحیض حیضتین فاذا اغتسلت فقد حلت
للازواج فرجعت فاخبرتنی فقلت لا حاجۃ لی فی الکلام واخذت نعلی فجلست
الی حماد فکنت اسمع مسائلہ فاحفظ قولہ ثم یعیدہا من الغد فاحفظہا و
یخطئ اصحابہ فقال لا یجلس فی صدر الحلقۃ بحذائی غیر ابی حنیفۃ فصحبتہ
عشرۃ سنین ثم نازعتنی نفسی لطلب الریاسۃ فاحببت ان اعتزلہ و

کر علم کلام پڑھنے والے خلاف شرع باتوں کے قائل ہو جاتے ہیں پھر انہیں
زندیق اور بددین کہا جاتا ہے پس یا تو اسکی وجہ سے آپ قتل کر دیئے جائیں گے
اور یا اپنے خیالات سے ہٹ کر دل شکستہ اور مذموم ہو کر بیٹھ رہینگے میں نے کہا اچھا
اگر میں فقہ سیکھوں تو؟ کہا پھر تو ہر شخص آپ سے مسائل پوچھتا پھریگا آپ
مفتی اور قاضی بن جائیں گے اگرچہ جوان ہوں میں نے کہا بس تو اس سے
زیادہ نفع دینے والا کوئی علم نہیں پھر میں علم فقہ کو چمٹ گیا اور اسی کو سیکھا
ابراہیم حریری کہتے ہیں کہ امام صاحب نے ابتدا میں صرف نحو شروع کی
ہی اس میں آپ نے قیاس چلانا اور استاد بننا چاہا مگر کام نہ چلا ایکدن
قیاس کر کے فرمانے لگے جیسے قَلْبٌ کی جمع قُلُوبٌ ہے تو کَلْبٌ کی جمع کُلُوبٌ
ثابت ہو گئی صرف نحو جاننے والوں نے کہا کَلْبٌ کی جمع کِلَابٌ آتی ہے کُلُوبٌ نہیں آتی
اس وجہ سے اس علم کو آپ نے ترک کر دیا اور فقہ سیکھنی شروع کر دی چونکہ
علم نحو نہ تھا اس لئے عربی بولنے میں غلطی کر جاتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے

اجلس في حلقة لنفسي فخرجت يوماً بالعشي وعزمي ان افعل فلما دخلت المسجد فرأيته
لم تطب نفسي ان اعتزله فجئت وجلست معه فجاءه في تلك الليلة نعي قرابة
له قد مات بالبصرة وترك مالاً وليس له وارث غيره فامرني ان اجلس مكانه
فما هو الا ان خرج حتى وردت علي مسائل لم اسمعها منه فكنت اجيب واكتب
جوابي فغاب شهرين ثم قدم فعرضت عليه المسائل وكانت نحواً من ستين مسئلة
فوافقني في اربعين وخالفني في عشرين فآليت على نفسي ان لا افارقه
حتى يموت فلم افارقه حتى مات - أنا ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد
انا الوليد بن بكر الاندلسي نا علي بن احمد بن زكريا الهاشمي نا ابو مسلم صالح بن احمد
بن عبد الله العجلي حدثني ابي قال قال ابو حنيفة قدمت البصرة فظننت
اني لا اسئل عن شئ الا اجبت فيه فسألوني عن اشياء لم يكن عندي فيها جواب
فجعلت على نفسي ان لا افارق حماداً حتى يموت فصحبته ثماني عشرة سنة أخبرني
الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هارون الضبي عن ابي العباس احمد بن محمد بن سعيد
قال نا محمد بن عبيد بن عتبة ثنا محمد بن الحسين ابو بشير انا ابراهيم بن سماعة

پوچھا کہ اگر کوئی کسی دوسرے کا سر پتھر سے کچل ڈالے تو کیا سزا ہے آپ نے
فرمایا یہ خطا ہے اُسپر کوئی سزا نہیں اگرچہ ابوقبیس کے ساتھ نہ کچلے۔ یہاں آپنے
لفظ بِاَبَا قُبَیْسٍ فرمایا حالانکہ عربیت کے قاعدے سے لفظ بِاَبِیْ قُبَیْسٍ
کہنا چاہیئے۔ امام صاحب فرماتے ہیں لوگ سورۂ یوسف میں ایک لفظ غلط پڑھتے
ہیں وہ پڑھتے ہیں لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِہٖ حالانکہ تُرْزَقَانُہٗ پڑھنا
چاہیئے۔

امام صاحب فرماتے ہیں میں نے علم کلام پڑھنا شروع کیا تھا اور اسقدر پڑھ لیا
تھا کہ میری طرف انگلیاں اُٹھنے لگی تھیں حضرت حماد بن ابو سلیمان کی مجلس
کے پاس ہی ہم بھی بیٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی اور
مجھ سے پوچھا ایک شخص ہے جو اپنی لونڈی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا
چاہتا ہے تو کس طرح طلاق دے مجھ سے کوئی جواب نہ بن پڑا میں نے کہا تم حماد سے
جاکر دریافت کرو اور لوٹ کر مجھے بھی خبر کرو۔ اُس نے جاکر حضرت حماد سے

مولیٰ بنی ضبة قال سمعت ابا حنیفة یقول ما صلیت صلاة منذ مات حماد الا
استغفرت له مع والدی وانی لاستغفر لمن تعلمت منه علما او علمته علما۔ وانا
الصیمری نا عمر بن ابراهیم المقری نا مکرم بن احمد نا مقلس نا هناد بن السری قال سمعت
یونس بن بکیر یقول سمعت اسمعیل بن حماد بن ابی سلیمان یقول غاب ابی
غیبة فی سفر له ثم قدم فقلت له یا ابت الی ای شیء کنت اشوق قال وانا اری
انه یقول الی ابنی فقال الی ابی حنیفة ولو امکننی ان لا ارفع طرفی عنه فعلت
اخبرنی محمد بن عبد الملك القرشی انا ابو العباس احمد بن محمد بن الحسین الرازی
نا علی بن احمد الفارسی نا محمد بن فضیل هو البلخی العابد نا ابو مطیع قال قال
ابو حنیفة دخلت علی ابی جعفر امیر المؤمنین فقال لی یا ابا حنیفة عمن اخذت
العلم قال قلت عن حماد عن ابراهیم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبد الله
بن مسعود وعبد الله بن عباس قال فقال ابو جعفر بخ بخ استوثقت ما
شئت یا ابا حنیفة الطیبین الطاهرین المبارکین صلوات الله علیهم
اخبرنی ابو بشر محمد بن عمر الوکیل وابو الفتح عبد الکریم بن محمد الضبی قال نا

یہی مسئلہ پوچھا حماد نے فرمایا جب عورت حیض سے پاک ہو اسوقت بغیر اُس سے صحبت
کئے طلاق دیدے پھر جب اُسپر دو حیض اور گذر جائیں اور وہ نہا دھولے تو اُس
عورت کو دوسرا نکاح حلال ہو جائے گا۔ وہ یہ جواب لیکر میرے پاس آئی اور مجھے خبر دی
میں نے کہا علم کلام کی مجھ کو کوئی حاجت نہیں اپنی جوتی لیئے ہوئے میں سیدھا حضرت
حماد کے پاس جا پہنچا اور مسائل سننے اور یاد کرنے لگا حضرت حماد آج کے مسائل دوسرے
دن جب شاگردوں سے دریافت فرماتے تو وہ لوگ غلطی کر جاتے مگر مجھے حفظ
نکلتے چنانچہ حضرت حماد نے فرمایا صدر مجلس میں میرے سامنے سوائے ابو حنیفہ
کے اور کوئی نہ بیٹھے میں دس سال تک تو اُنسے پڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ جی میں
یہی آگئی کہ میں آپ اپنی مجلس الگ قایم کرکے خود سردار بن کر کیوں نہ بیٹھوں ؟
چنانچہ میں حماد سے الگ ہو کر اپنی مجلس الگ قائم کرنے اور سرداری جمانے کے پختہ
ارادے سے تیار ہو کر ایک دن مسجد میں آیا لیکن پھر اُستاد صاحب کو دیکھکر الگ
مجلس قائم کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اُسی حلقہ میں آ بیٹھا اتفاق سے اُسی

عمر بن احمد الواعظ نا مکرم بن احمد القاضی نا احمد بن عطیة الکوفی نا ابن ابی
ادیس قال سمعت الربیع بن یونس یقول دخل ابو حنیفة یوماً علی المنصور وعنده
عیسیٰ بن موسیٰ فقال للمنصور هذا عالم الدنیا الیوم فقال له یا نعمان عمن
اخذت العلم قال عن اصحاب عمر عن عمر وعن اصحاب علی عن علی وعن اصحاب
عبد الله عن عبد الله وما کان فی وقت ابن عباس علی وجه الارض اعلم منه
قال لقد استوثقت لنفسک آنا القاضی ابو بکر محمد بن عمر الداودی انا
عبید الله بن احمد بن یعقوب المقری نا محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی
حدثنی شعیب بن ایوب نا ابو یحیی الحمانی قال سمعت ابا حنیفة یقول رأیت
رؤیا فافزعتنی حتی رأیت انی انبش قبر النبی صلی الله علیه وسلم فاتیت البصرة
فامرت رجلا یسأل محمد بن سیرین فسأله فقال هذا رجل ینبش اخبار
النبی صلی الله علیه وسلم اخبرنی الصیمری قال قرأنا علی ابن الحسین بن هرون
عن ابی العباس بن سعید قال نا محمد بن عبد الله بن سالم قال سمعت ابی یقول
سمعت هشام بن مهران یقول رأی ابو حنیفة فی النوم کأنه ینبش قبر رسول

رات اُستاد صاحب کو اپنے ایک عزیز کی موت کی خبر آ گئی کہ وہ بصرہ میں مر گیا ہے
اور بہت مال چھوڑ کر مرا ہے اور کوئی وارث سوائے اُستاد صاحب کے
مرنے والے کا نہیں۔ چنانچہ حضرت حماد تو بصرہ چل دیئے اور مجھے اپنا قائم مقام
کر گئے اب اُن کے جاتے ہی بعض لوگوں نے مجھ سے ایسے مسائل بھی دریافت
کئے جو میں نے حضرت حمادؒ سے نہیں سُنے تھے میں نے اُنہیں جواب دیئے
اور اُن جوابات کو لکھ لیا۔ دو مہینے کے بعد حضرت حماد واپس آئے میں نے
وہ مسائل اُنہیں دکھائے جو قریباً ساٹھ تھے اُنہوں نے چالیس کو صحیح کہا
اور بیس کو غیر صحیح کہا میں نے اُسی قسم کھالی کہ عمر بھر ان سے الگ نہ ہوں گا
ہاں اُنکا یا میرا انتقال ہو جائے تو اور بات ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں
میں بصرہ میں آیا اور میں جان رہا تھا کہ کوئی سوال اب نہیں ہو سکتا جس کا
علم مجھے نہ ہو اب جو لوگوں نے مسائل دریافت کرنے شروع کئے تو بہت سے
مسائل ایسے بھی آئے کہ مجھے اُن کا مطلق علم نہ تھا۔ اسوقت میں نے عہد

بر صلی اللہ علیہ وسلم فبعث من سأل له محمد بن سیرین فقال محمد بن سیرین من

رن صاحب هذه الرؤیا ولم یجبه عنها ثم سأله الثانیة فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة

ال صاحب هذه الرؤیا یثیر علما لم یسبقه الیه احد قبله قال هشام فنظر

حنیفة وتکلم حینئذ۔

مناقب ابی حنیفة

برنی القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی ابو عبد اللہ احمد بن احمد بن علی القصر

نا ابو زید الحسین بن الحسین بن علی بن عمار الکندی بالکوفة نا ابو عبد اللہ

بن سعید البورقی المروزی انا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن نا شر بن حاتم نا بشر بن

قال انا الفضل بن موسی الشیبانی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجلا وفی حدیث القصری یکون

متی رجل اسمه النعمان وکنیته ابو حنیفة هو سراج امتی هو سراج امتی هو

سراج امتی قال لی ابو العلاء الواسطی کتب عنی هذا الحدیث القاضی ابو عبد اللہ

الصیمری قلت وهو حدیث موضوع تفرد بروایته البورقی وقد شرحنا فی ما تقدم

کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرتے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چنانچہ

ہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت

کے انتقال کے بعد کوئی نماز میں نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ

مرحوم اُستاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام اُستادوں

دوں کے لیئے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمٰعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے

یک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُنسے دریافت کیا

بان آپکو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہدینگے

بچے کا لیکن اُنہوں نے جواب دیا۔ امام ابو حنیفہ کا میرا تو جی نہیں چاہتا

طرف سے نگاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں میں جب امیر المؤمنین

جعفر کے پاس گیا تو اُنہوں نے پوچھا بتاؤ علم کس سے سیکھا؟ میں نے کہا حماد سے

ن نے ابراہیم سے اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی سے اور حضرت علی

ابو طالب سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے اور حضرت عبداللہ

امرہ وبینہ احادیثہ انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثہم قال نا سلیمان بن الربیع
الخزاز نا محمد بن حفص عن الحسن بن سلیمان انہ قال فی تفسیر الحدیث لا تقوم الساعۃ
حتی یظہر العلم قال ہو علم ابی حنیفۃ وتفسیرہ الآثار انا الحسن بن ابی بکر انا القاضی
ابو نصر احمد بن نصر محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت محمد بن سلمۃ یقول
قال خلف ابن ایوب صار العلم من اللہ تعالیٰ الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم صار الی
اصحابہ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفۃ واصحابہ فمن شاء فلیرض
ومن شاء فلیسخط انا محمد بن احمد بن رزق نا محمد بن عمر الجعابی حدثنی ابوبکر
ابراہیم بن محمد بن داود بن سلیمان القطان نا اسحاق بن بہلول قال سمعت
ابن عیینۃ یقول ما مقلت عینی مثل ابی حنیفۃ اخبرنی محمد بن احمد
بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی قال سمعت ابا الفضل محمد بن الحسین
قاضی نیسابور یقول سمعت حماد بن احمد القاضی المروزی یقول سمعت
ابراہیم بن عبد اللہ الخلال یقول سمعت ابن المبارک یقول کان ابو حنیفۃ
آیۃ فقال لہ قائل فی الشر یا ابا عبد الرحمن او فی الخیر فقال اسکت یا ہذا فانہ

بن عباس رضؓ سے ابو جعفر فرمانے لگے بس بس ابو حنیفہ ہیں نے بھر پایا یہ سب با برکت
پاکیزہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اُنپر اپنے رحم نازل فرمائے۔ ربیع بن یونس کہتے ہیں
کہ امام صاحب ایکدن منصور کے پاس گئے وہاں عیسیٰ بن موسیٰ بھی تھے وہ
کہنے لگے آج یہ شخص دنیا کا عالم ہے منصور نے کہا نعمان تم نے علم کس سے سیکھا؟
امام صاحب نے فرمایا اصحاب عمر رضؓ سے انہوں نے عمر رضؓ سے اصحابِ علی رضؓ سے اُنہوں نے علی رضؓ
سے اصحابِ عبد اللہ رضؓ عنہ سے انہوں نے عبد اللہ رضؓ سے اور حضرت ابن
عباس رضؓ کے وقت میں روئے زمین پر اُن سے بڑا عالم کوئی نہ تھا۔ منصور کہنے
لگا بس آپ نے اپنے لیئے خوب مضبوطی کر لی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں
ایک مرتبہ میں نے بڑا ڈراؤنا خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی تربت مبارک کو کھود رہا ہوں میں بصرہ گیا اور ایک شخص سے
کہا کہ تم جاکر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر تو پوچھو اُنہوں نے کہا یہ
شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کرید کریگا۔ ہشام

يقال غاية في الشر آية في الخير ثم تلا هذه الآية وجعلنا ابن مريم وامه آية اخبر الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد بن مغلس نا الحماني قال سمعت ابن المبارك يقول ما كان اوقر مجلس ابي حنيفة كان يشبه الفقهاء وكان حسن السمت حسن الوجه حسن الثوب ولقد كنا يوما في مسجد الجامع فوقعت حية في حجر ابي حنيفة وهرب الناس غيره فما رأيته زاد على ان نفض الحية وجلس مكانه انا الحسن بن ابي بكر انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف يقول نا محمد بن محمد المروزي نا حامد بن آدم نا ابو وهب محمد بن مزاحم قال سمعت عبد الله بن المبارك يقول لولا ان الله اعانني بابي حنيفة وسفيان كنت كسائر الناس انا ابو نعيم الحافظ نا علي بن احمد بن ابي غسان البصري بمصر نا جعفر بن محمد بن موسى النيسابوري الحافظ قال سمعت علي بن سالم العامري يقول سمعت ابا يحيى الحماني يقول ما رأيت رجلا قط خيرا من ابي حنيفة اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قالا نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية الكوفي نا منجاب قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول ابو حنيفة افضل اهل زمانه

بن مہران کہتے ہیں امام صاحب نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ گویا وہ حضور کی قبر شریف کھود رہے ہیں تو ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر پوچھیں ابن سیرین نے کہا بتاؤ کس نے یہ خواب دیکھا ہے تو سائل نے کچھ جواب نہ دیا پھر تعبیر پوچھی انہوں نے پھر یہی سوال کیا اس نے پھر جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ دریافت کیا تو ابن سیرین نے کہا یہ شخص وہ علم پھیلائیگا جسکی طرف اس سے پہلے کسی نے سبقت نہ کی ہو اسوقت امام صاحب نے نظریں اٹھائیں اور بات چیت کی۔

امام صاحب کے مناقب

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا جسکا نام نعمان ہوگا اور جسکی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔ یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے صرف بواتی اسے روایت کرتے ہیں اور یہ

آخبرنی الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هارون عن ابی العباس بن سعید قال
نا محمد بن عبد الله بن ابی حکیمة نا ابراهیم بن احمد الخزاعی قال سمعت ابی یقول سمعت
سهل بن مزاحم یقول بذلت الدنیا لابی حنیفة فلم یردها وضرب علیها بالسیاط
فلم یقبلها انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرة نا علی بن اسحاق الماذرانی انا
احمد بن زهیر اجازة اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ واخبرنی ابو بشر الوکیل و
ابو الفتح الضبی قالا نا عمر بن احمد نا الحسین بن احمد بن صدقة الفرائضی و
هذا لفظ حدیثه حدثنا احمد بن خیثمة نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی محمد بن
عبد الجبار قیل للقاسم بن معدان بن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود ترضی
ان تکون من غلمان ابی حنیفة قال ما جلس الناس الی احد انفع من مجالسة
ابی حنیفة وقال له القاسم تعال معی الیه فجاء فلما جلس الیه لزمه وقال ما رأیت
مثل هذا زاد الفرائضی قال سلیمان وکان ابو حنیفة ورعا سخیا۔

ما قیل فی فقه ابی حنیفة

انا البرقانی نا ابو العباس بن حمدان لفظا نا محمد بن ایوب انا محمد بن الصباح

اُس کا حال صراحت کیساتھ بیان کر چکے ہیں (کہ وہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا) حسن
بن سلیمان اُس حدیث کی شرح میں جس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک علم ظاہر نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ امام صاحب کا
علم ہے اور انکی تفسیر آثار۔ خلف بن ایوب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ پھر صحابہؓ کیطرف آیا پھر تابعین کی طرف پھر امام صاحب
اور اُن کے اصحاب کیطرف اب جو چاہے خوش ہو جو چاہے ناراض ہو۔ ابن عیینہ کہتے ہیں میری
آنکھوں نے امام صاحب جیسا اور شخص نہیں دیکھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ
امام صاحب ایک آیت تھے کسی نے کہا حضرت! برائی میں یا بھلائی میں فرمایا
چپ رہ برائی میں اگر ہو تو غایت کہا جاتا ہے اور بھلائی میں آیت کہا جاتا ہے۔
دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ابن مریم اور اُنکی والدہ کو آیت بنا دی۔ ابن المبارک
کہتے ہیں کسی کی مجلس امام صاحب کی مجلس سے زیادہ باوقار نہیں تھی وہ بالکل
فقہا کے مشابہ تھے۔ خوش خلق خوبصورت خوش پوش تھے ایک مرتبہ

قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس قال قیل لمالک بن انس ھل رأیت ابا حنیفة
قال نعم رأیت رجلا لو کلمک فی ھذہ الساریة ان یجعلھا ذھبا لقام بحجتہ
حدثنی الصوری انا الخطیب بن عبداللہ القاضی بمصر انا احمد بن جعفر بن
حمدان الطرسوسی نا عبداللہ بن جابر البزاز قال سمعت جعفر بن محمد بن عیسیٰ
بن نوح یقول سمعت محمد بن عیسیٰ بن الطباع یقول سمعت روح بن عبادة
یقول کنت عند ابن جریج سنة خمسین واتاہ موت ابی حنیفة فاسترجع
وتوجع وقال ای علم ذھب قال ومات فیھا ابن جریج آخبرنی ابو بشر الوکیل و
ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا احمد بن محمد بن عصمة الخراسانی
نا احمد بن بسطام نا الفضل بن عبدالجبار قال سمعت اباعثمان حمدون
بن ابی الطوسی یقول سمعت عبداللہ بن المبارک یقول قدمت الشام علی
الاوزاعی فرأیتہ ببیروت فقال لی یاخراسانی من ھذا المبتدع الذی
خرج بالکوفة یکنی اباحنیفة فرجعت الی بیتی فاقبلت علی کتب ابی
حنیفة فاخرجت منھا مسائل من جیاد المسائل وبقیت فی ذالک ثلاثة

ہم جامع مسجد میں تھے اتفاقاً ایک سانپ امام صاحب کی گود میں گرا سب
لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن امام صاحب نے اُسے پھینکدیا اور وہیں
بیٹھے رہے۔ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے مجھے سفیان اور
ابوحنیفہ جیسے لوگ نہ ملتے تو میں بھی عام آدمیوں کیطرح رہ جاتا۔ ابو یحییٰ حمانی
کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ ابوبکر عیاشؒ کہتے ہیں
ابوحنیفہ اپنے وقت کے لوگوں میں ایک افضل آدمی تھے۔ سہل بن مزاحم
کہتے ہیں نہ تو دنیا کی لالچ امام صاحب کا قدم ڈگمگا سکی نہ کوڑوں کی مار۔ قاسم بن
معدان سے کہا گیا کہ کیا آپ اس سے خوش ہیں کہ امام صاحب کے زیر اثر
لوگوں میں سے ہوں جواب دیا کہ امام صاحب کی مجلس سے زیادہ نفع بخش مجلس اور
کسی کی نہیں پھر سائل کو بھی اپنے ساتھ لیکر امام صاحب کی مجلس میں پہنچے
اور وہیں رہنا لازم کرلیا اور صاف کہدیا کہ میں نے ان جیسا آدمی نہیں دیکھا
سلیمان کہتے ہیں امام صاحب پرہیزگار اور سخی تھے۔

ایام محنته یوم الثالث وھو مؤذن مسجدھم واماھم فی الکتاب فی یدی فقال ای شیٔ ھذا الکتاب فناولته فنظر فی مسألة منھا وقعت علیھا قال النعمان فما زال قائما بعد ما اذن حتی قرأ صدرا من الکتاب ثم وضع الکتاب فی کمه ثم اقام وصلی ثم اخرج الکتاب حتی اتی علیھا فقال لی یاخراسانی من النعمان بن ثابت ھذا قلت شیخ لقیته بالعراق فقال ھذا نبیل من المشائخ اذھب فاستکثر منه قلت ھذا ابو حنیفة الذی نھیت عنه آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثھم قال نا سلیمان بن الربیع نا ھمام بن مسلم قال سمعت مسعر بن ھمام یقول ما اجد احدا بالکوفة الا رجلین ابو حنیفة فی فقھه والحسن بن صالح فی زھده اخبرنی الصیمری قال قرأت علی الحسین بن ھرون عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد اللہ بن احمد بن مستورد نا علی بن مکنف حدثنی ابی عبد الرحیم بن الزبرقانی قال کنت یوما عند مسعر فمر بنا ابو حنیفة فسلم ووقف علیه ثم مضی فقال بعض القوم لمسعر ما اکثر خصوم ابی حنیفة فاستوی مسعر منتصبا ثم قال الیک

امام صاحب کی فقاہت

امام مالک بن انس رح سے کہا گیا کیا آپ نے امام صاحب کو دیکھا ہو فرمانے لگے ہاں وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر اس ستون کو سونے کا کہہ دیں تو بھی بات چیت میں غالب آکر اُٹھیں۔ روح بن عبادہ کہتے ہیں میں ابن جریج کے پاس تھا جو امام صاحب کے انتقال کی خبر ۱۵۰ھ میں آئی اُنہیں بڑا صدمہ ہوا انّا للہ الخ پڑھا اور کہا علم اُٹھ گیا اسی سال ابن جریج کا بھی انتقال ہوا۔ عبد اللہ بن مبارک رح فرماتے ہیں میں امام اوزاعی کے پاس شام میں گیا میں نے اُنسے بیروت میں ملاقات کی مجھ سے اُنہوں نے کہا کوفے میں یہ بدعتی کون نکلا ہو؟ جسکی کنیت ابو حنیفہ ہے میں نے کوئی جواب نہ دیا اور گھر آکر امام صاحب کے مسائل میں سے عمدہ عمدہ مسائل چھانٹ کر نکالے تین دن تک اسی میں مشغول رہا پھر آیا اور وہ کتاب میرے ہاتھ میں تھی اُنہوں نے پوچھا یہ کیا کتاب ہو؟ میں نے وہ اوراق اُن کے

فما رأيته خاصم احدا قط الا فلج عليه واخبرنا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرى
نا مكرم بن احمد نا محمد بن احمد بن مغلس نا ابو غسان قال سمعت اسرائيل يقول
كان نعم الرجل النعمان ما كان احفظه لكل حديث فيه فقه واشد فحصه عنه و
اعلمه بما فيه من الفقه وكان قد ضبط عن حماد فاحسن الضبط عنه فاكرمه الخلفاء
والامراء والوزراء وكان اذا ناظره رجل في شيء من الفقه همته نفسه و
لقد كان مسعر يقول من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف
ولا يكون فرط في الاحتياط لنفسه انا التنوخي حدثني ابي نا محمد بن حمدان
بن الصباح النيسابوري نا احمد بن الصلت الحماني نا علي بن المديني قال
سمعت عبد الرزاق يقول كنت عند معمر فاتاه ابن المبارك فسمعنا معمرا
يقول ما اعرف رجلا يحسن يتكلم في الفقه او يسعه ان يقيس ويشرح
لمخلوق النجاة في الفقه احسن معرفة من ابي حنيفة ولا اشفق على
نفسه من ان يدخل في دين الله شيئا من الشك من ابي حنيفة اخبرني
الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هارون عن ابن سعيد قال نا احمد بن

ہاتھ میں دیدیے وہ ایک مسئلہ کو دیکھنے لگے چونکہ مؤذن نے اذان کے بعد جو
اُسے دیکھنا شروع کیا تو کھڑے کھڑے دیکھتے ہی رہے یہاں تک کہ کچھ ابتدائی
حصہ پڑھ لیا اب کتاب جیب میں ڈال لی اور نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھے
نماز کے بعد پھر اُسے لیکر بیٹھ گئے اور پڑھ کر فرمانے لگے اے خراسانی یہ نعمان بن
ثابت کون ہیں؟ ہم نے کہا ایک شیخ ہیں عراق میں میں اُنسے ملا تھا کہا یہ تو
بہت بڑا فاضل شخص ہے جاؤ اور اُنسے اور فائدہ اُٹھاؤ میں نے کہا یہی ابوحنیفہ
ہیں جن سے آپ مجھے روکتے تھے۔ مسعر بن ہمام کہتے ہیں میں نے کوفے میں
صرف دو شخصوں کو پایا امام صاحب کو فقہ میں اور حسن بن صالح کو زہد و تقویٰ
میں۔ ایک مرتبہ مسعر کے پاس سے امام صاحب گذرے سلام کیا کچھ دیر ٹھہرے
رہے آپ کے جانے کے بعد بعض لوگوں نے کہا امام صاحب بڑے جھگڑالو
ہیں مسعر سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے خاموش رہو میں نے دیکھا ہے جس سے
جھگڑتے ہیں آخر اُس پر غلبہ پایا ہے اسرائیل کہتے ہیں امام صاحب بہت اچھے

تميم بن عباد المروزى نا حامد بن آدم نا عبد الله بن جعفر الرازى قال سمعت
ابى يقول ما رأيت احدا افقه من ابى حنيفة وما رأيت احدا اورع من ابى حنيفة
آخبرنى ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبى قالا نا عمر بن احمد نا مكرم بن احمد نا احمد
بن عطية نا سعيد بن منصور واخبرنى التنوخى حدثنى ابى نا محمد بن
حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال نا سعيد بن منصور قال سمعت
الفضيل بن عياض يقول كان ابو حنيفة رجلا فقيها معروفا بالفقه مشهورا
بالورع واسع المال معروفا بالافضال على كل من يطيف به صبورا على
تعليم العلم بالليل والنهار حسن   كثير الصمت قليل الكلام حتى ترد مسئلة
فى حلال او حرام وكان يحسن يدل على الحق هاربا من مال السلطان هذا آخر
حديث مكرم وزاد ابن الصباح فكان اذا وردت عليه مسئلة فيها حديث صحيح
اتبعه كان عن الصحابة والتابعين والا قاس احسن القياس آخبرنى التنوخى
حدثنى ابى نا محمد بن حمدان قال نا احمد بن الصلت نا بشر بن الوليد قال سمعت
ابا يوسف يقول ما رأيت احدا اعلم بتفسير الحديث ومواضع النكت التى فيه

آدمی ہے۔ فقہ کے متعلق حدیثیں اور اُن کے غور وخوض اور اُن کے فقہی نکات
کے علم میں بڑے ماہر تھے حضرت حماد سے خوب اچھی طرح علم حاصل کیا تھا خلفا
امرا اور وزرا اُن کی عزت کرتے تھے نفر میں جن سے گفتگو ہوتی اُسپر غالب آتے
مسعر کہا کرتے تھے جسنے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امام صاحب کو کرلیا میرا
گمان ہے کہ وہ بے خوف ہوگیا اور اپنے نفس کی پوری احتیاط کرلی مسعر کہتے ہیں کہ
فقہ کی عمدگی اور قیاس کی وسعت نظری اور اُسکی تشریح میں میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص امام صاحب سے زیادہ معرفت والا ہو اور نہ دین کی باتوں میں شک شبہ
ڈالنے سے اپنے نفس کو بچانے میں امام صاحب سے زیادہ کوئی ڈرنے والا میری
نگاہوں میں ہے۔ جعفر رازی کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے
زیادہ پرہیزگار اور زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔ فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ امام صاحب
ایک مشہور فقیہ مشہور پرہیزگار مالدار مہمان نواز رات دن مشاغل علم میں منہمک
دیر پا خاموشی والے کم گو مسائل حلال وحرام کو حقانیت اور دلیل کیساتھ

من الفقه من ابی حنیفة ۔ انا الصیمری انا عمر بن ابراهیم نا مکرم بن احمد نا
احمد بن محمد بن مغلس قال سمعت محمد بن سماعة یقول سمعت ابا یوسف
یقول ما خالفت ابا حنیفة فی شیء قط فتدبرته الا رأیت مذهبه الذی ذهب
الیه انجا فی الآخرة وکنت ربما ملت فی الحدیث وکان هو ابصر با لحدیث
الصحیح منی اخبرنی ابو منصور علی بن محمد بن الحسین الدقاق قال قرأنا
علی الحسین بن هرون الضبی عن احمد بن محمد بن سعید قال نا محمد بن عبد الله بن
نوفل حدثنی عبد الرحمن بن فضیل بن موفق اخبرنی ابراهیم بن مسلمة
الطیالسی قال سمعت ابا یوسف یقول انی لادعو لابی حنیفة قبل ابوی ولقد
سمعت ابا حنیفة یقول انی لادعو لحماد مع ابوی انا القاضی علی بن علی
البصری نا احمد بن عبد الله الدوری انا احمد بن القسم بن نصر اخو ابو اللیث
الفرائضی نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی محمد بن علی الحنفی عن ابی عباد شیخ لهم قال قال
الاعمش لابی یوسف کیف ترک صاحبک ابو حنیفة قول عبد الله عتق الامة
طلاقها قال ترکه لحدیثک الذی حدثته عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة ان بریرة

بیان کرنیوالے شاہی مال سے بھاگنے والے تھے ۔ جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا اور
اُسمیں حدیث یا صحابی یا تابعی کا فتویٰ ہوتا تو اُس کی تابعداری کرتے ورنہ قیاس کرتے
اور اچھا قیاس کرتے ۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ
شرحِ حدیث اور فقہ کا عالم نہیں دیکھا ۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے جس مسئلہ میں
امام صاحب کا خلاف کیا پھر جو غور سے دیکھا تو امام صاحب کا مسلک ہی نجات والا
پایا ۔ میں بعض مرتبہ حدیث میں اٹک جاتا ۔ اور امام صاحب کی نگاہ صحت حدیث میں
مجھ سے زیادہ تھی ۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں اپنے ماں باپ سے پہلے امام صاحب
کے لیے دعا کرتا ہوں اور امام صاحب سے میں نے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے اُستاد حمادؒ
کے لیئے ماں باپ کے ساتھ دعا مانگا کرتا ہوں ۔ ایک مرتبہ اعمشؒ نے ابو یوسف
سے کہا کہ آپ کے استاد ابو حنیفہؒ نے حضرت عبد اللہ کا قول کہ لونڈی کی آزادی
اسکی طلاق ہے کیوں چھوڑ دیا جواب دیا کہ اُس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے
جو آپ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ

حين اعتقت خيرت قال الاعمش ان اباحنيفة لفطن قال واعجبه ما اخذ به ابوحنيفة۔ آنا القاضی ابوجعفر محمد بن احمد بن محمد السمنانی انا اسمٰعيل بن الحسين بن علی البخاری الزاهد نا ابوبكر احمد بن سعد بن نصر نا علی بن موسٰی القمی حدثنی محمد بن سعد قال سمعت سليمان الجوزجانی يقول سمعت حماد بن زيد يقول اردت الحج فاتيت ايوب اودعه فقال بلغنی ان الرجل الصالح فقيه اهل الكوفة يعنی اباحنيفة يحج العام فان لقيته فاقرأ منی السلام آنا الصيمری قال قرأنا علی الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا عبدالله بن ابراهيم بن قتيبة نا ابن نمير حدثنی ابراهيم بن البصير عن اسماعيل بن حماد عن ابی بكر بن عياش قال مات عمر بن سعيد اخو سفيان فاتيناه نعزيه فاذا المجلس غاص باهله وفيهم عبدالله بن ادريس اذ اقبل ابوحنيفة فی جماعة معه فلما رآه سفيان تحرك من مجلسه ثم قام فاعتنقه واجلسه فی موضعه وقعد بين يديه قال ابوبكر فاغتظت عليه وقال ابن ادريس ذالك الاترى فجلسنا حتی تفرق الناس فقلت لعبدالله بن ادريس لا تقم حتی نعلم ما عنده فی هذا فقلت يا ابا عبدالله رأيتك

جب بریرہ رضہ آزاد ہوئیں تو اُنہیں (اپنا نکاح باقی رکھنے نہ رکھنے کا) اختیار دیا گیا امام اعمش نے فرمایا ابوحنیفہ بڑے سمجھدار شخص ہیں اور اُنہیں امام صاحب کا حدیث رسولؐ کو اپنی رائے قیاس اور اپنے بزرگ اُستادوں کے قول پر بھی مقدم کرنا بہت پسند آیا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے حج کا ارادہ کیا تو ایوب سے ملنے کے لیے گیا اُنہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ اہل کوفہ کے فقیہہ مردصالح ابوحنیفہ بھی اس سال حج کو جانے والے ہیں اگر اُن سے ملاقات ہو تو اُنہیں میری جانب سے ضرور سلام پہنچا دینا ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہو گیا ہم اُنکی تعزیت کے لیے گئے تو مجلس لوگوں سے پر تھی عبداللہ بن ادریس بھی شریک تھے تھوڑی دیر میں امام صاحب بھی مع چند لوگوں کے آئے امام سفیان اُنہیں دیکھکر کھڑے ہو گئے معانقہ کر کے اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور خود اُنکے سامنے بیٹھ گئے مجھے یہ بات بھاری پڑی اور ابن ادریس کو بھی جب لوگ چلے گئے تو میں نے عبداللہ بن ادریس سے کہا آپ ٹھہرے ہم اس بارے میں اُنسے دریافت کریں گے۔ پھر میں نے کہا اے ابو عبداللہ آج تو

اليوم فعلت شيئاً انكرته وانكره اصحابنا عليك قال وما هو قلت جاءك ابو حنيفة فقمت
اليه واجلسته في مجلسك وصنعت به صنعاً بليغاً وهذا عند اصحابنا منكر فقال وما
انكرت من ذاك هذا رجل من العلم بمكان فان لم اقم لعلمه قمت لسنه وان لم
اقم لسنه قمت لفقهه وان لم اقم لفقهه قمت لورعه فاحجمني فلم يكن عندي
جواب اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قالا انا عمر بن احمد قال سمعت محمد بن
احمد بن القاسم النيسابوري قدم علينا قال سمعت احمد بن مزاحم الفقيه يقول سمعت محمد بن الفضيل
الزاهد البلخي يقول سمعت ابا المطيع الحكم بن عبد الله يقول ما رأيت صاحب حديث افقه من
سفيان الثوري وكان ابو حنيفة افقه منه اخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم
المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة نا جدي
حدثني يعقوب بن احمد قال سمعت الحسن بن علي قال سمعت يزيد بن هارون وسأله
انسان فقال يا ابا خالد من افقه من رأيت قال ابو حنيفة قال الحسن ولقد قلت
لابي عاصم يعني النبيل ابو حنيفة افقه او سفيان قال عبد ابي حنيفة افقه
من سفيان ـ اخبرني الحسن بن علي انا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا

آپ نے ایک ایسا کام کیا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہ اچھا نہیں معلوم ہوا۔
انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ میں نے کہا آپ۔ ابو حنیفہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور
اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور بڑی وقعت کی ہمارے نزدیک آپ کا یہ فعل اچھا نہیں آپنے
فرمایا اسمیں کیا بُرائی ہے وہ ایک عالم آدمی ہیں، اُن کے علم کی وجہ سے اُنکی تکریم
نہ کرتا تو اُن کی بڑی عمر کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کرتا تو اُنکی فقاہت
کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کھڑا ہوتا تو اُنکی پرہیزگاری کی بنا پر اُنکی عزت
کرتا اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میں خاموش رہا۔ حکم بن عبد اللہ
کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے زیادہ کسی اہل حدیث کو فقیہہ نہیں پایا۔ اور
امام صاحب اُن سے بھی فقہ میں بڑھے ہوئے تھے۔ یزید بن ہارون سے کسی نے
سوال کیا کہ اے ابو خالد آپ نے سب سے بڑا فقیہہ کسے پایا کہا امام صاحب کو
حسن کہتے ہیں میں نے ابو عاصم نبیل سے کہا کہ ابو حنیفہ زیادہ فقیہہ ہیں یا سفیان
کہا ابو حنیفہ کا غلام بھی سفیان سے زیادہ فقیہہ ہے یزید بن ہارون سے

محمد بن علی بن عفان نا ضرار بن صرد قال سئل یزید بن ہارون ایما افقہ ابو حنیفۃ او سفیان قال سفیان احفظ للحدیث وابو حنیفۃ افقہ قال وسألت ابا عاصم النبیل فقلت ایما افقہ سفیان او ابو حنیفۃ قال غلام من غلمان ابی حنیفۃ افقہ من سفیان۔ آخبرنی الحسین بن علی الحنفی انا عبد اللہ بن محمد الحلوانی نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد یحیی الحمانی قال سمعت سجادۃ یقول دخلت انا وابو مسلم المستملی علی یزید بن ہارون وہو نازل ببغداد علی منصور بن المہدی فقصدنا الی غرفۃ ہو فیہا فقال لہ ابو مسلم ما تقول یا ابا خالد فی ابی حنیفۃ والنظر فی کتبہ قال انظروا فیہا ان کنتم تریدون ان تفقہوا فانی ما رأیت احدا من الفقہاء یکرہ النظر فی قولہ ولقد احتال الثوری فی کتاب الزہری حتی نسخہ انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثہم قال نا محمد بن علی بن عفان نا ابو کریب قال سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول واخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی نا ابو سعید محمد بن الفضل المذکر نا ابو عبد اللہ محمد بن سعید المروزی نا ابو حمزۃ یعلی بن حمزۃ قال سمعت ابا وہب محمد بن

بھی یہی سوال ہوا تو جواب دیا کہ امام سفیان حدیث کے حافظ ہیں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور امام ابو حنیفہ فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ابو عاصم نبیل سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ کے غلاموں میں کا ایک غلام بھی سفیان سے زیادہ فقیہ ہے۔ سجادہ کہتے ہیں میں اور ابو مسلم مستملی یزید بن ہارون کے پاس گئے وہ اُن دنوں منصور بن مہدی کے پاس بغداد آئے ہوئے تھے ہم اُن کے بالاخانہ پہ پہنچے تو ابو مسلم نے کہا اے ابو خالد آپ کا خیال امام صاحب اور اُنکی کتابوں کی نسبت کیا ہے؟ کہا اگر تم فقہ حاصل کرنی چاہتے ہو تو انہیں ضرور دیکھو میں نے فقہا میں سے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اُنکی باتوں کا دیکھنا مکروہ رکھتا ہو اور ثوری نے تو زہری کی کتاب میں اسے لکھ لیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں نے سب سے زیادہ عبادت گذار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ عالم شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ فقیہ شخص کو بھی دیکھا سب سے بڑے عابد تو عبد العزیز بن رواد تھے۔ اور سب سے بڑے پرہیزگار فضیل بن عیاض تھے

مزاحم يقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول رأيت اعبد الناس ورأيت اورع
الناس ورأيت افقه الناس فاما اعبد الناس فعبد العزيز بن ابی رواد واما اورع
الناس فالفضيل بن عياض واما اعلم الناس فسفيان الثوری واما افقه الناس
فابو حنيفة ثم قال ما رأيت فی الفقه مثله. أنا الصيمری انا عمر بن ابراهيم نا
مكرم بن احمد نا احمد بن محمد بن مغلس نا محمد بن مقاتل قال سمعت ابن المبارك يقول
ان كان الاثر قد عرف واحتيج الى الرأی فرأی مالك وسفيان وابی حنيفة
وابو حنيفة احسنهم وادقهم فطنة واغوصهم على الفقه وهو افقه الثلاثة
وقال احمد بن محمد نا نصر بن علی قال سمعت ابا عاصم النبيل سئل ايما افقه
سفيان او ابو حنيفة فقال انما يقاس الشئ الى شكله ابو حنيفة فقيه تام
الفقه وسفيان رجل متفقه أنا محمد بن الحسين بن فضل القطان انا عثمان
بن احمد الدقاق نا محمد بن ابراهيم ابو حمزة المروزی قال سمعت ابن اعين ابا الوزير
المروزی قال قال عبد الله يعنی ابن المبارك اذا اجتمع سفيان
وابو حنيفة فمن تقوم لهما على فتيا أنا الحسين بن محمد بن علی المعدل

اور سب سے بڑے عالم سفیان ثوری تھے اور سب سے بڑے فقیہ ابو حنیفہ
تھے فقہ میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابن مبارک کہتے ہیں اگر کسی حدیث سے قیاس کی
ضرورت پڑے تو اس کے اہل امام مالک، امام سفیان اور امام ابو حنیفہ ہیں انہیں بھی باریک
ہیں اور دور بینی ابو حنیفہ ہیں۔ ابو عاصم نبیل سے پوچھا گیا کہ سفیان ثوری اور ابو
حنیفہ میں بڑا فقیہ کون ہے؟ کہا ٹھیک قیاس کرنے والے اور پوری فقاہت والے
تو ابو حنیفہ ہیں اور سفیان تو ابھی فقہ سیکھ رہے ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں
جب سفیان اور ابو حنیفہ جمع ہو جائیں پھر فتوے کی جرأت کسے ہے؟ اور فرماتے ہیں
ان دونوں کا کسی مسئلہ میں یک رائے ہو جانا مسئلہ کو قوی کر دیتا ہے۔ اسی طرح
فرماتے ہیں کہ میں نے مسعر کو دیکھا وہ امام صاحب کے حلقے میں بیٹھے ہوتے سوال کرتے تھے اور فائدہ
اٹھاتے تھے میں نے کسی شخص کو فقہ کے مسائل میں امام صاحب سے اچھی تقریر کرتے
ہوئے نہیں سنا۔ اور فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی رائے سے کچھ کہنا لائق ہے تو
امام صاحب کو لائق ہے۔ ابن داؤد کہتے ہیں کہ حدیث و آثار اور زہد و پرہیزگاری کا

نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا الولید بن شجاع نا علی بن الحسن بن شقیق قال کان عبد الله بن المبارک یقول اذا اجتمع هذان علی شئ فذاک قوی یعنی الثوری و ابا حنیفة - انا التنوخی حدثنی ابی نا ابو بکر محمد بن حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت بن المغلس نا الحمانی نا ابن المبارک قال رأیت مسعرا فی حلقة ابی حنیفة جالسا بین یدیه یسأله و یستفید منه و ما رأیت احدا قط تکلم فی الفقه احسن من ابی حنیفة انا ابو نعیم الحافظ نا محمد بن ابراهیم بن علی نا ابو عروبة الحرانی قال سمعت ابن المبارک یقول ان کان احد ینبغی له ان یقول برأی فابو حنیفة ینبغی ان یقول برأیه اخبرنی عبد الباقی بن عبد الکریم انا عبد الرحمن بن عثمان الخلال نا محمد بن احمد بن یعقوب نا جدی قال حدثنی علی بن ابی الربیع قال سمعت بشر بن الحرث یقول سمعت عبد الله بن داؤد قال حدثنی ح و حدثنیه ابراهیم بن هاشم قال بشر حدثنیه عن ابن داود قال اذا اردت الآثار او قال الحدیث و احسبه قال و الورع فسفیان و اذا اردت تلک الدقائق فابو حنیفة انا الخلال نا الحریری

ارادہ ہو تو حضرت سفیان کو دیکھو اور ان دقائق کا شوق ہو تو حضرت ابو حنیفہ کو دیکھو۔ محمد بن بشیر کہتے ہیں کہ میں امام صاحب کے پاس اور امام سفیان کے پاس آیا جایا کرتا تھا جب امام ابو حنیفہ کے پاس پہنچتا اور وہ مجھسے پوچھتے کہاں سے آئے؟ اور میں کہتا سفیان کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو کہ اگر علقمہ اور اسود بھی موجود ہوتے تو اس شخص کے محتاج ہوتے اور جب امام سفیان کے پاس پہنچتا اور وہ مجھسے پوچھتے کہ کہاں سے آئے؟ اور میں جواب میں کہتا کہ ابو حنیفہ کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو جو سب سے بڑا فقیہ ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں تھے وہاں امام صاحب کا ذکر آگیا تو خالد طحان کہنے لگے کاش کے بعض علم میرے اور تیرے درمیان ہوتا۔ امام صاحب فرماتے ہیں اے بصرہ والو! تم ہم سے پرہیزگاری میں بڑھے ہوئے ہو اور ہم تم سے فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں امام صاحب مسائل میں خوب گہرے اترنے والے تھے۔ عبد اللہ بن داؤد

ان النخعی حدثهم قال عمر بن شهاب العبدی نا جندل بن والق حدثنی محمد بن بشر قال کنت اختلف الی ابی حنیفة والی سفیان فاتی ابا حنیفة فیقول لی من این جئت فاقول من عند سفیان فیقول لی لقد جئت من عند رجل لو ان علقمة والاسود حضرا لاحتاجا الی مثله فاتی سفیان فیقول من این فاقول من عند ابی حنیفة فیقول لقد جئت من عند افقه اهل الارض آنا محمد بن احمد رزق انا احمد بن شعیب البخاری نا علی بن موسی القمی قال سمعت محمد بن عمار یقول قال علی بن عاصم کنا فی مجلس فذکر ابو حنیفة فقال لی خالد الطحان لیت بعض علم بینی وبینک آنا علی بن القاسم البصری نا علی بن اسحاق الماورانی نا ابو قلابة نا بکر بن یحیی بن زبان عن ابیه قال قال لی ابو حنیفة یا اهل البصرة انتم اورع منا ونحن افقه منکم انا ابو نعیم الحافظ نا ابراهیم بن عبد الله الاصبهانی نا محمد بن اسحاق الثقفی نا الجوهری نا ابو نعیم قال کان ابو حنیفة صاحب غوص فی المسائل آنا الجوهری انا محمد بن عمران المرزبانی نا عبد الواحد بن محمد بن الخصیبی حدثنی ابو مسلم المکی ابراهیم بن عبد الله

حارثی کہتے ہیں کہ اہل اسلام پر واجب ہو کہ امام صاحب کے لیئے اپنی نمازوں میں دعا کرتے رہیں اسلیئے کہ انہوں نے سنت اور فقہ کو باقی رکھا۔ یزید مقری کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بڑھ کر فقیہ کسی انسان کو نہیں دیکھا ابو عبدالرحمن مقری جب ابو حنیفہؒ کی کوئی بات بیان کرتے تو کہا کرتے کہ شہنشاہ نے کہا۔ ش۔ اوبن حکیم کہتے ہیں میں کسی کو علم میں امام صاحب سے بڑھکر نہیں پاتا۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے کے یکتا عالم تھے۔ وکیعؒ فرماتے ہیں امام صاحب سے زیادہ فقہ جاننے والا اور آپ سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا میری نگاہ سے تو کوئی نہیں گذرا نضر بن شمیل کہتے ہیں لوگ فقہ سے غافل تھے یہاں تک کہ امام صاحب نے اسکی وضاحت کی یحیی بن سعید کہتے ہیں بہت سے بہتر اقوال کے قائل امام صاحب ہیں۔ قطان کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بھی فائدہ اٹھایا ہی۔ یحیی بن معین کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے

قال حدثنی محمد بن سعید ابو عبد الله الکاتب قال سمعت عبد الله بن داؤد
الجریثی یقول یجب علی اهل الاسلام ان یدعو لابی حنیفة فی صلوٰتهم قال
وذکر حفظه علیهم السنة والفقه آنا علی بن علی نا ابو علی احمد بن محمد
بن اسحاق المعدل النیسابوری نا ابو حامد احمد بن محمد بن بلال قال سمعت محمد بن
یزید یقول سمعت عبد الله بن یزید المقری یقول ما رأیت اسود رأس افقه من
ابی حنیفة آخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا
محمد بن مخزوم نا بشر بن موسی نا ابو عبد الرحمن المقری وکان اذا حدث تنا عن
ابی حنیفة قال نا شاهنشاه آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا
ابراهیم بن مخلد البلخی نا احمد بن محمد البلخی قال سمعت شداد بن حکیم یقول ما رأیت
اعلم من ابی حنیفة وقال النخعی نا اسماعیل بن محمد الفارسی قال سمعت
مکی بن ابراهیم ذکرا با حنیفة فقال کان اعلم اهل زمانه آنا التنوخی حدثنی
ابی نا محمد بن حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال سمعت ملیح بن وکیع
یقول سمعت ابی یقول ما لقیت احدا افقه من ابی حنیفة ولا احسن صلوٰة

اکثر اقوال اُن کے لیے بھی ہیں۔ یحییٰ بن سعید بھی کوفیوں کے فتوے کی قدر
کرتے تھے اور اُن کے اقوال میں سے کسی قول کو چن لیا کرتے تھے اور امام
صاحب کے ساتھیوں میں سے امام صاحب کی رائے لے لیا کرتے تھے۔ امام
شافعیؒ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کی عیال ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص ان سے زیادہ فقہ والا ہو آپ کا فرمان ہو کہ لوگ ان پانچ شخصوں کی
عیال ہیں فقہ کے فخر میں لوگ (امام) ابو حنیفہؒ کی عیال ہیں یہ اُن لوگوں میں سے
ہیں جنہیں فقہ کی توفیق دی گئی تھی۔ شعر گوئی کے فخر میں زہیر بن ابو سلمیٰ کی
سب لوگ عیال ہیں مغازی کے فخر میں محمد بن اسحاقؒ کے سب بال بچے ہیں۔ اور
نحو کے فن کے فخر میں سب لوگ کسائی کے تابع ہیں اور تفسیر قرآن میں مقاتل
بن سلیمان کے۔ آپ ہی کا قول ہے جو شخص مشہور ہونا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ
اور اُن کے ساتھیوں کا دامن نہ چھوڑے سب لوگ فقہ میں ان کے تابع
ہیں۔ قاضی حسن بن عثمان کہتے ہیں میں نے عراق اور حجاز میں تین علم پائے

منه وقال ابن الصلت سمعت الحسين بن حريث يقول سمعت النضر بن شميل يقول
كان الناس نيا عن الفقه حتى ايقظهم ابو حنيفة بما فتقه وبينه ولخصه آنا
الجوهري انا عبد العزيز بن جعفر الخرقي نا هشيم بن خلف الدوري نا احمد بن منصور
بن سيار قال سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى بن سعيد يقول كم من شيء حسن
قد قاله ابو حنيفة آنا علي بن القاسم الشاهد نا علي بن اسحاق المادرائي قال
سمعت ابا جعفر بن اشرس يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت القطان يقول
لا نكذب الله ربما اخذ با لشيء من رأى ابي حنيفة آنا القيضو نا عبد الرحمن
بن عمر بن نصر بن محمد الدمشقي بها حدثني ابي نا احمد بن علي بن سعيد القاضي
قال سمعت يحيى بن معين يقول لا نكذب الله ما سمعنا احسن من رأى ابي حنيفة
وقد اخذنا باكثر قوله قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى
الى قول الكوفيين ويختار قوله من اقوالهم ويتبع رأيه من بين اصحابه آنا
ابو نعيم الحافظ نا محمد بن ابراهيم بن علي قال سمعت حمزة بن علي البصري يقول
سمعت الربيع يقول سمعت الشافعي يقول الناس عيال على ابي حنيفة في الفقه

ابو حنیفہؒ کا علم۔ کلبی کی تفسیر محمد بن اسحاقؒ کے مغازی۔ یحیٰی ابن معینؒ کہتے
ہیں میں نے لوگوں کو اسی بات پر پایا اور میرے نزدیک بھی یہی بات ہو قرأت
میں تو حمزہؒ۔ اور فقہ میں ابو حنیفہؒ۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میرا خیال تھا کہ
حمزہ کی قرأت کا فن اور ابو حنیفہؒ کی فقہ کا فن کوفے کی حدود سے باہر نہ جائے گا
لیکن وہ تو ادھر اُدھر پھیل گئے۔ یزید بن زریع کہتے ہیں امام صاحب کے فتاویٰ کو
تو سفید رنگ خچر لے اُڑے۔ جعفر بن ربیع کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس
پانچ سال رہا عموماً خاموش رہتے تھے جب کوئی فقہ کا مسئلہ آجائے۔ تو دریا کی
روانی کی طرح اُسے حل کر دیتے۔ میں نے اُنہیں آہستہ کہتے بھی سنا اور آواز بلند
بھی ابراہیمؒ بن عکرمہ مخزومی کہتے ہیں نہ تو میں نے زہد میں کسی کو ابو حنیفہؒ سے زیادہ پایا۔
نہ فقہ میں۔ علی بن عاصم کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا وہ نائی کے پاس بیٹھے
تھے نائی سے کہنے لگے سفید بال چھانٹ لو اُس نے کہا حضرت ایسا نہ کیجئے اُس سے
سفید بال اور بڑھ جائیں گے تو آپ نے فرمایا اچھا اگر یہ صحیح ہے تو کالے بال

أنا علی بن القاسم نا علی بن اسحاق المادرائی نا زکریا نا ابن عبد الرحمن حدثنی عبد الله بن احمد قال قال هرون بن سعید سمعت الشافعی یقول ما رأیت احدا افقه من ابی حنیفة قلت اراد بقوله ما رأیت ما علمت۔ نا ابو طاهر محمد بن علی بن محمد بن یوسف الواعظ نا عبید الله بن عثمان بن یحیی الدقاق نا ابراهیم بن محمد بن احمد ابو اسحاق البخاری نا عباس بن عزیز ابو الفضل القطان نا حرملة بن یحیی قال سمعت محمد بن ادریس الشافعی یقول الناس عیال علی هؤلاء الخمسة من اراد ان یتبحر فی الفقه فهو عیال علی ابی حنیفة قال سمعته یعنی الشافعی یقول کان ابو حنیفة ممن وفق له الفقه ومن اراد ان یتبحر فی الشعر فهو عیال علی زهیر بن ابی سلمی ومن اراد ان یتبحر فی المغازی فهو عیال علی محمد بن اسحاق ومن اراد ان یتبحر فی النحو فهو عیال علی الکسائی ومن اراد ان یتبحر فی تفسیر القرآن فهو عیال علی مقاتل بن سلیمان۔ آنا التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن حمدان نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ابا عبید یقول سمعت الشافعی یقول من اراد ان یعرف فلیلزم ابا حنیفة واصحابه فان الناس کلهم عیال

نکال تاکہ سفید بالوں کے قیاس پر کالے بڑھ جائیں۔ جب شریک کے پاس جاکر مینے اس واقعہ کو بیان کیا تو وہ ہنسے اور کہا اگر کسی جگہ بھی یہ شخص قیاس کو چھوڑنے والے ہوتے تو نائی کے ساتھ تو چھوڑ دیتے۔ ابو مطیع کہتے ہیں ایک شخص امام صاحب کے نام آپکی غیر موجودگی میں وصیت کرکے انتقال کر گیا جب امام صاحب آئے تو آپ نے ابن شبرمہ کے پاس اسکا ثبوت پیش کیا کہ میں فلاں مرنے والے کا وصی ہوں اور یہ میرے گواہ ہیں ابن شبرمہ قاضی نے کہا کہ آپ کے گواہ سچے ہیں اس بات پر آپ قسم کھائیے۔ آپ نے فرمایا میں تو یہاں تھا ہی نہیں قسم کیسے کھا لوں؟ کہا پھر آپکو اپنے حق سے دست بردار ہونا پڑیگا کہا یہ کیسے؟ آپ جواب دیجئے کہ ایک نابینا کو کسی نے زخمی کیا دو گواہ اس بات پر گذرے کہ فلاں نے زخمی کیا ہے تو کیا آپ اُس نابینا کو اس بات پر قسم کھلائیں گے کہ اُسکے گواہ سچے ہیں ایک مرتبہ قتادہ کوفے میں آئے اور ابو بردہ کے گھر ٹھیرے بڑی مخلوق جمع ہوگئی قتادہ نے کہا قسم خدا کی آج مجھسے جو حلال حرام کا مسئلہ پوچھا جائیگا میں ضرور اُس کا جواب

عليه فى الفقه آخبرنى ابو الوليد الحسن بن محمد الدربندى انا محمد بن احمد
بن محمد بن سليمان الحافظ ببخارى قال سمعت على بن الحسن بن عبد الرحيم الكندى
يقول سمعت ابا محمد عبد الله بن محمد بن عمر الاديب يقول سمعت يعقوب بن
ابراهيم بن ابى جيران يقول سمعت الحسن بن عثمان القاضى يقول وجدت اعلم
بالعراق والحجاز ثلاثة علم ابى حنيفة وتفسير الكلبى ومغازى محمد بن اسحاق
آنا الصيمرى انا عمر بن ابراهيم نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية قال سمعت
يحيى بن معين يقول القرأة عندى قراءة حمزة والفقه عندى فقه
ابى حنيفة على هذا ادركت الناس آخبرنى ابراهيم بن مخلد المعدل نا القاضى
ابوبكر احمد بن كامل املاء نا محمد بن اسماعيل السلمى نا عبد الله بن الزبير الحميدى
قال سمعت سفيان بن عيينة يقول شيئآن ما ظننت انهما يجاوزان
قنطرة الكوفة وقد بلغ الآفاق قرأة حمزة ورأى ابى حنيفة آخبرنى عبد
الباقى بن عبد الكريم قال انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى
قال سمعت على بن المدينى يقول كان يزيد بن زريع يقول وذكر ابا حنيفة هيهات

دوں گا امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا ابو الخطاب فرمائیے ایک شخص کئی سال تک
غائب رہا اُس کی بیوی نے اُسے، فوت شدہ جان کر اپنا نکاح اور جگہ کر لیا پھر
پہلا خاوند بھی آگیا اب اُس کے مہر کی بابت کیا فتویٰ ہے؟ اور اپنے ساتھیوں سے کہا
ہوشیار رہو اگر یہ کوئی حدیث بیان کریں گے تو جھوٹ بیان کریں گے اور اگر رائے
قیاس کریں گے تو بھی غلطی کریں گے۔ قتادہ نے خفا ہو کر کہا کیا یہ واقعہ ہوا بھی ہے؟
کہا نہیں کہا پھر کیوں پوچھتے ہو؟ کہا اس لیے کہ بلا کے آنے سے پہلے ہم مستعد ہو جائیں
اور جب وہ آئے تو اس کا بستن کشا دہیں معلوم رہے۔ قتادہ نے تنگ ہو کر کہا،
اللہ کی قسم میں تم سے حلال حرام کے مسائل بیان نہ کروں گا مجھ سے تفسیر کے بارہ میں
پوچھو امام صاحب نے پھر کھڑے ہو کر کہا اے ابو الخطاب قرآن پاک کی اس آیت کے
بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں قَالَ الَّذِىْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ یہ کس نے کہا تھا کہ میں آنکھ جھپکنے میں اے
نبی اللہ سلیمان علیہ السلام آپ کے پاس بلقیس کا عرش اُٹھا لاؤں گا۔ جواب

طاہرت بغتیاہ البغال الشهب آنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم نا ابراهیم بن
مخلد نا محمد بن سهل قال حدثنی محمد بن هانی قال سمعت حجفر بن ربیع یقول اقمت
علی ابی حنیفة خمس سنین فما رأیت اطول صمتا منه فاذا سئل عن شئ من الفقه
انفتح وسال کالوادی وسمعت له دویا وجهارة بالکلام اخبرنی الصیمری قال
قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابن سعید قال نا احمد بن بهلول قال هذا کتاب
جدی اسماعیل بن حماد فقرأت فیه حدثنی سعید بن سویدا القرشی قال
سمعت ابراهیم بن عکرمة المخزومی یقول ما رأیت احدا اورع ولا افقه من
ابی حنیفة انا القاضی ابو الطیب طاهر بن عبد الله الطبری نا المعافی بن
زکریا نا محمد بن جعفر المطیری حدثنی محمد بن منصور القاضی نا عثمان بن ابی
شیبة نا علی بن عاصم قال دخلت علی ابی حنیفة وعنده حجام فاخذ من شعره
فقال للحجام تتبع مواضع البیاض قال الحجام لا ترد قال ولم قال لانه یکثر قال
تتبع مواضع السواد لعله یکثر بلغنی ان شریکا حکیت له هذه الحکایة عن ابی
حنیفة فضحك وقال لو ترك قیاسه ترکه مع الحجام اخبرنی الحسن بن ابی طالب و

دیا کہ یہ آصف بن برخیا بن شمعیا تھے جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے
منشی تھے اور اسم اعظم جانتے تھے امام صاحب نے فرمایا کیا اسم اعظم حضرت سلیمانؑ
کو بھی معلوم تھا؟ کہا نہیں کہا تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک امتی اپنے علم میں اپنے نبی سے
زیادہ ہو؟ قتادہؒ نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں تفسیر بھی نہیں سناؤں گا مجھ سے اختلاف
والے مسائل پوچھو پھر امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا اے ابو الخطاب کیا
آپ مؤمن ہیں کہا مجھے امید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ کہا اس قول کی کیا دلیل کہا ابراہیم علیہ
السلام فرماتے ہیں وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ یعنی مجھے خدا سے
امید ہے کہ وہ قیامت والے دن میری خطائیں معاف فرمائے۔ کہا تم نے میرے
سوال کے جواب میں وہ بات کیوں نہ کہی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سوال
کے جواب میں کہی تھی جو قرآن میں ہے سوال ہوتا ہے اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تم ایمان
نہیں لائے قَالَ بَلٰی! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ہاں آپ نے بھی
صاف لفظوں میں ہاں کیوں نہ کہا؟ اس پر حضرت قتادہؒ غضبناک ہو کر کھڑے

محمد بن عبد الملك القرشي قال الحسن نا و قال محمد نا احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا علي بن احمد القاري الفقيه نا محمد بن فضل الزاهد قال سمعت ابا مطيع يقول ان رجلا اوصى الى ابي حنيفة وهو غائب قال فقدم ابو حنيفة فارتفع الى ابن شبرمة وادعى الوصية واقام البينة ان فلانا مات واوصى اليه فقال له ابن شبرمة يا ابا حنيفة احلف ان شهودك شهدوا بالحق قال ليس علي يمين كنت غائبا قال ضلت مقاييسك يا ابا حنيفة قال ضلت مقاييسك ما تقول في اعمى شج فشهد له شاهدان ان فلانا شجه على الاعمى يمين ان شهوده شهدوا بالحق وهو لا يرى اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد الواعظ نا ابراهيم بن سليمان المروزي قدم علينا قال قرئ على عبد الله بن علي القزاز عن احمد بن اسحاق عن النضر بن محمد قال دخل قتادة الكوفة ونزل في دار ابي بردة فخرج يوما وقد اجتمع اليه خلق كثير فقال قتادة والله الذي لا اله الا هو ما يسألني احد اليوم عن الحلال والحرام الا اجبته فقام اليه ابو حنيفة فقال يا ابا الخطاب ما تقول في رجل غاب عن اهله اعواما فظنت امرأته ان زوجها مات فتزوجت ثم رجع زوجها الاول ما تقول في صداقها وقال

ہو گئے اُدھر میں چلے گئے اور قسم کھا بیٹھے کہ ان لوگوں سے میں بات نہیں کرنے کا۔ ابو یوسف ایک مرتبہ سخت بیمار پڑ گئے امام صاحب اُنکی عیادت کو کئی بار آئے آخری مرتبہ جب بہت زیادہ بیمار دیکھا اور نااُمیدی سی ہوگئی تو اِنّا للہ الخ پڑھ کر کہا میری تو یہ آرزو تھی کہ تم میرے بعد مسلمانوں کی خدمت کرو گے لیکن اگر تم چل بسے تو تمہارے ساتھ علم کا ایک بہت بڑا حصہ چلدیگا۔ اسکے بعد وہ تندرست ہو گئے بیماری جاتی رہی اور یہ خبر بھی ملی کہ امام صاحب نے انکی نسبت یہ الفاظ فرمائے ہیں اور لوگ بھی اُنکی طرف زیادہ متوجہ ہو گئے تو ان کے نفس میں غرور آگیا اور اپنے لیئے ایک مجلس الگ قائم کرلی اور امام صاحب کے پاس آنا جانا چھوڑ دیا۔ جب امام صاحب کو یہ کل واقعہ معلوم ہوا تو آپنے ایک شخص کو بلایا اور کہا یعقوب کی مجلس میں تو جاؤ اور اُنسے ایک مسئلہ پوچھو کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے دھوبی کو دھونے دیئے چند روز کے بعد جب لینے گیا تو دھوبی صاف انکار کر گیا کہ تم نے مجھے کپڑے دیئے ہی نہیں پھر دوبارہ کپڑے دالاگیا اب دھوبی نے اُسے کپڑے بھلے دھلائے دیدیئے

لاصحابه الذين اجتمعوا اليه لئن حدثكم بحديث ليكذبن ولئن قال برأى نفسه ليخطئن فقال قتادة ويحك اوقعت هذه المسألة قال لا قال فلم تسألني عما لم يقع قال ابوحنيفة انا نستعد للبلاء قبل نزوله فاذا ما وقع عرفنا الدخول فيه والخروج منه قال قتادة والله لا احدثكم بشيء من الحرام والحلال سلوني عن معاني التفسير فقام اليه ابوحنيفة فقال له يا ابا الخطاب ما تقول في قول الله تعالى قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا آتِيْكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ قال نعم هذا آصف بن برخيا بن شمعيا كاتب سليمان بن داود عليه السلام وكان يعرف اسم الله الاعظم فقال ابوحنيفة وهل كان يعرف الاسم سليمان قال لا قال فيجوز ان يكون في زمان نبي من هو اعلم من النبي قال فقال قتادة والله لا احدثكم في شيء من التفسير سلوني عما اختلف فيه العلماء قال فقام اليه ابوحنيفة فقال يا ابا الخطاب امؤمن انت قال ارجو قال ولم قال لقول ابراهيم عليه السلام وَالَّذِي اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِي خَطِيْئَتِي يَوْمَ الدِّيْنِ فقال ابوحنيفة هلا قلت كما قال ابراهيم عليه السلام قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى فهلا قلت بلى

فرمائیے دھوبی دھلائی کا مستحق ہے یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں تو کہنا غلط ہے اور اگر انکار کریں تو کہنا غلط ہے۔ وہ شخص گیا اور یہی سوال کیا ابو یوسف نے کہا اُسے اُجرت دینی پڑیگی اُس نے کہا غلط ہے ذرا سوچکر پھر کہا وہ اُجرت کا مستحق نہیں اُس نے کہا یہ بھی آپ نے غلط فتویٰ دیا۔ ابو یوسف اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور امام صاحب کے پاس آئے امام صاحب نے اُنہیں دیکھتے ہی کہا دھوبی والے مسئلہ کے لئے آئے ہوگے کہا جی ہاں کہا سبحان اللہ جو شخص لوگوں کا مفتی بننا چاہے اپنی مجلس الگ جمائے دین خدا میں کہنے سننے لگے اور معلومات کا یہ حال ہو کہ ایک معمولی سا اُجرت کا مسئلہ بھی نہ بتا سکے کہا اچھا حضرت اب آپ ہی فرمائیے کہا اگر غصب اور انکار کے بعد دھوئے ہیں تو اُجرت نہیں ملیگی اس لیئے کہ اُس نے اپنے لیئے دھوئے۔ اور اگر پہلے دھوئے ہیں تو اُجرت مل جائیگی اس لیئے کہ اُس نے کپڑے والے کے لیئے دھوئے پھر کہا جو شخص اپنے تئیں تعلیم سے بے نیاز جانتا ہو وہ اپنے نفس پر نوحہ کرے۔ عبداللہ بن مبارک اپنے اشعار میں

فقام قتادة مغضبا ودخل الدار وحلف ان لا يحدثهم انا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرئ نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد يعني الحماني نا الفضل بن غانم قال كان ابو يوسف مريضا شديد المرض فعاده ابو حنيفة مرارا فصار اليه آخر مرة فراه مقبلا ثقيلا فاسترجع ثم قال لقد كنت اؤملك بعدى للمسلمين ولئن اصيب الناس بك ليموتن معك علم كثير ثم رزق العافية وخرج من العلة فاخبر ابو يوسف بقول ابي حنيفة فيه فارتفعت نفسه وانصرفت وجوه الناس اليه فعقد لنفسه مجلسا في الفقه وقصر عن لزوم مجلس ابي حنيفة فسأل عنه فاخبر انه قد عقد لنفسه مجلسا وانه قد بلغه كلامك فيه فدعا رجلا كان له عنده قدر فقال مر الى مجلس يعقوب فقل له ما تقول في رجل دفع الى قصار ثوبا ليقصره بدرهم فصار اليه بعد ايام في طلب الثوب فقال له القصار مالك عندي شئ وانكره ثم ان رب الثوب رجع اليه فدفع اليه الثوب مقصورا اله اجرة فان قال له اجرة فقل اخطأت وان قال لا اجرة له فقل اخطأت فصار اليه فسأله فقال ابو يوسف له الاجرة فقال اخطأت فنظر ساعة ثم قال

امام صاحب کی مدح بیان کرتے ہیں کہتے ہیں۔ امام صاحب ہر دن بزرگی میں بڑھتے جاتے ہیں گو لوگ جھوٹ بھی کہیں لیکن امام صاحب حق کہتے ہیں اور حق کو سمجھتے ہیں بڑی سمجھداری سے قیاس کرتے ہیں اس بارے میں کوئی اُن کا نظیر نہیں حماد کے انتقال کا صدمہ ہمیں بہت بڑا تھا لیکن امام صاحب کی وجہ سے ہمیں کفایت ہوگئی۔ آپ نے دشمنوں کے اعتراضوں کو دفع بھی کیا اور بڑا علم ظاہر کیا آپ کے پاس جب کوئی آئے اور کچھ پوچھے تو آپکو وہ بحر مواج کی طرح پائیگا اہل علم کی مشکل وقتوں کے حل پر بھی آپکی نگاہ پڑجاتی ہو۔ غسان بن محمد اپنے اشعار میں کہتے ہیں قیاس کے وضع کرنیوالے ہی امام صاحب ہیں۔ وہ بہت واضح حجت اور قیاس بیان کرتے ہیں۔ دین کی بنا تو آثار پر ہے اور آپ کی باریک بینیاں اس بنا پر ہیں۔ چونکہ لوگوں پر واضح ہوگیا ہو اس لیے قیاسی اقوال میں لوگ انہی کی تابعداری کرتے ہیں۔ حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں کہ ام عمران نامی ایک مجنون عورت یہاں تھی ایکمرتبہ اس کے پاس سے ایک شخص گذرا اور

لا اجرة له فقال اخطأت فقام ابو يوسف من ساعته فاتى ابا حنيفة فقال له ما جاء بك الا مسئلة القصار قال اجل قال سبحان الله من قصد يفتى الناس و عقد مجلساً يتكلم فى دين الله وهذا قدره لا يحسن ان يجيب فى مسئلة من الاجارات فقال يا ابا حنيفة علمنى فقال ان كان قصره بعد ما غصبه فلا اجرة له لانه قصره لنفسه وان كان قصره قبل ان يغصبه فله الاجرة لانه قصره لصاحبه ثم قال من ظن انه يستغنى عن التعليم فليبك على نفسه اخبرنى ابو القاسم الزهرى نا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى قال املى على بعض اصحابنا ابياتا لابى عبد الله بن المبارك يمدح بها ابا حنيفة ـ رأيت ابا حنيفة كل يوم ۔ يزيد نبالة و يزيد علما ۔ وينطق بالصواب و يصطفيه ۔ اذا ما قال اهل الجور جورا ۔ يقاس من يقاس به ۔ فمن ذا يجعلون له نظيرا ۔ كفانا فقد حماد وكانت ۔ مصيبتنا به امرا كبيرا ۔ فرد شماتة الاعداء عنا ۔ وابدى بعده علما كثيرا ۔ رأيت ابا حنيفة حين يؤتى ۔ ويطلب علمه بحرا غزيرا ۔ اذا ما المشكلات تدافعتها ۔ رجال العلم كان بها بصيرا ۔ انا الحسين بن على الحضيض

اور اُس نے اُس سے کچھہ باتیں کیں تو اُس نے کہا اے زانی ماں باپ کے لڑکے۔ ابن ابی لیلیٰ وہاں موجود تھے انہوں نے سن لیا اور کہا اس عورت کو مسجد میں لاؤ اور اُسے تہمت کی دوہری حد لگائی ایک تہمت اس شخص کے والد پر اور ایک والدہ پر جب امام صاحب کو یہ خبر پہنچی تو کہا یہاں چھہ غلطیاں ابن ابی لیلیٰ نے کیں (۱) مسجد میں حد لگائی حالانکہ مسجد میں حد نہیں ماری جاتی (۲) اُس عورت کو کھڑی رکھ کر لگائی حالانکہ عورتوں کو بٹھا کر حد لگانی چاہیے۔ (۳) دو تہمتوں پر دو حدیں ماریں حالانکہ ایک جماعت پر بھی اگر تہمت لگائے تو بھی ایک ہی حد مارنی چاہیے۔ (۴) دو حدیں ایک کے بعد ایک لگائیں حالانکہ جب ایک ہلکی ہوجائے تب دوسری مارنی چاہیے (۵) مجنونہ کو حد لگائی حالانکہ دیوانوں پر حد نہیں (۶) اُس شخص کے ماں باپ کو تہمت لگانے کیوجہ سے حد لگائی حالانکہ نہ تو وہ یہاں موجود ہیں نہ اُن کا اسپر دعویٰ ہے۔ جب ابن ابی لیلیٰ کو یہ خبر پہنچی تو امیر کے پاس جاکر شکایت کی اور وہاں سے حکم آیا کہ آپ فتوے نہ دیا کریں چنانچہ کئی دن اسیطرح گذر گئے پھر ولی عہد کیطرف سے ایک

قال انشدنا ابو القاسم عبد الله بن محمد الشاهد انشدنا مكرم بن احمد لابي القاسم غسان بن محمد بن عبد الله بن سالم التيمي سه وضع القياس ابو حنيفة كله؛ فاتى باوضح حجة وقياس دبن على الآثار اس بنائه فاتت غوامضه على الاساس والناس يبتغون فيها قوله؛ لما استبان ضياؤه للناس اخبرني على بن ابي على البصري نا القاضي ابو نصر بن محمد بن محمد بن سهل النيسابوري نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم حدثني احمد بن يحيي ابو يحيي السمرقندي نا نضر بن يحيي البلخي نا الحسن بن زياد اللؤلؤي قال كانت ها هنا امرأة يقال لها ام عمران مجنونة وكانت جالسة في الكناسة فمر بها رجل فكلمها بشيء فقالت له يا ابن الزانيين وابن ابي ليلي حاضر يسمع ذالك فقال للرجل ادخلها على المسجد و اقام عليها حدين حد لابيه و حد لامه فبلغ ذالك ابا حنيفة فقال اخطأ فيها في ستة مواضع اقام الحد في المسجد لا تقام الحدود في المساجد ضربها قائمة والنساء يضربن قعودا وضربها لابيه حد ولامه حدا ولو ان رجلا قذف جماعة كان عليه

قاصد کچھ سوالات پوچھنے آیا آپ نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا مجھے ممانعت ہے قاصد نے جاکر امیر سے کہا امیر نے اجازت دیدی پھر فتویٰ دینے لگے۔ ایک شخص نے شام میں حکم بن ہشام سے کہا امام صاحب کی نسبت مجھے خبر دیجئے کہا ہاں تیرا گذر جاننے والے پر ہوا۔ ابو حنیفہؒ قبالہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو نہیں نکالتے تھے جب تک کہ وہ خود اُس دروازے سے نہ نکل جائے جس سے آیا تھا۔ وہ بڑے امانتدار تھے سلطان نے اُنہیں اختیار دیا کہ یا تو وہ خزانوں کی کنجیاں لے لیں یا مار کھانے کے لیئے تیار ہو جائیں تو اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے عذابوں پر دنیا کی سزا کو پسند کیا سائل نے کہا امام صاحب کے ایسے اوصاف تو کسی نے بیان نہیں کئے کہا وہ یقیناً ایسے ہیں۔ مسجد خَیف میں امام صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا آپ نے جواب دیا اُس نے کہا حسن تو اس طرح کہتے ہیں آپ نے کہا وہ خطا پر ہیں ایک شخص اپنا منہ چھپائے ہوئے آیا اور کہا اے زناکار عورت کے بچے! تو کہتا ہے کہ حسنؒ نے خطا کی یہ کہتے ہی چلتا بنا لیکن امام صاحب کے تیور پر بل تک نہ آیا۔ اور کہا خدا کی قسم حسن نے خطا کی

حد و احد و جمع بین حد بن لا یجمع بین حد بن حتی یخف احدھما والمجنونة لیس علیھا حد وحد لا بویدھا عما ان لم یحضر انیدعیان فبلغ ذالک ابن ابی لیلی فدخل علی الامیر فشکا الیہ وحجر علی ابی حنیفة وقال لا یفتی فلم یفت ایاما حتی قدم رسول من ولی العھد فامرت یعرض علی ابی حنیفة مسائل حتی یفتی فیھا فابی ابو حنیفة وقال انا محجور علی فذھب الرسول الی الامیر فقال الامیر قد اذنت له فقعد فافتی انا التنوخی نا احمد بن عبد اللہ الوراق الدوری انا احمد بن القاسم بن نصر اخا ابی اللیث الفرائضی نا سلیمان بن ابی شیخ نا عبد اللہ بن صالح بن مسلم العجلی قال قال رجل بالشام للحکیم بن ھشام الثقفی اخبرنی عن ابی حنیفة قال علی الخبیر سقطت کان ابو حنیفة لا یخرج احد من قبلة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یخرج من الباب الذی منه دخل وکان من اعظم الناس امانة اراده سلطاننا علی ان یتولی مفاتیح خزانته او یضرب ظھره فاختار عذابھم

اور ابن مسعودؓ نے سچ کہا امام صاحب اس آیت کو پڑھتے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ یعنی میرے اُن بندوں کو خوشخبری سناؤ جو بات کو سُن کر اچھائی کی پیروی کرتے ہیں پھر اکثر فرمایا کرتے خدایا ایسے بھی لوگ ہون گے جنکے دل اس اُصول کو پسند نہ کرتے ہوں ہمارے دل تو اس کی بابت بہت کشادہ ہیں حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں میں نے سنا امام ابو حنیفہؒ فرمایا کرتے تھے ہماری یہ باتیں رائے قیاس ہیں۔ اور ہم اپنی کوششوں کے بعد جس اچھائی پر پہنچے وہ یہ ہے جو شخص ہماری ان باتوں سے اچھی چیز (یعنی قرآن وحدیث) لائے وہی ٹھیک اور درست ہونے میں اولیٰ ہے۔ ایک شخص نے امام صاحب سے کہا روزہ رکھنے والے پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے کہا جب صبح صادق طلوع ہو جائے اسنے کہا اگر آدھی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو؟ کہا لنگڑے اُٹھ کھڑا ہو۔

امام صاحب کی عبادت اور پرہیزگاری کا بیان

علی عذاب اللہ فقال لہ ما رأیت احدا اوصف اباحنیفۃ بمثل ما وصفتہ بہ
قال ھو کما قلت لک آخبرنی عبداللہ بن یحییٰ السکری انا اسماعیل بن محمد
الصفار نا احمد بن منصور الرمادی نا عبدالرزاق قال شھدت اباحنیفۃ فی
مسجد الخیف فسألہ رجل عن شیٔ فاجابہ فقال رجل ان الحسن یقول کذا وکذا
قال ابوحنیفۃ اخطأ الحسن قال فجاء رجل مغطی الوجہ قد عصب علی وجھہ فقال
انت تقول اخطأ الحسن یا ابن الزانیۃ ثم مضی فما تغیر وجھہ ولا تلون ثم قال
واللہ اخطأ الحسن واصاب ابن مسعود آنا الحسن بن ابی بکر انا محمد بن احمد بن
الحسن الصواف نا محمود بن محمد المروزی نا حامد بن آدم قال سمعت سھل بن مزاحم
یقول سمعت اباحنیفۃ یقول فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَہٗ قال کان ابوحنیفۃ یکثر من قول اللھم من ضاق صدرہ فان قلوبنا
اتسعت لہ آنا الجوھری انا محمد بن عمران المرزبانی نا عبدالواحد بن محمد الحصیبی
حدثنی ابوحازم القاضی قال حدثنی سعید بن ایوب الصرتغینی قال سمعت
الحسن بن زیاد اللؤلؤی یقول سمعت اباحنیفۃ یقول قولنا ھذا رأی

یحییٰ قطانؒ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم امام صاحب کے ساتھ بیٹھے اُٹھے ہم نے آپ کی
باتیں بھی سنیں واللہ میری نگاہیں تو جب اُن کے چہرے پر پڑتیں دل یقین کر لیتا
کہ یہ شخص اللہ عز وجل سے ڈرتا ہے حسن بن محمد لیثی کہتے ہیں میں نے کوفہ میں آکر پوچھا کہ
سب سے زیادہ عبادت گذار یہاں کون ہے! تو امام صاحب کی طرف اشارے ہوئے
پھر بڑھاپے میں کوفے میں آیا اور پوچھا یہاں سب سے بڑا فقیہ کون ہے تو بھی آپ ہی کی
طرف نگاہیں اُٹھیں۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابوحنیفہؒ پر رحم کرے
بڑے نمازی تھے۔ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں امام صاحب سے زیادہ نماز پڑھنے
والا کوئی شخص مکہ شریف میں نہیں آیا۔ ابو مطیع کہتے ہیں میں مکہ شریف میں
تھا رات کو جس وقت بھی حرم میں آیا ابوحنیفہؒ اور سفیانؒ کو طواف میں پایا۔ یحییٰ بن
ایوب زاہد کہتے ہیں امام صاحب رات کو سوتے نہ تھے۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے
ہیں ابوحنیفہؒ بڑے بامروت شخص تھے۔ اول زمانے میں اُنکی نماز بہت تھی۔ بہر سے باپ
غلام خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے اور راتوں کو گھر میں تہجد پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آجایا

وهو احسن من قدرنا عليه فمن جاء نا باحسن من قولنا فهو اولى بالصواب وانا الجوهري انا محمد بن عبد الله الابهري نا ابو عروبة الحراني نا سليمان بن سيف قال سمعت ابا عاصم يقول قال رجل لابي حنيفة متى يحرم الطعام على الصائم قال اذا طلع الفجر قال فقال له السائل فان طلع نصف الليل قال فقال له ابو حنيفة قم يا اعرج

ما ذكر من عبادة ابي حنيفة وورعه

انا محمد بن احمد بن رزق نا ابن علي بن عمر بن حبيش الرازي قال سمعت محمد بن احمد بن عصام يقول سمعت محمد بن سعد العوفي يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى القطان يقول جالسنا والله ابا حنيفة وسمعنا منه وكنت والله اذا نظرت اليه عرفت في وجهه انه يتقي الله عز وجل انا الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابي العباس بن سعيد قال نا ابراهيم بن الوليد نا محمد بن اسحاق البلخي قال سمعت الحسن بن محمد الليثي يقول قدمت الكوفة فسألت عن اعبد اهلها فدفعت الى ابي حنيفة ثم قدمتها وانا شيخ فسألت عن افقه اهلها فدفعت الى ابي حنيفة انا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت ابا نصر

کرتے تھے اور اُن کے ساتھ نماز میں شامل ہو جایا کرتے تھے انہی میں امام صاحب بھی تھے۔ ابو عاصم نبیل کہتے ہیں امام صاحب کی بکثرت نماز کی وجہ سے لوگ انہیں وتد کہا کرتے تھے حفص بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں امام صاحب تیس سال تک راتوں کو جاگتے رہے اور ایک رکعت میں قرآن کا ختم کرتے رہے۔ زافر بن سلیمان بھی یہی کہتے ہیں اسد بن عمرو کہتے ہیں کہ جہاں تک یاد رکھا گیا ہے امام صاحب نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے ایک رکعت میں سارا قرآن ختم کرتے تھے اور راتوں کو اسقدر روتے تھے کہ پڑوسیوں کو رحم آتا تھا جس جگہ فوت ہوئے اُس جگہ قرآن کریم کے سات ہزار ختم کئے تھے۔ امام صاحب کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اور تجھے بخشے تیس سال سے تو پے در پے روزے رکھتا تھا اور چالیس سال سے تو راتوں کو نہیں سویا۔ تو نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔ اور قاریوں کو رسوائی میں۔ منصور بن ہاشم کہتے ہیں ہم عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ قادسیہ میں تھے ایک کوفی آیا۔ اور امام صاحب کو برا کہنے لگا عبد اللہ

بالحسن بن ابی بکر انا ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت ابا اسحاق
ابراهیم بن محمد بن سفیان یقول سمعت علی بن سلمة یقول سمعت سفیان بن عیینة
یقول رحم الله اباحنیفة کان من المصلین اعنی انه کان کثیر الصلوٰة انا التنوخی
حدثنی ابی نا محمد بن احمد الصیرفی نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت سوید بن سعید
یقول سمعت سفیان بن عیینة یقول ما قدم مکة رجل فی وقتنا اکثر صلوٰة من ابی
حنیفة انا محمد بن عبد الملک القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد
الفارسی نا محمد بن فضیل قال قال ابو مطیع کنت بمکة فما دخلت الطواف فی ساعة
من ساعات اللیل الا رأیت اباحنیفة وسفیان فی الطواف نا ابراهیم بن مخلد المعدل نا محمد بن احمد بن
ابراهیم الحکیمی نا مقاتل بن صالح نا ابو علی المطرز قال سمعت یحیی بن ایوب الزاهد
یقول کان ابو حنیفة لا ینام اللیل انا ابو نعیم الحافظ انا عبد الله بن جعفر بن فارس
فی ما اذن لی ان ارویه عنه قال نا هرون بن سلیمان نا علی بن المدینی قال سمعت سفیان
بن عیینة یقول کان ابو حنیفة له مروة وله صلوٰة فی اول زمانه قال سفیان
اشتری ابی مملوکا فاعتقه وکان له صلوٰة من اللیل فی داره فکان الناس یتنابونه

نے فرمایا تو ایسے شخص کو بُرا کہتا ہے جس نے پینتالیس سال تک ایک وضو سے پانچوں
نمازیں پڑھیں جو ایک رات میں دو رکعتوں میں قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے اور جو
فقہ تو نے مجھ سے سیکھی وہ انہی کی فقہ تھی۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام صاحب
کے ساتھ جا رہا تھا تو ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات کو سوتے
نہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہوسکتا کہ لوگ میری نسبت ایسی باتیں
کہیں جو مجھ میں نہ ہوں چنانچہ اسکے بعد سے وہ نماز اور دعا اور گریہ و زاری میں رات
گذارا کرتے تھے یحییٰ بن نضیل کہتے ہیں میں ایک جماعت میں تھا امام صاحب
بھی وہاں آگئے بعض لوگوں نے کہا نہیں کیا دیکھتے ہو یہ تو رات کو سوتے ہی نہیں
آپ نے بھی اسے سُن لیا اور کہنے لگے یہ نہیں ہوسکتا کہ لوگ مجھے جیسا جانتے ہوں
خدا کے نزدیک میں ایسا نہ ہوؤں میں اب اپنی کروٹ بھی بستر پہ نہ رکھوں گا یہاں تک
کہ اللہ سے جا ملوں یحییٰ کہتے ہیں آپ آخر دم تک ساری ساری رات نماز پڑھا
کرتے تھے۔ ابو الجویریہ کہتے ہیں میں حماد بن ابو سلیمان محارب بن دثار علقمہ بن

فيها ويصلون معه من الليل فكان ابو حنيفة فيمن يحيى يصلي أخبرني عبد الباقي بن
عبد الكريم انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي قال حدثني محمد بن بكر
قال سمعت ابا عاصم النبيل يقول كان ابو حنيفة يسمى الوتد لكثرة صلوته أخبرني
الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا عبد الله بن محمد بن نوح
قال نا محمد بن يزيد السلمي نا حفص بن عبد الرحمن قال كان ابو حنيفة يحيى الليل
بقراءة القرآن في ركعة ثلاثين سنة وقال ابن سفيان نا محمد بن احمد بن الحسن
نا ابي قال سمعت زافر بن سليمان يقول كان ابو حنيفة يحيى الليل بركعة يقرأ
فيها القرآن أنا علي بن الحسن المعدل نا ابو بكر احمد بن محمد بن يعقوب الكاغذي
نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحرث البخاري انا احمد بن الحسين البلخي
نا حماد بن قريش قال سمعت اسد بن عمرو يقول صلى ابو حنيفة فيما حفظ عليه
صلوة الفجر بوضوء صلوة العشاء اربعين سنة فكان عامة الليل يقرأ جميع
القرآن في ركعة واحدة وكان يسمع بكاؤه بالليل حتى يرحمه جيرانه واحفظ
عليه انه ختم القرآن في الموضع الذي توفي فيه سبعة آلاف مرة أخبرني

بن مرثد عون بن عبد اللہ اور ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ لیکن رات کی عبادت میں
میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ اچھا نہیں دیکھا کئی ماہ تک میں دیکھتا رہا
امام صاحب نے رات کو کروٹ تک نہیں لگائی آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے
پڑھتے تھے اور رات کو جب نماز کا ارادہ کرتے تو زینت کرتے یہاں تک کہ ڈاڑھی
میں کنگھی بھی کرتے۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں مسجد میں امام صاحب کے پاس آیا میں نے
دیکھا صبح کی نماز کے بعد ظہر کی نماز تک تعلیم میں مشغول رہے۔ پھر ظہر سے عصر تک
پھر عصر سے مغرب تک پھر مغرب سے عشاء تک میں نے اپنے جی میں کہا آخر انہیں
عبادت کا کب وقت ملتا ہے دن تو دن بھر اسی شغل میں رہے۔ اچھا اب میں رات کو
بھی نگاہ رکھوں گا رات کو جب لوگوں کی آمد جامد کم ہو گئی تو امام صاحب نکلے
مسجد میں آئے اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صبح تک نماز میں مشغول رہے
پھر گھر گئے کپڑے پہن کر مسجد میں آکر صبح کی نماز ادا کی پھر پڑھانے بیٹھ گئے آج کا
دن بھی اسی طرح گذر گیا رات آئی میں نے خیال کیا کہ آج کی رات تو عبادت نہیں

الحسین بن محمد اخو الخلال نا اسحاق بن محمد بن حمدان المهلبی بنجارنی نا عبد الله
بن محمد بن یعقوب نا قیس بن ابی قبیس نا محمد بن حرب المروزی نا اسماعیل بن حماد
بن ابی حنیفة عن ابیه قال لما مات ابی سألنا الحسن بن عمارة ان یتولی غسله
ففعل فلما غسله قال رحمک الله وغفر لک لم تفطر منذ ثلاثین سنة ولم
تتوسد یمینک باللیل منذ اربعین سنة وقد اتعبت من بعدک وفضحت
القراء انا الحسین بن علی بن محمد المعدل نا القاضی ابو نصر محمد بن محمد بن
سهل النیسابوری نا احمد بن هرون الفقیه حدثنی محمد بن المنذر بن
سعید الهروی نا محمد بن سهل بن منصور المروزی قال حدثنی احمد بن ابراهیم
قال سمعت منصور بن هاشم یقول کنا مع عبد الله بن المبارک بالقادسیة
اذ جاء رجل من اهل الکوفة فوقع فی ابی حنیفة فقال له عبد الله ویحک
اتقع فی رجل صلی خمسا واربعین سنة خمس صلوات علی وضوء واحد
وکان یجمع القرآن فی رکعتین فی لیلة وتعلمت الفقه الذی عندی
من ابی حنیفة انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن
الحسن بن مکرم نا بشیر بن الولید عن ابی یوسف قال بینا انا امشی مع ابی
حنیفة اذ سمع رجلا یقول لرجل هذا ابو حنیفة لا ینام اللیل فقال

رسکتے لیکن وہ رات بھی اُسی طرح عبادت میں گذاری۔ پھر تیسرا دن بھی اسیطرح
پڑھانے میں گذارا میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ آجکی رات تو قیام نہیں ہو سکے گا لیکن
یہ رات بھی اسی طرح عبادت میں جاگتے ہوئے کاٹی۔ تین راتیں تین دن اسیطرح
اور چوتھے دن بھی حسب معمول مجلس میں بیٹھ گئے میں نے کہا اب تو زندگی بھر تک
ان کا دامن نہ چھوڑوں گا چنانچہ میں بھی مسجد میں رہنے لگا۔ ابن ابی معاذ کہتے
ہیں کہ مسعر کا انتقال بھی امام صاحب والی مسجد میں ہوا سجدے کیحالت میں
ہوا۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں رات کو مسجد میں گیا دیکھا ایک شخص نماز پڑھ رہا
ہے میں اسکی قرأت سننے لگا اُس نے بڑی لمبی قرأت پڑھی جب ایک منزل
پڑھ چکا میں نے کہا اب رکوع میں جائیگا لیکن وہ پڑھتے ہی رہے یہانتک
کہ تہائی قرآن پڑھ لیا یہانتک کہ ایک ہی رکعت میں سارا

ابو حنيفة والله لا تحدث عني بما لا افعل فكان يحيي الليل صلاة ودعاء وتضرعا أنا التنوخي والجوهري قال انا عبد العزيز بن جعفر بن محمد الحرکي نا هيثم بن خلف الدوري حدثني محمد بن يزيد بن سليم مولى بني هاشم قال حدثني يحيي بن فضيل قال كنت مع جماعة فاقبل ابو حنيفة فقال بعض القوم ما ترونه ما ينام هذا الليل قال وسمع ابو حنيفة ذالك فقال اراني عند الناس خلاف ما انا عند الله لا توسدت فراشا حتى القى الله قال يحيي كان ابو حنيفة يقوم الليل كله حتى توفي اوقال مات أخبرني ابو علي عبد الرحمن بن محمد بن احمد بن فضالة النيسابوري الحافظ بالري انا احمد بن محمد بن الحسين المذكر نا علي بن احمد بن موسى الفارسي نا محمد بن الفضيل العابد نا ابو يحيي الحماني حدثني سالم بن سالم عن ابي الجويرية قال صحبت حماد بن ابي سليمان ومحارب بن دثار وعلقمة بن مرثد وعون عبد الله وصحبت ابا حنيفة فما كان في القوم رجل احسن ليلا من ابي حنيفة لقد صحبته اشهرا فما منها ليلة وضع فيه جنبه قال ونا ابو يحيي الحماني عن بعض اصحابه ان ابا حنيفة كان يصلي الفجر بوضوء العشاء وكان اذا اراد ان يصلي من الليل تزين حتى يسرح لحيته - أنا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت القاضي

قرآن ختم کیا اب جو میں نے دیکھا تو وہ امام ابو حنیفہ رح تھے خارجہ بن مصعب کہتے ہیں چار اماموں نے کعبۃ اللہ میں قرآن شریف ختم کیا ہے حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت تمیم داریؓ حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت ابو حنیفہؒ یحیی بن نصر کہتے ہیں کبھی کبھی امام صاحب رمضان میں ساٹھ ساٹھ ختم کرتے تھے۔ زائدہ کہتے ہیں میں نے امام صاحب کے ساتھ اُنکی مسجد میں عشا کی نماز پڑھی لوگ چلے گئے مگر میں ایک مسئلہ خفیہ پوچھنے کیلئے وہیں ٹھہر رہا امام صاحب کو اس کا علم نہ تھا آپ کھڑے ہو گئے نماز شروع کر دی اور اس آیت تک پہنچے فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ - یعنی ہم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور ہمیں عذاب سموم سے نجات دی۔ آپ مکرر سہ کرر اسی آیت کا اعادہ کرتے رہے یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہی اور میری ساری رات آپ کی فراغت کے

ابا نصر و انا الحسن بن ابی بکر انا القاضی ابونصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت محمد بن خلف بن رجا یقول سمعت محمد بن سلمۃ عن ابن ابی معاذ عن مسعر بن کدام قال اتیت اباحنیفۃ فی مسجدہ فرأیتہ یصلی الغداۃ ثم یجلس للناس فی العلم الی ان یصلی الظہر ثم یجلس الی العصر فاذا صلی العصر جلس الی المغرب فاذا صلی المغرب جلس الی ان یصلی العشاء فقلت فی نفسی ھذا الرجل فی ھذا الشغل متی یتفرغ للعبادۃ لا تعاھدنہ اللیلۃ قال فتعاھدتہ فلما ھدأ الناس خرج الی المسجد فانتصب للصلوۃ الی ان طلع الفجر و دخل منزلہ ولبس ثیابہ و خرج الی المسجد و صلی الغداۃ فجلس للناس الی الظہر ثم الی العصر ثم الی المغرب ثم الی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل قد ینشط اللیلۃ لتعاھدنہ اللیلۃ فتعاھدتہ فلما ھدأ الناس خرج فانتصب للصلوۃ ففعل کفعلہ فی لیلۃ الاولی فلما اصبح خرج للصلوۃ و فعل کفعلہ فی یومیہ حتی اذا صلی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل لینشط اللیلۃ و اللیلۃ لا تعاھدنہ اللیلۃ ففعل کفعلہ فی لیلتیہ فلما اصبح جلس کذلک فقلت فی نفسی لالزمنہ الی ان یموت او اموت قال فلازمتہ فی مسجدہ قال ابن ابی معاذ فبلغنی ان مسعرا مات فی مسجد ابی حنیفۃ فی سجدہ آنا الخلال

انتظار میں ہی گذر گئی ۔ رزین بن بکیت کہتے ہیں امام صاحب کے دلمیں خدا کا ڈر بہت تھا ۔ ایک مرتبہ علی بن حسن مؤذن نے عشا کی نماز میں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھی نماز کے بعد سب لوگ تو چلے گئے لیکن امام صاحب وہیں بیٹھے رہے ۔ بڑے گہرے سوچ میں تھے اور بار بار ٹھنڈے سانس لے رہے تھے ۔ میں نے خیال کیا ایسا نہ ہو میری وجہ سے آپ کا خیال بٹے ہیں قندیل کو جلتی چھوڑکر چل دیا اُسمیں تیل بھی تھوڑا سا ہی تھا اب میں صبح کیوقت آیا میں نے دیکھا قندیل ٹمٹما رہی ہے اور امام صاحب کھڑے ہوئے ہیں اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور زبان سے کہہ رہے ہیں اے وہ ذات پاک جو ذرے ذرے برابر بھلائی بُرائی کا بدلہ دیگا تو نعمان کو آگ کے عذاب سے نجات دے اور ہر اس برائی سے جو جہنم کے قریب کرنے والی ہو اور اسے اپنی کشادہ رحمت میں داخل کرے مجھے دیکھکر فرمانے لگے

انا الحريرى ان النخعى حدثهم قال احمد بن على بن عفان نا على بن حفص البزاز قال
سمعت حفص بن عبد الرحمن يقول سمعت مسعر بن كدام يقول دخلت
ذات ليلة المسجد فرأيت رجلا يصلى فاستحليت قرأته فقرأ سبعا فقلت
يركع ثم قرأ الثلاث ثم النصف فلم يزل يقرأ القرآن حتى ختم كله فى ركعة
فنظرت فاذا هو ابو حنيفة وقال النخعى نا ابراهيم بن رستم المروزى قال سمعت
خارجة بن مصعب يقول ختم القرآن فى الكعبة اربعة من الائمة عثمان بن
عفان وتميم الدارى وسعيد بن جبير وابو حنيفة وقال ابراهيم بن مخلد نا
احمد بن يحيى الباهلى نا يحيى بن نصر قال كان ابو حنيفة ربما ختم القرآن
فى شهر رمضان ستين ختمة انا ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبى قال نا عمر
بن احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد الحمانى نا احمد بن يونس قال
سمعت زائدة يقول صليت مع ابى حنيفة فى مسجده عشاء الآخرة وخرج
الناس ولم يعلم انى فى المسجد واردت ان اسأله عن مسئلة من حيث لا يرانى
احد قال فقام فقرأ وقد افتتح الصلوة حتى بلغ الى هذه الآية فمن الله
علينا ووقانا عذاب السموم فاقمت فى المسجد انتظر فراغه فلم يزل يرددها
حتى اذن المؤذن لصلوٰة الفجر قال احمد بن محمد سمعت ابا نعيم ضرار بن

کیا قندیل بجھانی چاہتے ہو میں نے کہا حضرت! میں تو صبح کی اذان بھی دی جا چکی فرمایا
اچھا جو تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کرنا اب دو رکعت سنت ادا کی پھر
تکبیر کہی امام صاحب نے بھی ہمارے ساتھ عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔
(اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ عَلَيْهِ) قاسم بن معین کہتے ہیں ایک رات امام صاحب نے یہی ایک
آیت میں گذاری بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ یعنی
قیامت وعدے کا وقت ہے اور وہ بہت دہشت ناک اور کڑواہٹ والا
دن ہے بار بار اسے پڑھتے رہے اور روتے رہے اور گریہ وزاری میں لگے
رہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں کوفے میں آیا اور دریافت کیا کہ کوفے
والوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ! مکی بن
ابراہیم کہتے ہیں میں کوفیوں کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے امام صاحب

صرد يقول سمعت زيد بن الكميت وكان من اخيار الناس
يقول كان ابوحنيفة شديد الخوف من الله فقرأ بنا
علي بن الحسن المؤذن ليلة في عشاء الآخرة
اذا زلزلت وابوحنيفة خلفه فلما قضى الصلوٰة وخرج الناس
نظرت الى ابي حنيفة وهو جالس يفكر ويتنفس فقلت اقوم لا يشتغل قلبه
بي فلما خرجت تركت القنديل ولم يكن فيه الا زيت قليل فجئت وقد طلع
الفجر وهو قائم قد اخذ بلحية نفسه وهو يقول يا من يجزي بمثقال ذرة
خير خيرا ويا من يجزي بمثقال ذرة شر شرا اجر النعمان عبدك من النار
وما يقرب منها من السوء وادخله في سعة رحمتك قال فاتيت فاذا القنديل
يزهر وهو قائم فلما دخلت قال لي اتريد ان تأخذ القنديل قلت قد اذنت
صلوٰة الغداة قال اكتم على ما رأيت وركع ركعتي الفجر وجلس حتى اقمت
الصلوٰة وصلى معنا الغداة على وضوء الليل انا الخلال انا الحريري انا النخعي
حدثهم قال نا بختري بن محمد نا محمد بن سماعة عن محمد بن الحسن قال حدثني
القاسم بن معين ان اباحنيفة قام ليلة بهذه الآية بل الساعة موعدهم
والساعة ادهى وامر يرددها ويبكي ويتضرع وقال النخعي نا سليمان بن الربيع

زیادہ کسی کو زہد و ورع والا نہیں پایا حفص بن عبدالرحمٰن امام صاحب کے شریک
تھے اور مال لیکر وہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُنہیں ایک چھوٹے سے قافلے
کے ساتھ مال دیکر بھیجا اور بتلا دیا کہ فلاں کپڑے میں یہ عیب ہے جب فروخت
کرو تو اس عیب کو بتا دینا حفص سب مال بیچکر واپس آئے اُس کپڑے کو
بھی بیچ دیا لیکن اس کا عیب ظاہر کرنا بھول گئے۔ اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ اُسے کس کے
ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب امام صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپنے تمام اسباب
کی قیمت کو صدقے کر دیا۔ وکیع کہتے ہیں امام صاحب نے اپنے ذمّے لازم
کر لیا تھا کہ جب کبھی اثنائے کلام میں قسم کھا بیٹھیں گے تو ایک درہم صدقہ
کریں گے ایک مرتبہ قسم کھا بیٹھے ایک درہم صدقہ کیا پھر کہا اب اگر قسم
کھاؤں گا تو ایک دینار صدقہ دوں گا پھر جب کبھی اثنائے کلام میں سچی قسم

نلجاب بن موسیٰ قال سمعت عبد الله بن المبارک یقول قدمت الکوفۃ فسألت عن
اورع اهلها فقال ابوحنیفۃ وقال سلیمان سمعت مکی بن ابراهیم یقول جالست
الکوفیین فما رأیت فیهم اورع من ابی حنیفۃ وقال النخعی نا الحسین بن الحکم
الحبری نا علی بن حفص البزاز قال کان حفص بن عبد الرحمن شریک ابی حنیفۃ وکان
ابوحنیفۃ یجهز علیه فبعث الیه فی رفقۃ بمتاع واعلمه ان فی ثوب کذا وکذا
عیبا فاذا بعته فبین فباع حفص المتاع ونسی ان یبین ولم یعلم من باعه فلما
علم ابوحنیفۃ تصدق بثمن المتاع کله آخبرنی ابوبشر الوکیل وابو الفتح الضبی
قال نا عمر بن احمد نا مکرم بن احمد نا احمد بن المغلس الحمانی قال نا ملیح بن وکیع نا
ابی قال کان ابوحنیفۃ قد جعل علی نفسه ان لا یحلف بالله فی عرض کلامه الا
تصدق بدرهم فحلف فتصدق به ثم جعل علی نفسه ان حلف ان یتصدق
بدینار فکان اذا حلف صادقا فی عرض الکلام تصدق بدینار وکان اذا انفق علی عیاله نفقة
تصدق بمثلها وکان اذا اکتسی ثوبا جدیدا کسی بقدر ثمنه المشیخ العلماء وکان اذا وضع بین
یدیه الطعام اخذ منه فوضعه علی الخبز حتی یاخذ منه بقدر ضعف ما کان یاکل فیضعه علی
الخبز ثم یعطیه لانسان فقیر فان کان فی الدار من عیاله انسان یحتاج الیه
دفعه الیه والا اعطاه مسکینا آنا التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن حمدان نا

بھی کھاتے تو ایک دینار صدقہ کرتے گھر میں جتنا بال بچوں پر خرچ ہوتا وتنا ہی
اللہ کے نام پر دیتے جب کبھی کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اتنی ہی قیمت کا بزرگ علما کو
پہناتے. جب کھانا کھاتے بیٹھتے تو اپنے کھانے سے زیادہ روٹی پر رکھتے جاتے
پھر کسی مسکین کو دیدیتے تھے. اگر گھر میں کوئی مسکین اپنوں میں نظر آتا تو اسی
ورنہ کسی اور مسکین کو. فرماتے ہیں امام صاحب بڑے امانت دار تھے اللہ تعالی
کے جلال اسکی کبریائی اور اسکی عظمت نے اُن کے دل کو گھیر لیا تھا اپنے رب کی
رضامندی کو تمام چیزوں پر مقدم رکھنے والے تھے اگر کسی شرعی امر میں
اُنہیں تلواروں سے گھیر بھی لیا جائے تو اُسکی برداشت کر لیتے اللہ تعالی
اُنپر رحمت کرے اور اُنسے خوش ہو جیسا وہ نکوکار لوگوں سے خوش ہوتا ہی
یقیناً وہ بھی نکوکار تھے. ابراہیم بن عبداللہ خلال سے لوگوں نے کہا کہ

احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ملیح بن وکیع یقول سمعت ابی یقول کان واللہ
ابوحنیفة عظیم الامانة وکان اللہ فی قلبه جلیلا کبیرا عظیما وکان یؤثر
رضا ربه علی کل شیء ولو اخذته السیوف فی اللہ لاحتمل رحمة اللہ ورضی عنه
رضا الابرار فلقد کان منهم انا الحسن بن ابی بکر انا محمد بن احمد بن الحسن
الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت ابراهیم بن عبد اللہ الخلال ذکرا
عن حامد بن آدم انه قال سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع
من ابی حنیفة فقال من رأیی ان اخرج الی حامد فی هذا الحرف الواحد اسمع منه
د انا الحسن انا ابن الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت حامد بن آدم
یقول سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع من ابی حنیفة وقد
جرب بالسیاط والاموال انا علی بن ابی علی البصری نا ابوبکر محمد بن عبد الرحیم المازنی
نا الحسین بن القاسم الکوکبی حدثنی ابو الحسن الدینجی نا زید بن اخزم قال سمعت
عبد اللہ بن صهیب الکلبی یقول کان ابو حنیفة النعمان بن ثابت یتمثل کثیرا
ے عطاء ذی العرش اوسع من عطائکم ⁂ وسیبه واسع شرط وینتظر ⁂
انتم یکدر ما تعطون منکم ⁂ واللہ یعطی بلا من ولا کدر ⁂ انا الخلال انا الحریری
ان النخعی حدثهم قال نا سعید القصار قال سمعت محمد بن عبد الرحمن

حامد بن آدم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے امام صاحب
سے بڑھکر کسی کو زاہد نہیں دیکھا تو فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے اسی ایک بات کو
خود حامد سے سننے کے لیے چلا جاؤں ابن المبارک کا قول ہے کہ ابو حنیفہ سے
زہد و ورع میں کوئی شخص آگے نہیں تھا مال اور مار سے دونوں سے انکا امتحان
ہو چکا۔ امام صاحب دو شعر پڑھا کرتے تھے جنکا ترجمہ یہ ہے کہ عرش والے کی
عطا تمہارے عطیات سے بہت وسیع ہے   تم اپنے دینے کا احسان
جتا کر اسے مکدر کر دیتے ہو اور اللہ تعالی بے احسان جتائے اور بغیر مکدر کئے
عنایت فرماتا ہے۔ عبد الرحمن مسعود کہتے ہیں میں نے امانت داری میں امام صاحب
سے زیادہ اچھا آدمی نہیں دیکھا جسدن ان کا انتقال ہوتا ہے انکے پاس پچاس ہزار
کی امانتیں تھیں جنمیں سے ایک درہم بھی ادھر ادھر نہیں ہوا تھا۔ ابو جعفر

المستودي عن ابيه قال ما رأيت احسن امانة من ابي حنيفة مات يوم مات وعنده ودائع بخمسين الفاً ما ضاع منها ولا درهم واحد وقال النخعي نا ابراهيم بن مخلد نا بكر العمي عن هلال بن يحيى عن يوسف السمتي ان ابا جعفر اجاز ابا حنيفة بثلاثين الف درهم في دفعات فقال يا امير المؤمنين اني ببغداد غريب وليس لها عندي موضع فاجعلها في بيت المال فاجابه المنصور الى ذالك قال فلما مات ابو حنيفة اخرجت ودائع الناس من بيته فقال المنصور خدعنا ابو حنيفة وقال النخعي نا سوادة بن علي نا خارجة بن مصعب بن خارجة قال سمعت مغيث بن بديل يقول قال خارجة بن مصعب اجاز المنصور ابا حنيفة بعشرة آلاف درهم فدعى ليقبضها فشاورني وقال هذا رجل ان رددتها عليه غضب وان قبلتها دخل علي في ديني ما اكرهه فقلت ان هذا المال عظيم في عينه فاذا دعيت لتقبضها فقل لم يكن هذا املي من امير المؤمنين فدعى ليقبضها فقال ذالك فرفع اليه خبره فحبس الجائزة قال فكان ابو حنيفة لا يكاد يشاور في امره غيري

ما ذكر من جود ابي حنيفة وسماحه وحسن عهده

اخبرني ابو بشر الوكيل نا ابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم

خلیفہ نے امام صاحب کو مختلف اوقات میں تیس ہزار درہم کا انعام دیا امام صاحب نے کہا امیر المؤمنین! میں بغداد میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس اسے رکھنے کی جگہ نہیں آپ انہیں بیت المال میں رکھ لیجئے خلیفہ نے ایسا ہی کیا جب امام صاحب کے انتقال کے بعد اُن کے ہاں سے لوگوں کی اسقدر امانتیں برآمد ہوئیں تو خلیفہ نے کہا ہمیں ابو حنیفہ نے دھوکہ دیا۔ ایکبر تبہ منصور نے دس ہزار کا انعام دینے کیلئے امام صاحب کو بلایا آپ نے خارجہ بن مصعب سے مشورہ لیا کہ میں اسے لوں یا نہ لوں اگر نہیں لیتا ہوں تو بادشاہ غضبناک ہوگا۔ اور اگر لیتا ہوں تو میرے دین میں وہ چیز داخل کریگا جسے میں ناپسند رکھوں خارجہ نے کہا یہ مال اسکے نزدیک بڑی چیز ہی جب وہ آپکو اسے لینے کے بیئے بلائے تو آپ جاکر کہدینا کہ میرے نزدیک یہ مال امیر المؤمنین سے

بن احمد نا احمد بن محمد الحمانی نا عاصم بن علی قال سمعت قیس بن الربیع یقول
کان ابو حنیفة رجلا ورعا فقیها محسودا وکان کثیر الصلة والبر لکل
من جاء الیه کثیر الافضال علی اخوانه قال وسمعت قیسا یقول کان النعمان بن
ثابت من عقلاء الرجال قال مکرم نا احمد بن عطیة نا الحسن بن الربیع قال
کان قیس بن الربیع یحدث عن ابی حنیفة انه کان یبعث بالبضائع الی
بغداد فیشتری بها الامتعة ویحملها الی الکوفة ویجمع الارباح عنده من سنة
الی سنة فیشتری بها حوائج الاشیاخ المحدثین واقواتهم وکسوتهم وجمیع
حوائجهم ثم یدفع باقی الدنانیر من الارباح الیهم فیقول انفقوا فی حوائجکم
ولا تحمدوا الا الله فانی ما اعطیتکم من مالی شیئا ولکن من فضل الله علی فیکم
بهذه ارباح بضائعکم فانه هو والله مما یجریه الله لکم علی یدی فما رزق
الله حول لغیره انا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن
الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی
حجر بن عبد الجبار قال ما رای الناس اکرم مجالسة من ابی حنیفة ولا اکراما
لاصحابه قال حجر کان یقول ان ذوی الشرف اتم عقولا من غیرهم انا
الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابی العباس بن سعید

زیادہ میٹھا نہیں امام صاحب نے جا کر یہی کہدیا امیر کو بھی یہ خبر ہو گئی اسدن سے
امام صاحب خارجہ کے سوا کسی سے مشورہ نہیں لیتے تھے۔

امام صاحب کی سخاوت اخلاق اور حسن عہد کا بیان

قیس بن ربیع کہتے ہیں کہ امام صاحب پرہیزگار فقیہ شخص تھے لوگ اُنکا حسد کرتے
تھے ملنے جلنے والوں کے ساتھ سلوک اور احسان کیا کرتے تھے بھائیوں پر فضل و کرم
کرتے تھے یہی قیس کہتے ہیں آپ بڑے عقلمند لوگوں میں سے تھے۔ لبا اوقات
مال تجارت بغداد کی طرف بھیجتے اور وہاں سے کوفے کو مال لاتے اور سال
بھر میں جو نفع ہوتا اُس سے محدثین کے لیے کھانے پینے اوڑھنے اور برتنے کی چیزیں
خریدتے اور اُنہیں دیدیتے بلکہ باقی نفع کی رقم بھی محدثین کو دیدیتے اور فرماتے

قال نا احمد بن محمد بن یحییٰ الحازمی نا حسین بن سعید النخعی قال سمعت جعفر
بن حمزة القرشی یقول کان ابوحنیفة ربما مر به الرجل فیجلس الیه بغیر قصد
ولا مجالسة فاذا قام سأل عنه فان کانت به فاقة وصله وان مرض
عاده حتی یجرہ الی مواصلته وکان اکرم الناس مجالسة انا الخلال انا الحریری
ان النخعی حدثهم قال نا احمد بن عماد بن ابی مالك الجنبی عن ابیه عن الحسن
بن زیاد قال رای ابوحنیفة علی بعض جلسائه ثیابا رثة فامر فجلس
حتی تفرق الناس وبقی وحده فقال له ارفع المصلی وخذ ما تحته فرفع الرجل
المصلی فکان تحته الف درهم فقال له خذ هذه الدراهم فغیر بها من
حالك فقال الرجل انی موسر وانا فی نعمة ولست احتاج الیها فقال له
اما بلغك الحدیث ان الله یحب ان یری اثر نعمته علی عبده فینبغی لك
ان تغیر حالك حتی لا یغتم بك صدیقك وقال النخعی نا محمد
بن علی بن عفان نا اسماعیل بن یوسف التستری قال سمعت ابا یوسف
یقول کان ابوحنیفة لا یکاد یسئل حاجة الا قضاها فجاءه رجل فقال
له ان لفلان علی خمسمائة درهم وانا مضیق فسله یصبر عنی ویؤخرنی
بها فکلم ابوحنیفة صاحب المال فقال صاحب المال هی له قد برأته

اسے اپنے کام میں لاؤ اور صرف خداوند جل و علا کا احسان مانو اسی کا شکریہ ادا کرو در اصل
میں نے تمہیں اپنے مال سے نہیں دیا بلکہ تمہیں دینے کے لیے خدا نے مجھے یہ دیا تھا یہ تمہارے
مال کا نفع ہے جسے خدا میرے ہاتھوں تمہیں پہنچا رہا ہے حجر بن عبد الجبار کہتے
ہیں لوگوں نے امام صاحب سے زیادہ اچھی مجلس والا اور امام صاحب سے زیادہ
آنے جانے والوں کی خاطر تواضع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور یہ مشہور
ہے کہ شریف لوگ عقلمند بھی ہوتے ہیں۔ حفص بن حمزہ قریشی کہتے ہیں کبھی
ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک شخص امام صاحب کی مجلس میں بلا قصد آ گیا جب وہ
اُٹھنے لگا تو آپ نے اُس سے حال دریافت کیا۔ اب جو حاجت ہوئی پوری
کر دی بھوکا ہے تو کھانا دیا۔ بیمار ہے تو عیادت کی اس حسن اخلاق کی وجہ سے
وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو جایا کرتا تھا ایک مرتبہ دیکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک شخص

منها فقال الذی علیه الخز لاحاجة لی فیها فقال ابوحنیفة لیس الحاجة
لك وانما الحاجة لی قضیت وقال النخعی نا عبدالله بن احمد البهلول الکوفی
نا القاسم بن محمد البجلی عن اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة ان اباحنیفة حین
حذق حماد ابنه ذهب للمعلم خمسمأته درهم وقال النخعی نا محمد بن اسحاق
البکائی قال سمعت جعفر بن عون العمری یقول اتت امرأة اباحنیفة
تطلب عنه ثوب خز فاخرج لها ثوبا فقالت له انی امرأة ضعیفة وانها امانة
فبعنی هذا الثوب بما یقوم علیك فقال خذیه باربعة دراهم فقالت
لاتسخر بی وانا عجوز کبیرة فقال انی اشتریت ثوبین فبعت احدهما
برأس المال الادرهم فبقی هذا یقوم علی باربعة دراهم اجاز لی محمد بن
اسد الکاتب ان جعفر الخلدی حدثهم ثم اخبرنی الازهری قرأة نا
الحسن بن عثمان نا جعفر الخلدی نا احمد بن محمد الطوسی حدثنی ابوسعید
الکندی عبدالله بن سعید نا شیخ سماه ابوسعید الکندی قال کان ابو
حنیفة یبیع الخز فجاءه رجل فقال یا اباحنیفة قد احتجت الی ثوب
خز فقال ما لونه قال کذا وکذا فقال له اصبر حتی یقع واخذه لك
ان شاء الله قال فما دارت الجمعة حتی وقع فمر به الرجل فقال له ابوحنیفة

میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہے جب مجلس اُٹھنے لگی آپ نے اُسے فرمایا تم ذرا ٹھیر جانا
پھر جب لوگ چلے گئے اور وہ اکیلا رہ گیا تو کہا کہ جاؤ مصلیٰ اُٹھاؤ اور نیچے سے جو کچھ
نکلے لیجاؤ اُس نے مصلیٰ اُٹھایا اور دہزار درہم لیکر آیا آپ نے فرمایا انہیں لے جاؤ
اور اپنی حالت کی اصلاح کرو اُس نے کہا حضرت میں تو مالدار ہوں محتاج نہیں ہوں
تو فرمانے لگے پھر کیا تجھے وہ حدیث نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت
کے نشان دیکھنا پسند فرماتا ہے تجھے چاہیئے کہ اپنی حالت سنوارے تاکہ تیرے
دوست تیری وجہ سے غمگین نہوں ۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام صاحب ہر ایک کا
سوال عموماً پورا کردیا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کہنے لگا کہ فلاں شخص کے
میرے ذمہ پانچسو درہم قرض ہیں مدت پوری ہوچکی ہے میں تنگدست ہوں ادا
کرنے کی طاقت نہیں آپ سفارش کیجئے کہ وہ اور مہلت دے

قد نعت فی حاجتك قال فاخرج الیه الثوب فاعجبه فقال یا ابا حنیفة کم اذن للخادم قال درهما قال یا ابا حنیفة ما کنت اظنك تهزأ قال ما هزأت انی اشتریت ثوبین بعشرین دینارا ودرهم وانی بعت احدهما بعشرین دینارا وبقی هذا بدرهم ما کنت لاربح علی صدیق انا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ قال مساور الوراق ؎ کنا من الدین قبل الیوم فی سعة ؞ حتی ابتلینا باصحاب المقاییس ؞ قاموا من السوق اذا قلت مکاسبهم ؞ فاستعملوا الرأی عند الفقر والبؤس ؞ اما الغریب فامسوا لا عطاء لهم ؞ وفی الموالی علامات المفالیس ؞ فلقیه ابو حنیفة فقال هجوتنا نحن نرضیك فبعث الیه بدراهم فقال ؎ اذا ما اهل مصر مادهونا ؞ بداهیة من الفتیا لطیفه ؞ اتیناهم بمقیاس صحیح ؞ صلیب من طراز ابی حنیفة ؞ اذا سمع الفقیه به حواه ؞ واثبته بحبر فی صحیفه ؞ اخبرنی علی بن احمد الرزاز نا ابو اللیث نصر بن محمد الزاهد البخاری قدم علینا نا محمد بن محمد بن سهل النیسابوری نا ابو احمد محمد بن احمد الشعیبی نا اسد بن نوح نا محمد بن عتاب قال نا القاسم بن غسان اخبرنی ابی قال اخبرنی عبد الله بن رجا الصدانی قال کان لابی حنیفة

امام صاحب سفارش کرتے ہیں وہ کہتا ہے حضرت میں نے ساری رقم انہیں معاف کردی تو پہلا شخص کہنے لگا نہیں مجھے اس سے معاف نہیں کرانی میں دیدوں گا مجھے معافی کی حاجت نہیں آپ فرمانے لگے نہیں نہیں ہیں تو حاجت ہے جب آپکے صاحبزادے حضرت حماد سمجھدار ہوجاتے ہیں تو استاد کے پاس انہیں لیکر امام صاحب جاتے ہیں پانچسو درہم استاد کو پیش کرتے ہیں، ایک عورت آتی ہے اور ایک ریشمی کپڑا ان مانگتی ہے آپ ایک عمدہ کپڑا نکالتے ہیں وہ کہتی ہے میں ایک بڑھیا عورت ہوں اور یہ امانت ہے جس بھاؤ آپ کو پڑا ہو اسی بھاؤ دیدیجئے آپنے فرمایا اچھا تو تم چار درہم دیدو وہ کہنے لگی حضرت بڑھیا عورتوں سے یہ ہنسی نداق ٹھیک نہیں آپنے فرمایا سنو! میں نے دو کپڑے خریدے تھے ایک کو اسی قیمت میں بیچ ڈالا جتنے میں دونوں لئے تھے مگر چار درہم کم رہ گئے تو یہ مجھے چار درہم میں پڑا ہے چار ہیں تم سے

جار بالكوفة اسكافي يعمل نهاره اجمع حتى اذا جن الليل رجع الى منزله وقد حمل
لحما فطبخه او سمكة فيشويها ثم لا يزال يشرب حتى اذا داب الشراب فيه غزل
بصوت وهو يقول ؎ اضاعوني واى فتى اضاعوا ؛ ليوم كريهة وسداد
ثغر ؛ فلا يزال يشرب ويردد هذا البيت حتى يأخذه النوم فكان ابو حنيفة
يسمع جلبته وابو حنيفة كان يصلي الليل كله ففقد ابو حنيفة صوته
فسأل عنه فقيل اخذه العسعس منذ ليال وهو محبوس فصلى ابو حنيفة
صلوٰة الفجر من غد وركب بغلة واستأذن على الامير قال الامير ائذنوا له واقبلوا
به راكبا ولا تدعوه ينزل حتى يطأ البساط ففعل فلم يزل الامير يوسع له من مجلسه
وقال ما حاجتك قال لي جار اسكاف اخذه العسعس منذ ليال يأمر الامير
بتخليته فقال نعم وكل من اخذ في تلك الليلة الى يومنا هذا فامر بتخليتهم
اجمعين فركب ابو حنيفة والاسكاف يمشي وراءه فلما نزل ابو حنيفة مضى
اليه فقال يا فتى اضعناك فقال لا بل حفظت ورعيت جزاك الله خيرا عن
حرمة الجوار ورعاية الحق وتاب الرجل ولم يعد الى ما كان۔

ماذكر من وفور عقل ابي حنيفة وفطنته وتلطفه

اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم بن

لے لیتا ہوں ۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ سے کہتا ہے کہ حضرت مجھے فلاں رنگ کا ریشمی
کپڑا چاہیئے کہا اچھی بات ہے خیال رکھوں گا کوئی ہفتہ بھر کے بعد آپنے اُسکی فرمائش
پوری کر دی اور اُسے کپڑا دیا وہ کپڑا دیکھ کر بہت خوش ہوا ۔ اور کہا کیا قیمت ہے
فرمایا ایک درہم وہ کہنے لگا آج معلوم ہوا کہ آپ بھی مذاق کیا کرتے ہیں آپ نے
فرمایا نہیں مذاق نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں نے دو کپڑے بیس دینار اور ایک درہم میں
لیئے تھے جنمیں سے ایک بیس دینار میں بک گیا تو اب یہ ایک صرف ایک درہم میں ہی رہا
اور دوست سے میں نفع نہیں لیتا ۔ مساور وراق نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے ۔
اس سے پہلے کہ یہ قیاس کرنے والا گروہ پیدا ہو ہم دین میں کشادگی پاتے تھے ۔
جب اس قیاسی جماعت کا دھندا روزگار بازاروں میں مندا پڑ گیا تو اُنہوں نے
رائے قیاس دین میں نکال کر پیٹ پالنا شروع کیا ۔ اب لائق لوگوں کو کوئی نہیں

احمد نا احمد بن عطیة قال نا یحیی الحمانی قال سمعت بن المبارك یقول قلت لسفیان الثوری یا ابا عبداللہ ما ابعد ابا حنیفة من الغیبة ما سمعت یغتاب عدوا له قط قال هو واللہ اعقل من ان یسلط علی حسناته ما یذهب بها آخبرنی ابو الولید الحسن بن محمد الدربندی انا محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الحافظ ببخاری انا حفص احمد بن احمد بن حمدان نا علی بن موسی القمی قال سمعت محمد بن شجاع یقول سمعت علی بن عاصم یقول لو وزن عقل ابی حنیفة بعقل نصف اهل الارض لرجح بهم آخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی قال سمعت ابا العباس احمد بن هرون یقول حدثنی محمد بن ابراهیم السرخسی قال نا سلیمان بن الربیع الهندلی الکوفی قال سمعت همام بن مسلم یقول سمعت خارجة بن مصعب وذکر ابو حنیفة عنده فقال لقیت الفا من العلماء فوجدت العاقل فیهم ثلاثة او اربعة فذکر ابا حنیفة فی الثلاثة او الاربعة قال خارجة بن مصعب من لا یری المسح علی الخفین او یقع فی ابی حنیفة فهو ناقص العقل اخبرنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن علی بن عفان نا محمد بن عبدالملك الدقیقی قال سمعت یزید بن هرون یقول ادرکت الناس فما رأیت احدا اعقل ولا اورع من ابی حنیفة

پوچھا بلکہ بھلے لوگ مفلسی کے ہاتھوں تنگ آ گئے۔ امام صاحب نے یہ سُنکر اُس سے ملاقات کی اور کہا تونے کیوں ہماری ہجو کی ہے ہم تجھے خوش کر دیتے ہیں یہ کہکر ایک درہم اُسے دیا۔ تو اُب اُس نے تعریف میں اشعار کہے جنکا ترجمہ یہ ہے۔ جبکہ شہر والوں نے ہمیں عمدہ فتوے دینے چھوڑ دیئے۔ ہم نے بھی اُنکے پاس امام صاحب کے صحیح قیاسات پیش کرنے شروع کر دیئے۔ ایسے قیاسات کہ جو فقیہ اُنہیں سنتا ہے خوش ہو کر اپنی بیاض میں لکھ لیتا ہے۔ امام صاحب کا ایک پڑوسی تھا کوفے میں وہ دن بھر تو اپنے کام کاج میں لگا رہتا تھا رات کو جب گھر آتا تو گوشت یا مچھلی لیتا آتا اور بھون کر کھاتا اور شراب پیتا اور نشہ میں بدمست ہو کر یہ شعر پڑھتا۔ اُنہوں نے مجھے ضائع کر دیا اور کیسے جوان کو ضائع کیا جو مصیبتوں کے دن کام آنیوالا اور برائے بھٹے میں پاؤں ڈالنے والا تھا رات کا اکثر حصہ اُس کا اسی خبیث شغل میں ضائع ہوتا یہاں تک کہ نیند آ جائے۔ امام صاحب

وقال النخعی نا ابو قلابة قال سمعت محمد بن عبد الله الانصاری قال کان ابو حنیفة یتبین عقله فی منطقه ومشیته ومدخله ومخرجه انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرة نا علی بن اسحاق المادرائی نا احمد بن محمد الباهلی نا محمد بن عبد الرحمن قال کان رجل بالکوفة یقول عثمان بن عفان کان یهودیا فاتاه ابو حنیفة فقال اتیتک خاطبا قال لمن قال لابنتک رجل شریف غنی من المال حافظ لکتاب الله سخی یقوم اللیل فی رکعة کثیر البکاء من خوف الله قال فی دون هذا مقنع یا ابا حنیفة قال الا ان فیه خصلة قال وما هی قال یهودی قال سبحان الله تأمرنی ان ازوج ابنتی یهودیا قال لا تفعل قال لا قال فالنبی صلی الله علیه وسلم زوج ابنته من یهودی قال استغفر الله انی تائب الی الله عزوجل انا ابو نعیم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حیان نا ابو یحیی الرازی نا سهل بن عثمان قال نا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة قال کان لنا جار طحان رافضی وکان له بغلان سمی احدهما ابا بکر والآخر عمر فرمحه ذات لیلة احدهما فقتله فاخبر ابو حنیفة فقال انظروا البغل الذی رمحه الذی سماه عمر فنظروا فکان کذالک انا الحسین بن علی المعدل انا ابو القاسم عبد الله بن محمد الحلوانی نا مکرم بن احمد نا احمد بن عطیة نا الحمانی ابن المبارک قال رأیت ابا حنیفة فی طریق مکة وشوی له فصیل سمین فاشتهوا ان یأکلوه بخل فلم یجدوا شیأ یصبون فیه الخل فتحیروا

چونکہ راتوں کو عبادت میں جاگتے رہتے تھے یہ آواز برابر اُن کے کانوں تک پہنچا کرتی تھی۔ ایک رات اُس پڑوسی کی آواز نہ آئی آپ نے پوچھا کہ آج اُسے کیا ہوا لوگوں نے کہا اُسے کوتوال پکڑ لے گیا اور کئی دن سے وہ قید خانہ میں ہے امام صاحب صبح کی نماز پڑھتے ہی اپنے خچر پر سوار ہو کر پہنچے امیر صاحب سے اجازت چاہی امیر نے فرمایا اجازت دو اور سواری پر سے نہ اُترنے دو یہاں تک فرش پر آجائیں اسی طرح امام صاحب داخل ہو گئے امیر نے خود ہٹ کر امام صاحب کو جگہ دی اور کہا آج کیسے تکلیف کی؟ آپ نے کہا میرے ایک پڑوسی کو کوتوال صاحب نے کئی روز سے قید کر رکھا ہے آپ حکم دیں کہ اُسے چھوڑ دیں امیر نے کہا بہت خوشی سے نہ صرف اُسی کو بلکہ اُس رات سے لیکر آج تک جتنے بھی قید ہوئے ہیں سب آزاد ہیں امام صاحب نے خود جاکر اُسے قید خانہ سے چھڑایا۔ اب امام صاحب

فرأيت اباحنيفة وقد حفر فی الرمل حفرة وبسط عليها السفرة وسكب
الخل علیٰ ذالك الموضع فاكلوا الشواء بالخل فقالوا لم يحسن كل شئ قال
عليكم بالشك فان هذا شئ الحمد لله لكم فضلا من الله عليكم انا الحسين
بن محمد الخلال انا علی بن عمر الحريری انا علی بن محمد بن كاس النخعی حدثهم
قال نا محمد بن علی بن عفان نا نمر بن حداد عن ابی يوسف قال دعا المنصور
اباحنيفة فقال الربيع حاجب المنصور وكان يعادی اباحنيفة فقال
يا امير المؤمنين هذا ابوحنيفة يخالف جدك كان عبد الله بن عباس
يقول اذا حلف علی اليمين ثم استثنى بعد ذلك بيوم او بيومين جاز
الاستثناء وقال ابوحنيفة لا يجوز الاستثناء الا متصلا باليمين فقال ابوحنيفة
يا امير المؤمنين ان الربيع يزعم انه ليس لك فی رقاب جندك بيعة
قال وكيف قال يحلفون لك ثم يرجعون الى منازلهم فيستثنون
فتبطل ايمانهم قال فضحك المنصور وقال يا ربيع لا تعرض لابی حنيفة فلما خرج ابو حنيفة
قال له الربيع اردت ان تشيط بدمی قال لا ولكنك اردت ان تشيط
بدمی فخلصتك وخلصت نفسی انا ابونعيم الحافظ نا ابوبكر احمد بن
محمد بن موسى نا خالد بن النضر قال سمعت عبد الواحد بن غياث يقول

سواری پر آگے آگے ہیں اور وہ پیچھے پیچھے جب امام صاحب اُترنے لگے تو
فرمایا کہ ای شخص افسوس ہم نے تیری کوئی خبر نہ لی اُس نے کہا نہیں نہیں
بلکہ آپنے خوب حفاظت اور رعایت کی اللہ تعالیٰ آپکو بہتر بدلہ دے آپ نے
پڑوس کا حق خوب ادا کیا چنانچہ اُسوقت سے وہ تائب ہوگیا اور پھر کبھی
شراب نہیں پی۔

امام صاحب کی عقلمندی زیرکی اور دانائی کا بیان

حضرت ابن المبارک نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کہ اے ابوعبداللہ دیکھو
تو امام صاحب غیبت سے کسقدر بچتے ہیں کبھی اپنے دشمن کی بھی غیبت
نہیں کی حضرت سفیان نے جوابدیا کہ وہ عاقل آدمی ہیں کیوں ایسا کام کریں
جس سے اُنکی نیکیاں اُسے ملجائیں جسکی وہ غیبت کرتے ہیں علی بن عاصم

كان ابو العباس الطوسي سيء الرأي في ابي حنيفة وكان ابو حنيفة يعرف ذالك فدخل ابو حنيفة على ابي جعفر امير المؤمنين وكثر الناس فقال الطوسي اليوم اقتل ابا حنيفة فاقبل عليه فقال يا ابا حنيفة ان امير المؤمنين يدعو الرجل منا فيأمره بضرب عنق الرجل لا يدري ما هو ايسعه ان يضرب عنقه فقال يا ابا العباس امير المؤمنين يأمر بالحق او بالباطل قال بالحق قال نفذ الحق حيث كان ولا تسأل عنه ثم قال ابو حنيفة لمن قرب منه ان هذا اراد ان يوثقني فربطته

انا محمد بن عبد الواحد انا محمد بن العباس انا احمد بن سعيد السوسي قال نا عباس بن محمد قال سمعت يحيى بن صقر يقول دخل الخوارج مسجد الكوفة وابو حنيفة واصحابه جلوس فقال ابو حنيفة لا تبرحوا فجاؤا حتى وقفوا عليهم فقالوا لهم ما انتم فقال ابو حنيفة نحن مستجيرون فقال امير الخوارج دعوهم وابلغوهم مأمنهم واقرؤا عليهم القرآن فقرأوا عليهم القرآن وابلغوهم مأمنهم انا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا ابو صالح التيمي يحيى بن محمد نا يعقوب بن شيبة قال حدثني سليمان بن منصور قال حدثني يحيى بن عبد الجبار الحضرمي قال كان في مسجدنا قاص

کہتے ہیں اگر امام صاحب کی عقل کا وزن آدھی دنیا کے لوگوں کی عقل کے ساتھ کیا جائے تو بھی امام صاحب کی عقل وزن دار رہیگی۔ خارجہ بن مصعب کے پاس امام صاحب کا ذکر آیا تو کہنے لگے میں نے ایکہزار علما کے ساتھ ملاقات کی میں نے صرف تین یا چار عقلمند پائے جنمیں امام صاحب بھی ہیں اور فرمایا جو شخص جرابوں پر مسح کرنا جائز نہ جانے یا امام صاحب میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ عقلمند اور پرہیزگار نہیں پایا۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ امام صاحب کے بولنے میں انکے چلنے میں اور آنے جانے میں بھی انکی عقلمندی ظاہر ہوتی تھی۔ کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہودی کہتا تھا ایک مرتبہ امام صاحب اس کے پاس گئے اور فرمانے لگے میں ایک شخص کا مانگا تیری لڑکی کی

يقال له ذرعه فنسب مسجدنا اليه وهو مسجد الحضرميين فارادت ام ابي
حنيفة ان تستفتي في شئ فافتاها ابوحنيفة فلم تقبل فقالت لا اقبل الا ما يقول
ذرعة القاص فجاء بها ابوحنيفة الى ذرعه فقال هذه امي تستفتيك في كذا وكذا فقال
اعلم مني وافقه فافتها انت قال ابوحنيفة قد افتيتها بكذا وكذا فقال ذرعة القول كما قال
ابوحنيفة فرضيت وانصرفت وقال المختلي انا محمد بن محمد الصيدلاني قال حدثني محمد بن شجاع
قال سمعت الحسن بن زياد يقول حلفت ام ابي حنيفة بيمين فحنثت فاستفتت ابا حنيفة فافتاها
فلم ترض قالت لا ارضى الا بما يقول ذرعة القاضي فجاء بها ابوحنيفة الى ذرعة فسألته فقال افتيك
ومعك فقيه الكوفة فقال ابوحنيفة افتها بكذا وكذا فافتاها فرضيت اخبرني
ابو جبير محمد بن عمر الوكيل نا ابو الفتح عبد الكريم بن محمد الضبي قالا نا عمر بن
احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الحماني قال سمعت ابن المبارك
يقول رأيت الحسن بن عمارة اخذ بركاب ابي حنيفة وهو يقول والله
ما ادركنا احدا تكلم في الفقه ابلغ ولا اصبر ولا احضر جوابا منك وانك لسيد
من تكلم فيه في وقتك غير مدافع وما يتكلمون فيك الا حسدا انا علي بن القاسم
البصري الشاهد نا علي بن اسحاق المادرائي قال ذكر ابو داؤد يعني السجستاني
ولم اسمعه عن نصر بن علي قال سمعت ابن داؤد يقول الناس في ابي حنيفة

نسبت لایا ہوں وہ شریف ہی بالدار ہے قرآن حافظ ہی ساری رات ایک
رکعت نماز میں گذار دیتا ہی اللہ کے خوف سے بہت روتا ہی اُنہوں نے کہا حضرت
ایسا آدمی کہاں نصیب اس سے کم اچھائی والا ہو تو وہ بھی منظور ہی آپ نے فرمایا
مگر اُسمیں ایک بُرائی ہے وہ یہ کہ یہودی ہی اُس نے کہا سبحان اللہ! آپ
مجھے ایک یہودی کو اپنی لڑکی دینے کو کہتے ہیں؟ امام صاحب نے فرمایا تو کیا تم اپنی
لڑکی نہیں دوگے اُس نے کہا ہرگز نہیں تو فرمایا کیوں صاحب؟ پھر کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیا؟ سو سمجھ گیا اور فوراً توبہ کرلی
امام صاحب کے پوتے اسمٰعیل فرماتے ہیں ہمارا ایک پڑوسی رافضی تھا اُس کے دو خچر
تھے ایک کا نام اُس نے ابوبکر رکھ چھوڑا تھا اور دوسرے کو عمر کہا کرتا تھا ایک رات
اُنہیں سے ایک نے اُسے مار ڈالا امام صاحب نے سُنکر فرمایا جاؤ دیکھو یہ وہی

داسدٌ جاهل وا حسنهم عندی حالا الجاهل آنا محمد بن الحسن بن احمد
الاهوازی نا ابوبکر محمد بن اسحاق بن ابراهیم القاضی بالاهواز قال حدثنی محمد بن
محمد بن غزرة ابو الربیع الحارثی قال سمعت عبد الله بن داؤد یقول الناس
في ابي حنيفة رجلان جاهل به وحاسد له وانا الاهوازی نا محمد بن اسحاق
القاضی نا محمود بن محمد الواسطی قال نا سفیان بن وکیع قال سمعت ابی یقول
دخلت علی ابی حنیفة فرأیته مطرقا مفکرا فقال من این اقبلت من عند شریک
فرفع رأسه وانشد یقول ؎ ان یحسدونی فانی غیر لائمهم ؛ قبلی من الناس
اهل الفضل قد حسدوا ؛ فدام لی ولهم مابی وما بهم ؛ ومات اکثرنا
غیظا بما یجد ؛ قال وکیع واظنه کان بلغه عنه شئ آنا احمد بن علی بن
الحسین التوزی قال نا الحسن بن الحسین بن جهمان الفقیه الشافعی
سمعت ابا نصر احمد بن نصر البخاری یقول سمعت ابا عبد الله الزعفرانی
یقول ذکر محمد بن الحسن ما یجری الناس من الحسد لابی حنیفة فقال
؎ محسودون وشر الناس منزلة ؛ من عاش فی الناس یوما غیر محسود
نا احمد بن علی البادا انا احمد بن ابراهیم بن شاذان نا محمد بن الحسین
بن حمید بن الربیع نا سلیمان بن الربیع بن هشام الهندی قال سمعت

تھا جسکا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے دیکھا تو واقعی وہ وہی تھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ مکہ کے
شہر میں ایک چکنا اونٹ کا بچہ بھونا اور ارادہ کیا کہ اسکے گوشت کو سرکے سے کھائیں لیکن کوئی ایسا برتن
نہیں سرکہ نکالیں تو امام صاحب نے ریت میں ایک گڑھا بنایا اور اسپر دسترخوان بچھا دیا اور سرکہ ڈال کر وہاں
نہ ہو گوشت کو سرکہ سے کھایا لوگ تعریفیں کرنے لگے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے فضل کرم سے میری
سمجھ میں آگیا ابو یوسف فرماتے ہیں منصور نے امام صاحب کو بلایا تو ربیع نے جو اسکا داروغہ تھا اور امام
صاحب سے جلتا تھا کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کے دادا حضرت عبد اللہ بن عباس
رض کے خلاف کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جب شخص نے قسم کھالی اس کے بعد ایک
دو دن پیچھے انشاء اللہ کہ لیا تو بھی استثنا جائز ہے اور یہ کہتے ہیں جبتک
قسم کے ساتھ ہی متصل نہو جائز نہیں امام صاحب نے جھٹ سے فرمایا اے
امیر المومنین ربیع کا یہ خیال ہے کہ آپ کے لشکر آپکی بیعت کے پابند

اخرت بزاد دليريقول قال يوهيب العايذ قل لمن لايرى المسح على الخفين
او يقع فى ابى حنيفة الا ناقص العقل آنا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن شعيب
البخارى نا على بن موسى القمى حدثنى احمد بن عبدالله قاضى الرى نا ابى قال كنا عند
بن عائشة فذكر حديثا لابى حنيفة فقال لبعض من حضر لا تروه فقال له اما
انكم لو رأيتموه لاردتموه وما اعرفه لكم مثلا الا ما قال الشاعر اقلوا عليهم ويحكم
لا ابا لكم من اللوم او سدوا المكان الذى سدوا آنا ابو سعيد محمد بن
موسى بن الفضل الصيرفى نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا محمد بن
اسحاق الصغانى نا يحيى بن معين قال سمعت عبيد بن ابى قرة يقول سمعت يحيى
بن ضريس يقول شهدت سفيان واتاه رجل فقال له ما تنقم على ابى حنيفة
قال وما له قال سمعته يقول آخذ بكتاب الله فما لم اجد فبسنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فان لم اجد فى كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخذت بقول اصحابه آخذ بقول من شئت منهم وادع من
شئت منهم ولا اخرج من قولهم الى قول غيرهم فاما اذا انتهى الامر او جاء الى
ابراهيم والشعبى وابن سيرين والحسن وعطاء وسعيد بن المسيب وعدّ
رجالا فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا قال فسكت سفيان طويلا ثم

نہیں خلیفہ نے پوچھا یہ کیسے؟ کہا وہ آپ کے سامنے قسم کھالیں اور اپنے گھر جاکر
انشاء اللہ کہہ لیں تو انپر قسم کی پابندی نہیں منصور ہنس دیا اور کہنے لگا ربیع تو ابوحنیفہ
کے منہ نہ لگ جب باہر نکلے تو ربیع کہنے لگا حضرت آج تو آپنے میرا خون بہانے
کی تجویز کی تھی آپنے کہا یوں نہیں بلکہ یہ ارادہ تو آپ کا تھا میں نے تو اپنے آپکو
اور تمہیں دونوں کو بچا لیا۔ ابوعباس طوسی امام صاحب کے بارے میں کچھ بدظن
تھے اور امام صاحب کو بھی اس کا علم تھا ایک مرتبہ آپ امیرالمؤمنین ابوجعفر
کے پاس گئے جب دربار بھر گیا تو طوسی نے کہا آج میں اس شخص کو قتل کرا کر رہونگا
پھر کہنے لگا اے ابوحنیفہ امیرالمؤمنین اگر ہم میں سے کسی شخص کو حکم دیں کہ فلاں
کی گردن مارو اور اسے یہ نہ معلوم ہو کہ کس جرم پر وہ گردن زدنی قرار دیا گیا ہے
تو اس حکم کی تعمیل کریں یا نہ کریں آپ نے فرمایا اے ابوالعباس یہ بتاؤ خلیفہ حق

قال كلمات برأيه ما نبقى في المجلس احد الا كلنيه نسمع الشذ يذ من الحديث فنخافه ونسمع اللين فنرجوه ولا نحاسب الاحياء ولا نقضي على الاموات نسلم ما سمعنا ونكل ما لم نعلم ونتهم رأينا لرأيهم قد سقنا عن ايوب السختياني وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وابي بكر بن عياش وغيرهم من الائمة اخبارا كثيرة تتضمن تقريظ ابي حنيفة والمدح له والثناء عليه والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي حنيفة خلاف ذالك وكلامهم فيه كثير لامور شنيعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع نحن ذاكروها بمشيئة الله ومعتذرون على من وقف عليها وكره سماعها بان ابا حنيفة عندنا مع جلالة قدره اسوة غيره من العلماء الذين دونا ذكرهم في هذا الكتاب واوردنا اخبارهم وحكينا اقوال الناس فيهم على تباينها والله الموفق للصواب۔

اخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي قال حدثني احمد بن سهل قال سمعت يحيى بن ايوب قال سمعت يزيد بن هرون ذكر ابا حنيفة فقال ابو

ظلم کیا کرتے ہیں۔ یا اہل کا کہا حق کا کہا پھر کیا ہے؟ حق کو جاری کرو جہاں ہو اور کچھ نہ پوچھو پھر اپنے پاس والوں سے کہا دیکھو اس نے مجھے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا مگر اب میں نے اسے باندھ لیا۔ ایک مرتبہ خارجی کوفے کی مسجد میں آگئے اور امام صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے ٹھیر جاؤ وہ جب آگئے تو کہنے لگے تم کون ہو؟ آپ نے کہا ہم پناہ طلب کرنے والے ہیں پھر خوارج نے کہا انہیں چھوڑ دو اور انہیں انکی امن کی جگہ پہنچا دو انہوں نے قرآن سنایا اور جائے امن تک پہنچا دیا۔ عبد الجبار حضرمی کہتے ہیں کہ ہماری مسجد میں ایک واعظ تھے جن کا نام زرعہ تھا اور وہ مسجد حالانکہ حضرمیوں کی تھی زرعہ کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی امام صاحب کی والدہ نے ایک مسئلہ میں فتویٰ لینا چاہا آپ نے فتویٰ دیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا جس طرح

حنيفة رجل من الناس خطأه كخطأ الناس وصوابه كصواب الناس أنا محمد بن احمد بن رزق انا ابوبكر احمد بن جعفر بن محمد بن سلم الختلي قال املى علينا ابو العباس احمد بن علي بن مسلم الابار في شهر جمادى الآخرة سنة ثمان وثمانين ومائتين قال ذكر القوم الذين ردوا على ابي حنيفة ايوب السختياني وجرير بن حازم وهمام بن يحيى وحماد بن سلمة وحماد بن زيد وابو عوانة وعبد الوارث وسوار العنبري القاضي ويزيد بن زريع وعلي بن عاصم ومالك بن انس وجعفر بن محمد وعمر بن قيس وابو عبد الرحمن المقرئ وسعيد بن عبد العزيز والاوزاعي وعبد الله بن المبارك وابو اسحاق الفزاري ويوسف بن اسباط ومحمد بن جابر وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وحماد بن ابي سليمان وابن ابي ليلى وحفص بن غياث وابوبكر بن عياش وشريك بن عبد الله ووكيع بن الجراح ورقبة بن مصقلة والفضل بن موسى وعيسى بن يونس والحجاج بن ارطاة ومالك بن مغول والقاسم بن حبيب وابن شبرمة۔

ما حكي عن ابي حنيفة في الايمان

انا الحسن بن محمد بن الحسن اخو الخلال انا جبريل بن محمد المعدل

ذرعہ واعظ کہیں گے ہیں تو اُسی کو قبول کروں گی چنانچہ آپ اپنی والدہ کو لیکر ذرعہ کے پاس آئے اور کہا یہ میری ماں ہیں تم سے فلاں فلاں مسئلہ پوچھتی ہیں اُنہوں نے کہا آپ مجھسے زیادہ عالم ہیں آپ ہی جواب دیجئے آپنے کہا میں نے تو اُنہیں یہ جواب دیا ہے ذرعہ نے کہا ٹھیک ہی جواب صحیح ہے اب انکی والدہ خوش ہو گئیں اور لوٹ کے چلی آئیں۔ آپکی والدہ نے ایک مرتبہ قسم کھائی پھر اُسے توڑ دی آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے بتلا یا لیکن وہ رضامند نہ ہوئیں اور کہنے لگیں ہیں کہ ذرعہ قاص جب کی بات مانوں گی آپ اُنہیں لیکر ذرعہ کے پاس آئے اُنہوں نے اُن سے مسئلہ پوچھا ذرعہ نے کہا تمہارے ساتھ تو کوفہ کے فقیہ ہیں آپ نے کہا میں نے تو اُنہیں اس طرح جواب دیا ہے اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا اب وہ راضی ہو گئیں۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ آپکی رکاب تھامے ہوئے چلے جا رہے

بهمدان نا محمد بن حيويه النخاس نا محمود بن غيلان نا وكيع قال سمعت
الثوري يقول نحن المؤمنون واهل القبلة عندنا مؤمنون في المناكحة
والمواريث والصلوٰة والاقرار ولنا ذنوب ولا ندري ما حالنا عند الله قال
وكيع وقال ابو حنيفة من قال بقول سفيان هذا فهو عندنا شاك نحن
المؤمنون هنا وعند الله حقا قال وكيع ونحن نقول بقول سفيان و
قول ابي حنيفة عندنا جرأة انا علي بن محمد بن عبد الله المعدل انا
محمد بن عمرو بن البختري الرزاز نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي نا حمزة بن
الحرث بن عمير عن ابيه قال سمعت رجلا يسأل ابا حنيفة في المسجد
الحرام عن رجل قال اشهد ان الكعبة حق ولكن لا ادري هي هذه التي
بمكة ام لا فقال مؤمن حقا وسأله عن رجل قال اشهد ان محمد بن عبد الله
نبي ولكن لا ادري هو الذي قبره بالمدينة ام لا فقال مؤمن حقا قال
الحميدي ومن قال هذا فقد كفر قال وكان سفيان يحدث به عن حمزة
بن الحارث اخبرني حسن بن محمد الخلال نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد
بن احمد بن محمد بن حسنويه القرشي انا موسى بن عيسى بن عبد الله الربيع
قال نا محمد بن محمد الناعندي نا ابي قال كنت عند عبد الله بن الزبير

اور کہتے تھے واللہ ہمنے فقہ کے کسی متکلم کو آپ سے زیادہ پہنچا ہوا اور زیادہ واقف
اور زیادہ حاضر جواب نہیں پایا آپ بلا شبہ فقہ میں اپنے وقت کے بے روک سردار ہیں
لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ صرف حسد کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ابن داؤد کہتے ہیں لوگ
ابو حنیفہ کے بارے میں یا تو حاسد ہیں یا جاہل ہیں اور جاہل اچھے ہیں۔ کہتے ہیں
ابو حنیفہ کے بارے میں لوگ دو طرح کے ہیں جاہل اور حاسد وکیع کہتے ہیں میں
امام صاحب کے پاس گیا دیکھا وہ سر جھکائے متفکر بیٹھے ہیں پوچھنے لگے کہاں سے
آئے ہیں نے کہا شریک کے پاس سے تو سر اٹھایا اور اشعار پڑھے۔ جنکا
ترجمہ یہ ہے۔ اگر وہ میرا حسد کریں تو میں انہیں ملامت نہیں کروں گا۔ مجھ سے پہلے
بھی اہل فضل کا حسد کیا گیا۔ بس میرا اور انکا جو کچھ تھا وہ باقی ہی رہا۔ اور اکثر
حسد اور غصہ میں ہلاک ہو گئے۔ وکیع کہتے ہیں شاید آپ کو کوئی خبر انکی طرف سے

فاتاه كتاب احمد بن حنبل الى كما اشنع مسئلة عن ابي حنيفة فكتب
اليه حدثني الحرث بن عمير قال سمعت اباحنيفة يقول لو ان رجلا قال اعرف
لله بيتا ولا ادري اهو الذي بمكة او غيره امؤمن هو قال نعم ولو ان
رجلا قال اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مات ولا ادري
ادفن بالمدينة او غيرها امؤمن هو قال نعم قال الحرث وسمعته
يقول لو ان شاهدين شهدا عند قاض ان فلان بن فلان طلق امرأته
وعلم الناس جميعا انهما شهدا بالزور ففرق القاضي بينهما ثم لقيها احد
الشاهدين فله ان يتزوج بها قال نعم ثم علم القاضي بعد له ان يفرق
بينهما قال لا هكذا قال في هذه الرواية عن عبد الله بن الزبير الحميدي
عن الحرث بن عمير من غير ان يذكرا بنه بينهما اذ محمد بن احمد بن رزق
وابوبكر البرقاني قالا انا محمد بن جعفر بن الهيثم الانبادي قال نا جعفر
بن محمد شاكر زاد بن رزق الزاهد ثم اتفقا قال نا جابر السكني الخراساني
قال سمعت حمزة بن الحرث بن عمير ذكره عن ابيه قال قلت لابي حنيفة
او قيل له وهو يسمع رجل قال اشهد ان الكعبة حق غير اني لا ادري
اهو هذا البيت الذي يحج الناس اليه ويطوفون حوله او بيت بخراسان

ایسی ہی لی ہوگی۔ محمد بن حسن سے ایک مرتبہ امام صاحب کے حاسدوں کا ذکر آیا تو وہ
کہنے لگے حسد کرنے والے حسد کرتے رہیں جس شخص سے حسد و رشک نہ کیا جائے
وہ تو بدترین آدمی ہے۔ ابو وہب عابد کہتے ہیں جو شخص جرابوں پر مسح کو جائز
نہ جانے یا امام صاحب کی شان میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ ایک مرتبہ ابن عائشہ
نے امام صاحب کی ایک بات بیان کی تو حاضرین میں سے بعض نے کہا اُن کی روایت نہ کیجئے
لگے اگر تم بھی انہیں دیکھتے تو اُن کے مرید بن جاتے۔ تمہاری اور اُنکی مثال ہی
جو کسی شاعر نے کہی ہے کہ اے بدنصیبو۔ تم یا تو اُن پر ملامت کم کرو یا اُن جیسے ہو کر
دکھا دو سفیان کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے تم امام صاحبؒ کا کیا گناہ جانتے ہو
وہ تو کہا کرتے تھے میں کتاب اللہ قرآن شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو سنت
رسول اللہ حدیث شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو جس صحابی کا قول مطابق دلیل

امؤمن هذا وفقال البرقانی امؤمن هو قال نعم آنا ابن رزق انا جعفر بن
محمد بن نصیر الخلدی نا ابو جعفر محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی فی
صفر سنة سبع وتسعین ومائتین نا هارون بن اسماعیل نا مؤمل عن سفیان
الثوری قال نا عباد بن کثیر قال قلت لابی حنیفة رجل قال انا اعلم ان
الکعبة حق وانها بیت الله ولکن لا ادری هی التی بمکة او هی بخراسان امؤمن
هو قال نعم مؤمن هو قلت فما تقول فی رجل قال اعلم ان رسول الله ولکن لا
ادری هو الذی کان بالمدینة من قریش او محمد آخر امؤمن هو قال نعم قال
مؤمل قال سفیان وانا اقول من شک فی هذا فهو کافر آنا محمد بن الحسین
بن الفضل القطان انا عبد الله بن جعفر بن درستویه نا یعقوب بن
سفیان حدثنی علی بن عثمان بن فضیل نا ابو مسهر نا یحیی بن حمزة
وسعید یسمع ان ابا حنیفة قال لو ان رجلا عبد هذه النعل یتقرب
به الی الله لم ار بذلک باسا فقال سعید هذا الکفر صراحا انا ابو سعید
الحسن بن محمد بن حسنویه الکاتب باصبهان انا عبد الله بن محمد بن
عیسی بن مزید الخشاب نا احمد بن مهدی بن محمد بن رستم نا احمد بن
ابراهیم حدثنی عبد السلام یعنی ابن عبد الرحمن قال حدثنی اسماعیل

معلوم ہو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں اور مجتہدوں کے اقوال دیکھوں جیسے ابراہیم اور
شعبی اور ابن سیرین اور حسن اور عطا اور سعید بن مسیبؒ اور ان جیسے آدمی
تو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے انہوں نے اجتہاد کیا حضرت سفیان یہ سنکر خاموش
ہو رہے پھر چند کلمات فرمائے جنہیں سب حاضرین نے لکھ، سبیے فرمایا ہم سخت
سوت حدیثیں سنتے ہے اور ڈرتے ہے نرم سنتے تھے اور امید بند ھتی تھی ہم زندوں کے
محاسب نہیں مُردوں کے قاضی نہیں جو سنتے ہیں تسلیم کرتے ہیں جو نہیں جانتے
اُسے خدا کو سونپتے ہیں اپنے علم پر غرہ اور نازاں نہیں۔
ثم نے ابو ب سختیانی سفیان ثوری سفیان بن عیینہ ابوبکر بن عیاش وغیرہ آئمہ
سے بہت سے اقوال بیان کیئے جو امام صاحب کی تعریف مدح وثنا کو شامل
ہیں لیکن منتقد بن ائمہ حدیث سے اور خود ان بزرگوں سے بھی جو محفوظ

بن عیسی بن علی قال قال لی شریک کفر ابوحنیفة بآیتین من کتاب الله
قال الله تعالیٰ ویقیموا الصلوٰة ویؤتوا الزکوٰة وذالک دین القیمه وقال الله
تعالی لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم وزعم ابوحنیفة ان الایمان لایزید
ولاینقص وزعم ان الصلوٰة لیست من دین الله آنا ابوالقاسم عبدالرحمن
بن محمد بن عبدالله السراج بنیسابور انا ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ
الطائفی نا عثمان بن سعید الدارمی نا محبوب بن موسیٰ الانطاکی قال
سمعت ابا اسحاق الفزاری یقول سمعت ابا حنیفة یقول ایمان ابی بکر
الصدیق وایمان ابلیس واحد قال ابلیس یارب وقال ابوبکر الصدیق
یارب قال ابواسحاق ومن کان من المرجئة ثم لم یقل هذا انکسر علیه قوله
آنا ابوالفضل انا عبدالله بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا ابوبکر الحمیدی
عن ابی صالح الفراء عن الفزاری قال قال ابوحنیفة ایمان آدم وایمان
ابلیس واحد قال ابلیس رب بما اغویتنی وقال رب فانظرنی الی یوم یبعثون
وقال آدم ربنا ظلمنا انفسنا نا ابوطالب یحیی بن علی بن الطیب الدسکری
بحلوان انا ابویعقوب یوسف بن ابراهیم بن موسیٰ بن ابراهیم السهمی بجرجان
نا ابونعیم عبید بن هشام نا محمد بن هشام بن ملحان قال سمعت القاسم

اقوال امام صاحب کے بارے میں مروی ہیں وہ اسکے سراسر خلاف ہیں اور وہ
اقوال بھی بہ کثرت ہیں۔ اور اُنسے کئی ایک برائیاں امام صاحب کی ثابت ہوتی
ہیں جو حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں بعض برائیاں تو اصول دیانت میں
ہیں اور بعض فروع دیانت میں ہیں۔ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُنہیں بھی ذکر کرتے
ہیں اور جو لوگ ان کا سننا اور اُن سے واقف ہونا ناپسند کرتے ہوں انکی خدمت
میں معذرت کرتے ہیں کہ امام صاحب بھی ہمارے نزدیک باوجود اپنی جلالت قدر
کے اور علماء کرام کی طرح ہی ہیں جہاں ہم نے اپنی اس کتاب میں اُنکے
تمام حالات اور جو کچھ انکے بارے میں علماء کے خیالات ظاہر کئے تھے نقل کر دیئے
اسیطرح اب امام صاحب کی زندگی کا بھی دوسرا پہلو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ہمیں نیکی اور حق کی توفیق عطا فرمائے۔"

بن عثمان يقول من ابو حنيفة سكران يبول قائما قال ابو حنيفة لو كنت جالسا قال فنظر في وجهه وقال لا تمر يا مرجئ قال له ابو حنيفة هذا جزائي منك صيرت ايمانك كايمان جبرئيل آنا ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علي الابار نا عبد الاعلى بن واصل نا ابي نا ابن فضيل عن القاسم بن حبيب قال وضعت نعلي في الحصى ثم قلت لابي حنيفة ارأيت رجلا صلى لهذه النعل حتى مات الا انه يعرف الله بقلبه فقال مؤمن فقلت لا اكلمك ابدا آخبرني الخلال نا علي بن عمر بن محمد المشتري نا محمد بن جعفر الادمي نا احمد بن عبيد نا طاهر بن محمد نا وكيع قال اجتمع سفيان الثوري وشريك والحسن بن صالح وابن ابي ليلى فبعثوا الى ابي حنيفة قال فاتاهم فقالوا له ما تقول في رجل قتل اباه ونكح امه وشرب الخمر في رأس ابيه فقال مؤمن فقال له ابن ابي ليلى لا قبلت لك شهادة ابدا وقال له سفيان الثوري لا كلمتك ابدا وقال له شريك لو كان لي من الامر شئ لضربت عنقك وقال له الحسن بن صالح وجهي من وجهك حرام ان انظر الى وجهك ابدا آنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا يعقوب بن سفيان نا سليمان بن حرب وانا ابن الفضل ايضا انا احمد بن كامل

یزید بن ہارون امام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے ابو حنیفہ بھی ایک آدمی ہیں جسطرح اوروں کے اقوال صحیح بھی ہوتے ہیں اور غلط بھی اسیطرح ان کے بھی ہیں جن بزرگوں نے امام صاحب کی تردید کی ہو انکے نام یہ ہیں۔ ایوب سختیانی جریر بن حازم ہمام بن یحیی حماد بن سلمہ حماد بن زید ابو عوانہ عبد الوارث سوار عنبری قاضی یزید بن زریع علی بن عاصم امام مالک بن انس جعفر بن محمد عمرو بن قیس ابو عبد الرحمن مقری سعید بن عبد العزیز امام اوزاعی عبد اللہ بن المبارک ابو اسحاق فزاری یوسف بن اسباط محمد بن جابر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ حماد بن ابو سلیمان ابن ابی لیلی حفص بن غیاث ابو بکر بن عیاش شریک بن عبد اللہ وکیع بن جراح رقبہ بن مسلقہ فضل بن موسی عیسے بن یونس حجاج بن ارطاۃ مالک بن مغول قاسم بن حبیب اور ابن شبرمہ رحمہم اللہ اجمعین۔

القاضي نا محمد بن موسى البخلزي نا الفلاني عن سليمان بن حرب قال نا حماد
بن زيد قال جلست الى ابى حنيفة فذكر سعيد بن جبير فانتحله في الارجاء
فقلت يا ابا حنيفة من حدثك قال سالم الافطس قال قلت له سالم
الافطس كان مرجيا ولكن حدثني ايوب قال رآني سعيد بن جبير جلست
الى طلق فقال الم ارك جلست الى طلق لا تجالسه قال حماد وكان
طلق يرى الارجاء قال فقال رجل لابي حنيفة يا ابا حنيفة ما كان رأى
طلق فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم قال ويحك كان يرى العدل
واللفظ لحديث الفلاني أنا ابو القاسم ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب
باصبهان انا ابو بكر بن المقرئ قال نا سلامة بن محمود القيسي بعسقلان
نا عبد الله بن محمد بن عمرو قال سمعت ابا مسهر يقول كان ابو حنيفة
رأس المرجئة أنا الحسن بن الحسين بن العباس النعالي انا احمد بن
جعفر بن سلم نا احمد بن علي الابار نا ابو يحيى محمد بن عبد الله بن يزيد المقرئ
عن ابيه قال دعاني ابو حنيفة الى الارجاء أنا ابن رزق انا جعفر الخلدي
نا محمد بن عبد الله بن سليمان الحضرمي قال نا محمد بن عبد الله بن يزيد المقرئ
قال سمعت ابي يقول دعاني ابو حنيفة الى الارجاء فابيت أنا ابن الفضل

ایمان کے بارے میں امام صاحب کا فرمان

امام ثوری فرماتے ہیں ہم مؤمن ہیں اور اہل قبلہ کو بھی ہم نکاح کے میراث کے
نماز کے اقرار کے بارے میں مؤمن جانتے ہیں ہم گنہگار ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک ہمارا کیا حال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص سفیان کا
یہ قول کہے ہمارے نزدیک وہ شک والا ہے ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی
یقیناً مؤمن ہیں امام وکیع کہتے ہیں ہم بھی وہی کہتے ہیں جو امام سفیان نے کہا
اور ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک جرأت ہے۔ عمیر کہتے ہیں میرے سامنے
ایک شخص نے مسجد حرام میں امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ حق
ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کعبہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا یہ نہیں تو امام صاحب

انا عبداللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا احمد بن الخلیل نا عبدة قال
سمعت ابن المبارک وذکرا بحنیفة فقال رجل هل کان فیه من الهوی شیٔ
قال نعم الارجاء وقال یعقوب نا ابو جزی بن عمرو بن سعید بن سالم قال
سمعت جدی قال قلت لابی یوسف اکان ابو حنیفة مرجیاً قال نعم قلت
اکان جهمیا قال نعم قلت فاین انت منه قال انما کان ابو حنیفة مدرسا
فما کان من قول حسن قبلناه وما کان قبیحا ترکناه علیه انا ابو بکر محمد
بن عمر بن بکر المقری انا عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز نا هشیم بن
خلف الدوری نا محمود بن غیلان نا محمد بن سعید عن ابیه قال کنت مع
موسی امیر المؤمنین بجرجان ومعنا ابو یوسف فسألته عن ابی حنیفة
فقال وما یصنع به وقد مات جهمیا انا محمد بن اسماعیل بن عمر البجلی نا
محمد بن عبد اللہ المطوعی النیسابوری نا ابو حامد بن بلال نا ابن سمویه
... نا علی بن عثمان قال سمعت ... یقول سمعت ابا حنیفة یقول
... مت علینا امرأة جهم بن صفوان فادبت نساء نا اخبرنا الحسن
بن الحسین بن العباس بن دوما النعالی انا احمد بن جعفر بن سالم الختلی
نا احمد بن علی الابار نا منصور بن ابی مزاحم حدثنی ابو الاخنس الکنانی

جواب دیا کہ وہ سچا پکا مؤمن ہے۔ اس نے کہا اچھا اس شخص کے بارے میں آپ کیا
کہتے ہیں جو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبداللہ نبی ہیں لیکن میں نہیں
جانتا کہ آیا یہ وہی ہیں جنکی قبر مدینہ میں ہے یا نہیں آپنے کہا وہ بھی سچا پکا مؤمن ہے امام
حمیدی کہتے ہیں جو یہ بات کہے وہ کافر ہے سفیان اس بات کو حمزہ بن حارث سے
بیان کرتے تھے۔ محمد نا غندی کہتے ہیں میں عبداللہ بن زبیر کے پاس تھا اُن کے
پاس امام احمد بن حنبل کا خط آیا کہ ابو حنیفہ کے بیان کردہ مسائل مجھے لکھ بھیجو
انہوں نے اُس کے جواب میں لکھا مجھسے حارث بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ
سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بیت اللہ ہے
مگر یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے کیا وہ مؤمن ہے
تو کہا ہاں اور کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال رأيت اباحنيفة او حدثنا الثقة انه رأى اباحنيفة اخذ بزمام بعير
مولاة للجهم قد مت من خراسان يقود جملها فطهرا الكوفة يمشي قد حكى
عن بشر بن الوليد عن ابي يوسف ان ابا حنيفة كان يذم جهما ويعيب
قوله - انا الخلال انا الحريري ان علي بن محمد النخعي حدثهم قال نا محمد بن
الحسن بن مكرم نا بشر بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول قال ابو حنيفة
صنفان من شر الناس بخراسان الجهمية والمشبهة وربما قال
والمقاتلية وقال النخعي اخبرنا محمد بن علي بن عفان اخبرنا يحيى بن
عبد الحميد نا الحماني عن ابيه قال سمعت ابا حنيفة يقول جهم بن صفوان
كافر - وليس عندنا شك في ان ابا حنيفة يخالف المعتزلة في ابو عبيد
لانه مرجئ وفي خلق الافعال لانه كان يثبت القدر نا عبد الرزاق نا ابن
سالم نا احمد بن علي الابار نا ابو يحيى بن المقرئ سمعت ابي يقول رأيت
رجلا سأل اباحنيفة احمر كانه من رجال الشام فقال رجل لزم غريما
له فحلف بالطلاق انه يعطيه حقه غدا الا ان يحول بينه وبينه قضاء
الله عزوجل فلما كان من الغد جلس على الزنا وشرب الخمر قال لم يحنث
ولم تطلق امرأته منه نا القاضي ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن محمود

فوت ہو گئے اور نہیں جانتا کہ وہ مدینہ میں دفن کئے گئے یا اور کہیں کہا وہ بھی
مؤمن ہے کہا ہاں حارث کہتے ہیں اور میں نے سنا وہ یہ بھی کہتے تھے کہ
اگر دو گواہوں نے قاضی کے سامنے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی
اور سب لوگوں کو علم ہے کہ یہ گواہ محض جھوٹے ہیں قاضی نے میاں بیوی میں جدائی
کرادی پھر اُن گواہوں میں سے ایک اُس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا وہ
نکاح کرسکتا ہے آپ نے فتویٰ دیا کہ ہاں کرسکتا ہے کہا اچھا اس کے بعد قاضی
کو بھی علم ہوا تو کیا وہ ان دونوں میں جدائی کرا سکتا ہے جواب دیا ہرگز نہیں
امام صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں
نہیں جانتا کہ یہ وہی کعبہ ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اُس کے اردگرد طواف
کرتے ہیں یا وہ خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے آپ نے فتویٰ دیا

السمنانی من حفظه نا ابو محمد الحسن بن ابی عبد الله السمنانی نا الحسین بن
محمد الرعی نا محمد بن شجاع الثلجی نا محمد بن سماعة عن ابی یوسف قال سمعت
ابا حنیفة یقول اذا کلمت القدری فانما هو حرفان اما ان یسکت واما
ان یکفر یقال له هل علم الله فی سابق علمه ان تکون هذه الاشیاء کما هی فان
قال لا فقد کفر وان قال نعم یقال له افاراد ان تکون کما علم او اراد ان تکون بخلاف
ما علم فان قال اراد ان تکون کما علم فقد اقر انه اراد من المؤمن الایمان ومن
الکافر الکفر وان قال اراد ان تکون بخلاف ما علم فقد جعل ربه متمنیا متحسرا
لان من اراد ان یکون ما علم انه لا یکون او لا یکون ما علم انه یکون فانه متمن متحسر
ومن جعل ربه متمنیا متحسرا فهو کافر آنا علی بن عبد البصری نا احمد بن محمد بن یعقوب
الکاتب نا ابو محمد عبد الله بن الحارثی نا داود بن ابی العوام نا ابی عن یحیی
بن نصر قال کان ابو حنیفة یفضل ابا بکر وعمر ویحب علیا وعثمان وکان
یؤمن بالاقدار ولا یتکلم فی القدر وکان یمسح علی الخفین وکان اعلم الناس فی
زمانه وافقههم

واما القول بخلق القرآن

فقد قیل ان ابا حنیفة لم یکن یذهب الیه والمشهور عنه انه کان یقوله

وہ مؤمن ہے عباد بن کثیر امام صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں
کعبہ برحق ہے اور وہ بیت اللہ ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ کعبہ وہی ہے جو مکہ میں ہے
یا وہ ہے جو خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے کہنے لگے ہاں وہ مؤمن ہے
میں نے کہا اچھا اس شخص کو آپ کیا کہتے ہیں جو کہے میں جانتا ہوں رسول برحق ہیں لیکن نہیں جانتا
کہ وہی رسول اللہ ہیں جو مدینہ میں قریش قبیلے سے تھے یا محمد نام کا کوئی اور شخص رسول اللہ ہے کیا
ایسا عقیدہ رکھنے والا مؤمن ہے کہا ہاں وہ مؤمن ہے۔ سفیان کہتے ہیں میں
کہتا ہوں جو اس میں شک کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ آپ کا قول ہے اگر
کوئی شخص اس جوتی کی عبادت کرے اور اس سے اللہ کی نزدیکی چاہے میرے نزدیک
اس میں کوئی حرج نہیں سعید کہتے ہیں یہ صریح کفر ہے۔ شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ نے
قرآن پاک کی دو آیتوں کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

واستتیب منه فاما مرددی عنه فهی خلقه ثنا محمد بن احمد بن رزق نا علی بن احمد بن محمد القزوینی نا ابو عبد الله بن محمد بن شیبان الرازی العطار بالری سمعت احمد بن الحسن البرمقی قال سمعت الحکم بن بشیر یقول سمعت سفیان بن سعید الثوری والنعمان بن ثابت یقولان القرآن کلام الله غیر مخلوق نا القاضی ابو جعفر السمنانی نا الحسن بن ابی عبد الله السمنانی نا الحسین بن حمة ابو یحیی الرومی نا محمد بن شجاع الثلجی نا محمد بن سماعة عن ابی یوسف قال ناظرت ابا حنیفة ستة اشهر حتی قال من قال القرآن مخلوق فهو کافر انا الخلال انا الحسن بن یاسین ان النخعی حدثهم نا احمد بن الصلت نا بشر بن الولید عن ابی یوسف عن ابی حنیفة قال من قال القرآن مخلوق فهو مبتدع فلا یقولن احد بقوله ولا یصلین احد خلفه وقال النخعی نا نجیح بن ابراهیم حدثنی ابن کرامة وراق ابن ابی بکر بن ابی شیبة قال قدم ابن مبارک علی ابی حنیفة فقال له ابو حنیفة ما هذا الذی دب فیکم فقال له رجل یقال له جهم قال وما یقول قال یقول القرآن مخلوق فقال ابو حنیفة کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا وقال النخعی نا ابو بکر المروزی قال سمعت ابا عبد الله احمد بن حنبل یقول لم یصح عندنا ان ابا حنیفة یقول

دیُؤتُوا الزَّکٰوۃَ وَذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔ یعنی دین مضبوط یہ ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ انہیں ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَزْدَادُوْا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِہِمْ یعنی تاکہ لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اور کہتے ہیں نماز اللہ کے دین میں نہیں۔ امام صاحب فرمایا کرتے تھے ابوبکر صدیقؓ کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے۔ ابلیس بھی کہتا تھا یا رب اور ابوبکر صدیق بھی کہتے تھے یا رب ابو اسحاق کہتے ہیں ہر مرجیہ شخص کا یہی خیال ہے ورنہ انکا مذہب نہیں بنتا۔ آپ فرماتے ہیں آدمؑ کا ابلیس کا ایمان ایک ہے ابلیس کہتا ہے رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ اور کہتا ہے رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اور آدم کہتے ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ایک مرتبہ امام صاحب نے دیکھا کہ ایک شرابی کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہے فرمانے لگے

القرآن مخلوق وقال النخعی نا محمد بن شاذان الجوهری قال سمعت ابا سلیمان الجوجانی ومعلی بن منصور الرازی یقولان ما تکلم ابو حنیفة ولا ابو یوسف ولا زفر ولا محمد ولا احد من اصحابهم فی القرآن وانما تکلم فی القرآن بشر المریسی وابن ابی داود فهؤلاء شانوا اصحاب ابی حنیفة۔

ذکر الروایات عمن حکی عن ابی حنیفة القول بخلق القرآن

نا البرقانی حدثنی محمد بن العباس الخزاز نا جعفر بن محمد الصندلی نا اسحاق بن ابراهیم بن عمر بن منیع نا اسحاق بن عبد الرحمن نا حسن بن ابی مالک عن ابی یوسف قال اول من قال القرآن مخلوق ابو حنیفة کتب الی عبد الرحمن بن عثمان الدمشقی ونا عبد العزیز بن ابی طاهر عنه قال نا ابو المیمون البجلی نا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو واخبرنی محمد بن الولید سمعت ابا مسهر یقول قال سلمة بن عمرو القاضی علی المنبر لا رحم الله ابا حنیفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق نا الضبیقی انا جعفر بن محمد بن علی الطاهری نا ابو القاسم البغوی نا زیاد بن ایوب حدثنی حسن بن ابی مالک وکان من خیار عباد الله قال قلت لابی یوسف القاضی ما کان ابو حنیفة یقول فی القرآن قال فقال کان یقول القرآن مخلوق

کا سکے تو بیٹھ کے پیشاب کرتا اس نے آپکی طرف دیکھا اور کہا ای مرجیہ تیری جیب پاس سے گزرتا آپ فرمانے لگے چونکہ میں نے تیرا ایمان جبرئیل کے ایمان کے برابر کر دیا ہے اسلئے میرا بدلہ یہی تھا قاسم بن حبیب کہتے ہیں میں نے اپنی جوتیاں کنکریوں میں رکھیں اور امام صاحب سے کہا کہ ایک شخص مرتے دم تک ان جوتیوں کی نماز پڑھتا رہا۔ مگر اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانتا رہا کیا وہ بھی ایمان دار ہے؟ آپنے جواب دیا ہاں وہ بھی مومن ہے۔ میں نے کہا اب میں آپ سے ہرگز ہرگز کبھی بھی بات چیت نہیں کروں گا۔ حضرت سفیان ثوری حضرت شریک حضرت حسن بن صالح حضرت ابن ابی لیلی مجتمع ہوتے ہیں اور امام صاحب کو بھی بلاتے ہیں وہ تشریف لائے تو انسے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اپنی ماں سے نکاح کر لیا اپنے باپ کے سر کے کاسہ میں شراب پی آپ نے فرمایا وہ مومن ہے یہ سنتے ہی امام ابن ابی لیلی فرمانے لگے میں تیری

قال فقلت فانت یا ابا یوسف فقال لا قال ابو القاسم فحدثنی بھذا الحدیث
القاضی الرقی فقال لی وابی حسن کان وابی حسن کان یعنی الحسن بن ابی
مالک قال ابو القاسم فقلت للبرقی ھذا قول ابی حنیفة قال نعم المشئوم
قال وجعل یقول اجدب بحلقی آخبرنی حسن بن محمد الخلال قال انبأنا احمد
بن ابراھیم بن الحسن نا عمر بن الحسن القاضی قال نا اسماعیل بن اسحاق نا
نصر بن علی نا الاصمعی نا سعید بن سالم الباھلی قال قلنا لابی یوسف لم
لا تحدثنا عن ابی حنیفة قال ما تصنعون بہ مات یوم مات یقول القرآن
مخلوق۔ آخبرنی الخلال نا احمد بن ابراھیم نا عمر بن الحسن نا القاضی نا
اسماعیل بن اسحاق القاضی نا عباس بن عبد العظیم نا احمد بن یونس
قال کان ابو حنیفة فی مجلس عیسٰی بن موسٰی فقال القرآن مخلوق قال
فقال اخرجوہ فان تاب والا فاضربوا عنقہ نا ابن رزق نا احمد بن اسحاق
بن وھب البندار نا محمد بن العباس یعنی المؤدب نا ابو محمد شیخ لہ اخبرنی
احمد بن یونس قال اجتمع ابن ابی لیلٰی وابو حنیفة عند عیسٰی بن موسٰی
العباسی والی الکوفة قال فتکلما عندہ قال فقال ابو حنیفة القرآن
مخلوق قال فقال عیسٰی لابن ابی لیلٰی اخرج فاستتبہ فان تاب والا فاضرب

شہادت کبھی بھی قبول نکروں گا امام سفیان فرماتے لگے میں تجہسے کبھی نہ بولوں گا حضرت
امام شریک نے کہا اگر میرا بس چلتا تو تیری گردن مارتا امام حسن بن صالح نے فرمایا میں تیری
شکل بھی کبھی نہ دیکھوں گا۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا آپنے سعید بن
جبیر کا ذکر کیا اور انہیں مرجیہ کہا میں نے کہا حضرت آپ سے یہ کس نے کہا کہا سالم افطس نے
میں نے کہا سالم افطس تو خود مرجیہ تھا سنیئے مجہہ سے ایوب نے کہا کہ مجھے سعید بن
جبیر نے طلق کے پاس بیٹھا دیکھا تو مجھے منع فرما دیا۔ اس لیئے کہ طلق مرجیہ کا خیال
رکہتے تھے تو ایک شخص نے کہا امام صاحب طلق کی بابت آپکی کیا رائے ہے آپ نے جواب
نہ دیا اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر کہا وہ عدل دیکہتا تہا۔ ابو مسہر کہتے
ہیں ابو حنیفہ مرجیہ کے سردار تھے۔ یزید مقری کہتے ہیں مجھے بھی انہوں نے مرجیہ
بننے کو کہا تہا۔ اور انکی اس دعوت کو میں نے رد کر دیا۔ ابن المبارک سے کسی نے

عنقه نا ابن الفضل نا علي بن احمد نا احمد بن علي الابار نا سفيان بن وكيع
قال جاء عمر بن حماد بن ابي حنيفة فجلس الينا فقال سمعت ابي حمادا يقول
بث ابن ابي ليلى الى ابي حنيفة فسأله عن القرآن فقال مخلوق فقال
تتوب والا اقدمت عليك قال فتابعه فقال القرآن كلام الله قال
ند ادبني في الخلق يخبرهم انه قد تاب من قوله القرآن مخلوق فقال ابي فقلت
لابي حنيفة كيف صرت الى هذا فقال يا بني خفت ان يقدم علي فاعطيته
التقية نا ابراهيم بن عمر البرمكي نا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا
عمر بن محمد بن عيسى الجوهري نا ابو بكر الاثرم قال حدثني هرون بن
اسحاق قال سمعت اسماعيل بن ابي الحكم يذكر عن عمر بن عبيد الطنافسي
عن ابيه ان حماد بن سليمان بعث الى ابي حنيفة اني بريء مما تقول الا ان
تتوب وكان عنده ابن ابي عيينة فقال اخبرني جار لي ان ابا حنيفة
دعاه الى ما استتيب من بعد ما استتيب انا الخلال انا الحريري
ان النخعي حدثهم قال عبد الله بن عمر قال نا محمد بن الشقر بن مالك
بن مغول سمعت اسماعيل بن حماد بن ابي حنيفة يقول قال ابو حنيفة
ان ابن ابي ليلى يستحل مني ما لا استحل من بهيمة نا محمد بن عبيد الله

کسی نے پوچھا کہ ابوحنیفہ میں بھی کچھ بدعت تھی کہا ہاں مرجیہ تھے۔ امام ابو یوسف سے
پوچھا جاتا ہے کہ کیا امام ابوحنیفہ مرجیہ تھے کہا ہاں سوال ہوا کیا وہ جہمیہ تھے کہا
ہاں کہا پھر تم اپنی بابت کہو کہا امام صاحب ایک مدرس تھے انکی اچھی باتیں ہم لیتے تھے
اور خلافِ شرع باتیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ سعید کہتے ہیں ہم امیر المؤمنین موسیٰ کے
ساتھ جرجان میں تھا ہمارے ساتھ امام صاحب کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف بھی
تھے میں نے ان سے امام ابوحنیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے تم انہیں کیا
کروگے وہ تو جہمیہ ہوکر مرے۔ امام صاحب کا قول ہے کہ جب جہم بن صفوان کی
عورت ہمارے ہاں آئی تو ہم نے اسے اپنی عورتوں سے ملاقات کرائی۔ جہم کی لونڈی
جب خراسان سے آئی تو کوفے میں اسکے اونٹ کی نکیل پکڑے ہوئے امام ابوحنیفہ
چلتے تھے۔ ابو یوسف سے یہ بھی مروی ہے کہ امام صاحب جہم کی مذمت کیا کرتے تھے

الحمانی نا محمد بن عبد اللہ بن ابراھیم الشافعی حدثنی عمر بن الهیضم البزار
نا عبد اللہ بن سعید بقصر ابن ھبیرۃ حدثنی ابی ان اباہ اخبرہ ان ابن
ابی لیلی کان یتمثل بھذہ الابیات ۔ الی شنأت المرجیین ؍ رأیھم
عمر بن ذر وابن قیس ناصر ؛ و عتیبۃ اللہ باب لا نرضی بہ ؛ وابا حنیفۃ
شیخ سوء کافر ؛ فی ابیات ذکرھا وانا محمد بن عبد اللہ الحنائی والحسین
بن ابی بکر ومحمد بن عمر القرشی قالوا انا محمد بن عبد اللہ الشافعی نا محمد بن
موفق نا ضرار بن موفق نا ضرار بن اصر وقال حدثنی سلیم المقری نا سفین
الثوری قال قال لی حماد بن ابی سلیمان ابلغ عنی ابا حنیفۃ المشرک انا
انی بریٔ منہ حتی یرجع عن قولہ فی القرآن آنا الحسن بن شجاع نا عبد
بن جعفر نا احمد بن علی الابار نا عبد الاعلی بن واصل نا ابو نعیم ضرار
بن صرد قال سمعت سلیم بن عیسی المقری قال سمعت سفیان بن سعید
الثوری یقول سمعت حماد بن ابی سلیمان یقول ابلغوا ابا حنیفۃ المشرک
انی بریٔ من دینہ بریٔ الی ان یتوب قال سلیم کان یزعم القرآن
مخلوق اخبرنی عبد الباقی بن عبد الکریم قال انا عبد الرحمن بن عمر
الخلال نا محمد بن احمد بن یعقوب حدثنی جدی قال حدثنی علی بن

اور اُسکے اقوال پر عیب گیری کرتے تھے فرماتے تھے خراسان میں دو قسم کے لوگ بدترین
لوگ ہیں جہمیہ اور مشبہ اور کبھی کہتے تھے مقابلیہ ۔ حمانی اپنے باپ کی روایت سے
نقل کرتے ہیں کہ امام صاحب جہم بن صفوان کو کافر کہتے تھے " ہم بھی بلا شک یہ کہتے ہیں کہ
امام صاحب معتزلہ کا وعید کے بارے میں خلاف کرتے تھے اسلیئے کہ وہ مرجیہ تھے ۔ اور
خلق افعال کا بھی انکار کرتے تھے اس لیے کہ وہ تقدیر کے مثبت تھے " ایک شخص سرخ رنگ
جیسے کہ شامی ہوتے ہیں امام صاحب سے سوال کرتا ہے کہ ایک شخص اپنے مقروض کو
پکڑ لیتا ہے وہ قسم کھاتا ہے کہ اگر کل میں تجھے تیری رقم نہ دیدوں تو میری بیوی پر طلاق
ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ دونوں میں سے کسی کو موت آجائے دوسرے دن وہ
زناکاری اور شراب خوری میں مشغول ہوجاتا ہے فرمایا نہ اس کی قسم ٹوٹتی ہے نہ
اُسکی عورت اس سے جدا ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں جب قدریہ فرقہ سے تم

ياسر حدثني عبد الرحمن بن الحكم بن بشر بن سليمان عن ابيه او غيره
واكبر ظني انه عن غير ابيه قال كنت عند حماد بن ابي سليمان اذ اقبل ابو حنيفة فلما راه حماد
قال لا مرحبا ولا اهلا ان سلم فلا تردوا عليه ان جلس فلا توسعوا له قال فجاء ابو حنيفة فجلس فتكلم
حماد بشئ فرده عليه ابو حنيفة فاخذ حماد كفا من حصى فرمى به آنا ابن رزق انا احمد بن جعفر
بن سالم نا احمد بن علي الابار نا احمد بن ابراهيم قال قيل لشريك استتيب ابو حنيفة قال
قد علم ذلك العواتق في خدورهن آنا ابن الفضل انا ابن درستويه نا يعقوب بن
سفيان حدثني الوليد قال حدثني ابو مسهر حدثني محمد بن فليح المدني عن اخيه
سليمان وكان علامة بالناس ان الذي استتاب ابا حنيفة خالد القسري
قال فلما رأى ذلك اخذ في الرأي ليمحي به وروي ان عمر بن
يوسف استتابه وقيل انه لما تاب رجع واظهر القول بخلق القرآن فاستتيب
دفعة ثانية فيحتمل ان يكون يوسف استتابه مرة وخالد استتابه مرة والله
اعلم آنا علي بن طلحة المقرى والحسن بن علي الجوهري قال انا عبد العزيز
بن جعفر الخرقي نا علي بن اسحاق بن خاطيا نا ابو معمر القطيعي نا حجاج الاعور
عن قيس بن الربيع قال رأيت يوسف بن عمر امير الكوفة اقام ابا حنيفة
على المصطبة يستتيبه من الكفر آنا الحسين بن محمد اخو الخلال انا جبريل

گفتگو کرو تو ایک بات ایسی میں بتاتا ہوں کہ یا تو وہ خاموش ہو جائے اور ہار جائے یا کافر
ہو جائے اس سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ یہ چیز
ایسی ہو گی یا نہ جانتا تھا؟ اگر وہ انکار کرے تو صریح کفر ہے اور اگر اقرار کرے تو پوچھا
جائے کہ کیا وہ اپنے علم کے مطابق ہونا چاہتا تھا یا خلافِ علم۔ اگر علم کے مطابق وہ کہے تو
ثابت ہو گیا کہ مومن سے اس کا ارادہ ایمان کا تھا اور کافر سے کفر کا اور اگر کہے کہ اس کا ارادہ
اپنے علم کے خلاف ہونے کا تھا تو اس نے اپنے رب کو تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس
کرنے والا ٹھیرایا اس سبب سے کہ جو شخص جانتا ہو کہ یہ نہ ہو گا اور پھر اس کا ہونا چاہے یا جانتا ہو کہ
یہ ہو گا اور اس کا نہ ہونا چاہے تو وہ تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس کرنے والا ہوا
اور جو شخص اپنے رب کو تمنائیں اور حسرت و افسوس کرنے والا جانے وہ کافر ہے۔ امام
ابوحنیفہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فضیلت دیتے تھے اور حضرت علیؓ

بن محمد العدل لی بھمدان انا محمد بن حیویہ النحاس نا محمد بن غیلان نا یحیی بن آدم قال سمعت شریکا یقول استتیب ابوحنیفۃ مرتین آنا ابن الفضل انا ابن درستویہ نا یعقوب حدثنی الولید بن عتبۃ الدمشقی وکان ممن تہمہ نفسہ نا ابو مسہر نا یحیی بن حمزۃ وسعید بن عبد العزیز جالس قال حدثنی شریک بن عبداللہ قاضی الکوفۃ ان اباحنیفۃ استتیب من الزندقۃ مرتین نا علی بن محمد بن عبداللہ المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف انا عبداللہ بن احمد بن حنبل اجازۃ حدثنی ابومعمر قال قیل لشریک مم استتبتم اباحنیفۃ قال من الکفر آنا ابورزق انا احمد بن عبداللہ الوراق نا ابوالحسن علی بن اسحاق بن عیسے بن زاطیا المخرمی قال سمعت ابراھیم بن سعید الجوھری یقول سمعت معاذ بن معاذ وانا ابن الفضل انا عثمان بن احمد الدقاق نا سھل بن ابی سھل الواسطی نا ابوحفص عمر بن علی قال سمعت معاذ بن معاذ یقول سمعت سفیان الثوری یقول استتیب ابوحنیفۃ من الکفر مرتین آنا ابن رزق انا ابن سالم نا احمد بن علی الابار نا محمد بن یحیی نا نعیم بن حماد نا یحیی بن سعید ومعاذ بن معاذ قالا وانا ابوالفضل انا ابن درستویہ نا یعقوب نا نعیم قال سمعت معاذ بن معاذ ویحیی بن سعید

اور حضرت عثمانؓ سے محبت رکھتے تھے تقدیر پر ایمان رکھتے تھے تقدیر کے مسائل میں کلام نہ کرتے تھے جرابوں پر مسح جائز جانتے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے عالم اور بہت بڑے پرہیزگار تھے۔

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام صاحب کا قول

یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام صاحب خلق قرآن کے قائل نہ تھے اور مشہور یہ قول ہے کہ وہ اسکے بھی قائل تھے لیکن توبہ کرائے گئے تھے وہ روایتیں ملاحظہ ہوں جن میں امام صاحب سے خلق قرآن کی نفی وارد ہے حکم بن بشیر کہتے ہیں حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت عثمان بن ثابت کا قول ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے غیر مخلوق ہے۔ ابو یوسفؒ فرماتے ہیں میں نے امام صاحبؒ سے چھ مہینے تک مناظرہ کیا یہانتک کہ وہ اس بات کے قائل ہوگئے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق

يقولان سمعنا سفيان يقول استتيب ابو حنيفة من الكفر مرتين وقال
يعقوب مرارا آنا ابو نعيم الحافظ نا محمد بن احمد بن الحسن نا بشر بن موسى نا عبد الله
بن الزبير الحميدي قال سمعت مؤملا يقول استتيب ابو حنيفة من الدهر مرتين
آنا ابو سعيد الحسن بن محمد بن عبد الله بن حسنويه الكاتب باصبهان انا
ابو محمد عبد الله بن محمد بن عيسى بن يزيد الخشاب نا احمد بن مهدي نا عبد الله
بن معمر نا مؤمل بن اسماعيل قال سمعت سفيان الثوري يقول ان ابا حنيفة
استتيب من الزندقة مرتين وقال احمد بن مهدي نا احمد بن ابراهيم
حدثني سليمان بن عبد الله نا جرير عن ثعلبة قال سمعت سفيان الثوري
وذكر ابا حنيفة فقال لقد استتنا به اصحابه من الكفر مرارا آنا ابن رزق
انا عثمان بن احمد الدقاق نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي قال سمعت سفيان
وهو ابن عيينة يقول استتيب ابو حنيفة من الدهر ثلاث مرات آنا ابن
رزق انا ابن سلمة قال نا الابار نا محمد بن يحيى النيسبوري نا نعيم بن حماد
قال قال يحيى بن حمزة وسعيد بن عبد العزيز استتيب ابو حنيفة من
الزندقة مرتين آنا الحسن بن ابي بكر انا عبد الله بن اسحاق البغوي نا الحسن
بن عليل نا احمد بن الحسين صاحب القوهي قال سمعت يزيد بن زريع قال

کہنے والا بدعتی ہے اس کا قول کوئی نہ کہے اور اُس کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے۔ فرماتے ہیں
قرآن کو مخلوق کہنے والا بدعتی ہے اُسکی بات نہ مانی جائے اور اُسکی اقتدا میں نماز نہ پڑھی
جائے۔ ابن مبارک جب امام صاحب کے پاس آتے ہیں تو آپ پوچھتے ہیں تم میں یہ بیماری
کیا پھیل پڑی ہے؟ جہم کیا کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے آپ نے
فرمایا بڑی بُری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یقیناً وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ابو سلیمان
جوزجانی معلی بن منصور رازی کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام زفر امام محمد
اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا یہ تو بشر مریسی اور ابن
ابی داؤد کا قول ہے اور ان لوگوں نے اصحاب ابو حنیفہ کو بدنام کیا ہے۔

اُن لوگوں کا بیان جو کہتے ہیں کہ امام صاحب قرآن کو مخلوق کہتے ہیں

امام ابو یوسف شاگرد رشید امام ابو حنیفہ کے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے قرآن کو

استتیب ابو حنیفة مرتین أنا ابن رزق والبرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الهیثم الانباری نا جعفر بن محمد بن شاکر وانا الحسین بن شجاع الصوفی نا محمد بن عبد الله الشافعی نا جعفر بن شاکر نا بجا هو ابن السندی قال سمعت عبد الله بن ادریس یقول استتیب ابو حنیفة مرتین قال وسمعت ابن ادریس یقول کذب من زعم ان الایمان لا یزید ولا ینقص أنا القاضی ابو بکر الحیری نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم قال سمعت الربیع بن سلیمان یقول سمعت اسد بن موسیٰ قال استتیب ابو حنیفة مرتین أنا محمد بن عبد الله بن ابان العنبقی نا احمد بن سلیمان النجار نا عبد الله بن احمد بن حنبل قلت لابی کان ابو حنیفة استتیب قال نعم نا محمد بن علی بن مخلد الوراق لفظا قال فی کتابی عن ابی بکر محمد بن عبد الله بن صالح الاسدی الفقیه المالکی قال سمعت ابا بکر بن ابی داود السجستانی یوما وهو یقول لاصحابه ما تقولون فی مسئلة اتفق علیها مالک واصحابه والشافعی واصحابه والاوزاعی واصحابه والحسن بن صالح واصحابه وسفیان الثوری واصحابه واحمد بن حنبل واصحابه فقالوا یا ابا بکر ما تکون مسئلة اصح من هذه فقال هؤلاء کلهم اتفقوا علی تضلیل ابی حنیفة۔

ذکر ما حکی عن ابی حنیفة من رأیه فی الخروج علی السلطان

مخلوق کہا وہ ابو حنیفہ ہے یا سلیمان بن عمرو قاضی نے ممبر پہ اپنے بیان میں کہا اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے اسی شخص نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا۔ ابو یوسف قاضی سے حسن بن ابی مالک پوچھتے ہیں کہ قرآن کو امام ابو حنیفہ مخلوق کہتے تھے یا نہیں؟ کہا ہاں مخلوق کہتے تھے پوچھا جاتا ہے پھر آپ کیا کہتے ہیں کہا میں نہیں کہتا ابو القاسم کہتے ہیں جب میں نے اس اس واقعہ کا ذکر قاضی برقی سے کیا تو وہ کہنے لگے ابو الحسن بھی اسی کے قائل تھے ابو الحسن بھی یہی کہتے تھے یعنی حسن بن ابی مالک میں نے پھر کہا کیا ابو حنیفہ کا قول یہی ہے کہا ہاں وہ بھی اس نامبارک قول کے قائل ہیں۔ ایک مرتبہ لوگ امام ابو یوسف سے کہنے ہیں کہ آپ امام ابو حنیفہ کی روایتیں ہمیں کیوں نہیں سناتے کہا تم ان کی روایتوں کو کیا کرو گے وہ تو انتقال کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے ایک مرتبہ امام صاحب عیسیٰ بن موسیٰ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہنے لگے قرآن مخلوق ہے

انا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستویه نا یعقوب بن سفیان
حدثنی صفوان بن صالح نا عمر بن عبد الواحد قال سمعت الاوزاعی
یقول اتانی شعیب بن اسحاق و ابن ابی مالک و ابن علاق و ابن ناصح فقالوا
قد اخذنا عن ابی حنیفة اشیاء فانظر فیه فلم یبرح بی و بهم حتی اریتهم
فیما جاؤنی عنه انه قد احل لهم الخروج علی الائمة انا طلحة بن علی الصقر
الکنانی انا محمد بن عبد الله الشافعی قال حدثنی ابو شیخ الاصبهانی نا الاثرم
وانا ابراهیم بن عمر البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا عمر بن
محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال سمعت ابا عبد الله یقول قال ابن المبارک
ذکرت ابا حنیفة یوما عند الاوزاعی فاعرض عنی فعاتبته فقال تجیئ الی
رجل یری السیف فی امة محمد صلی الله علیه وسلم فتذکره عندنا اخبرنی
محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی انا ابو علی الحافظ نا عبد الله
بن محمود المروزی قال سمعت محمد بن عبد الله بن قهزاد یقول سمعت ابا الوزیر
انه حضر عبد الله بن المبارک فروی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
حدیثا فقال له رجل ما قول ابی حنیفة فی هذا فقال عبد الله احدثک
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجیئ برجل کان یری السیف فی امة محمد

عیسٰی نے فرمایا اسے نکال دو اور اگر توبہ نہ کرے تو اسکی گردن مارو ۔ والیٔ کوفہ عیسٰی
بن موسیٰ عباسی کے دربار میں ابنِ ابی لیلیٰ کی اور امام صاحب کی ملاقات ہوتی ہے وہاں
کچھ بات چیت ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں قرآن مخلوق ہے امیرِ کوفہ حضرت عیسٰی
بہت غصہ ہو کر فرماتے ہیں اسے باہر نکالو اس سے توبہ کراؤ اگر توبہ نہ کرے تو اُسکی
گردن مارو ۔ ابنِ ابی لیلیٰ نے ایک مرتبہ امام صاحب کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ قرآن
کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا وہ مخلوق ہے کہا توبہ کرو ورنہ میں تمہاری گردن
ماروں گا ۔ دوبارہ پھر بھیجا تو کہنے لگے قرآن کلام اللہ ہے اس پر مشہور ہو گیا کہ
آپ نے توبہ کر لی حماد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ کہا آپ نے یہ کیوں کیا ؟ کہا مجھے
اپنی جان کا خوف تھا تو میں نے تقیہ کر لیا ۔ حماد بن سلیمان نے ابو حنیفہ سے
کہا میں آپ کے قول سے بری الذمہ ہوں ہاں اگر آپ توبہ کر لیں تو اور بات ہے اُنکے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنا ابن دوما البغالی انا احمد بن جعفر بن
سالم نا محمد بن علی الاباد نا الحسن بن علی الحلوانی نا احمد بن محمد نا عبد العزیز
بن ابی رزمة عن ابن المبارك قال كنت عند الاوزاعی فذكرت ابا حنيفة
فلما كان عند الوداع قلت اوصنی قال قد اردت ولو لم تسألنی سمعتك
تطری بری السيف فی الامة قال فقلت الا اخبرتنی فقال الاباد نا منصور
بن ابی مزاحم حدثنی يزيد بن يوسف قال قال لی ابو اسحاق الفزاری
جاءنی نعی اخی من العراق وخرج مع ابراهيم بن عبد الله الطالبی فقدمت
الكوفة فاخبرونی انه قتل وانه قد استشار سفيان الثوری وابا حنيفة
فاتيت سفيان انبأت بمصيبتی باخی واخبرته انه استفتاك قال
نعم قد جاءنی فاستفتانی فقلت ماذا افتيته قال لا آمرك بالخروج و
ولا انهاك قال فاتيت ابا حنيفة فقلت له بلغنی ان اخی اتاك فاستفتاك
قال قد اتانی واستفتانی قال فقلت فما افتيته قال افتيته بالخروج
قال فاقبلت عليه فقلت لا جزاك الله خيرا قال هذا رأی قال فحدثته
بحديث عن رسول الله صلی الله عليه وسلم فی الرد لهذا فقال هذا خرافة
يعنی حديث النبی صلی الله عليه وسلم آنا ابن الفضل بن درستويه نا يعقوب

پاس ابن عیینہ بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ میرے پڑوسی نے مجھے خبر دی کہ ابو حنیفہ نے
توبہ کرنیکے بعد بھی خلقِ قرآن کی طرف مجھے بلایا - امام صاحب فرماتے ہیں میں ایک
چوپائے کے ساتھ بھی جو سلوک جائز نہیں جانتا وہ سلوک میرے ساتھ ابنِ ابی لیلیٰ
جائز جانتے ہیں - ابن ابی لیلیٰ چند اشعار پڑھا کرتے تھے جنکا مطلب تھا کہ میں مرجیہ گروہ
اور ان کے مذہب کو برا جانتا ہوں جیسے عمرو بن ذر اور ابنِ قیس فاجر اور عتیبہ دباب
سے بھی میں خوش نہیں ہوں اور ابو حنیفہ بھی برے اور . . . . تھے - حماد بن ابو سلیمان نے سفیان
ثوری سے کہا ابو حنیفہ . . . . . سے کہدو کہ میں اُس سے بیزار ہوں جب تک کہ وہ قرآن کو
مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرے یہی روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے حماد بن ابو سلیمان
کے پاس امام صاحب آتے ہیں انہیں دیکھتے ہی حضرت حماد کہتے ہیں نہ انہیں مرحبا کہا جائے
نہ اھلاً کہا جائے ان کے سلام کا جواب نہ دیا جائے ان کے لیے مجلس میں جگہ نہ دی جائے

قال حدثني صفوان بن صالح الدمشقي حدثني عمر بن عبد الواحد السلمي قال
سمعت ابراهيم بن محمد الفزاري يحدث الاوزاعي قال قتل اخي مع ابراهيم
الفاطمي بالبصرة فركبت لانظر في تركته فلقيت اباحنيفة فقال لي من اين
اقبلت واين اردت فاخبرته اني اقبلت من المصيصة واردت اخا لي قتل
مع ابراهيم فقال لو انك قتلت مع اخيك كان خيرا لك من المكان الذي
جئت منه قلت فما منعك انت من ذالك قال لولا ودائع كانت عندي
واشياء للناس ما استنيت في ذالك آنا الحسن بن ابي بكر انا ابراهيم بن
محمد بن يحيى المزكي النيسابوري نا محمد بن المسيب سمعت عبد الله بن
خبيق سمعت الهيثم بن جميل يقول سمعت ابا عوانة يقول كان ابو حنيفة
مرجيا يرى السيف فقيل له فحماد بن ابي سليمان قال كان استاذه في
ذالك آخبرني علي بن احمد البزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا الحسن
بن وضاح المؤدب نا مسلم بن ابي مسلم الحرقي نا ابو اسحاق الفزاري سمعت سفيان
والاوزاعي يقولان ما ولد في الاسلام مولود اشأم على هذه الامة
من ابي حنيفة وكان ابو حنيفة مرجيا يرى السيف قال لي يوما يا ابا اسحاق اين
تسكن قلت المصيصة قال لو ذهبت حيث ذهب اخوك كان خيرا لك قال

جب آپ آئے اور بیٹھے اور حماد نے کچھ بیان کیا تو امام صاحب نے اسکی تردید کی حضرت
[illegible] نے اُنپر کنکریاں پھینکیں حضرت شریک سے کہا گیا کہ کیا ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی ہے
[illegible] یہ واقعہ تو پردہ نشین عورتیں بھی جانتی ہیں۔ جب خالد قسری امام صاحب سے
توبہ کراتے ہیں تو امام صاحب اسے بیٹھنے کے لیے رائے قیاس میں مشغول ہو جاتے
[illegible]۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ یوسف بن عمر نے اُنسے توبہ کرائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ
[illegible] کے بعد پھر وہ لوٹ گئے اور خلقِ قرآن کے قول کو ظاہر کیا پھر دوبارہ توبہ کرائے گئے
[illegible] دونوں واقعات میں یہ تطبیق ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے ایک مرتبہ یوسف نے توبہ کرائی
اور دوبارہ خالد نے کرائی ہو واللہ اعلم۔ قیس بن ربیع کہتے ہیں امیر کوفہ یوسف بن عمر نے
امام صاحب کو کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی تھی شریک کہتے ہیں امام صاحب سے دو مرتبہ
توبہ کرائی گئی۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے شریک سے پوچھا جاتا ہے

وكان اخو ابي اسحاق خرج مع المبيضة على المسودة فقتل انبأنا ابن الفضل انا محمد بن الحسن بن زياد النقاش انا محمد بن علي اخبره عن سعيد بن سالم قال قلت لقاضي القضاة ابي يوسف سمعت اهل خراسان يقولون ان ابا حنيفة جهمي مرجئ قال لي صدقوا ويرى السيف ايضاً قلت له فاين انت منه فقال انما كنا ناتيه يدرسنا الفقه ولم نكن نقلده ديننا۔

ذكر ما حكي عنه من مستشنعات الالفاظ والافعال

انبأنا الحسن بن علي الجوهري نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد بن القاسم البزاز نا عبد الله بن ابي سعد ثني ابو عبد الرحمن عبد الخالق بن منصور النيسابوري سمعت ابا داؤد المصاحف سمعت ابا مطيع يقول قال ابو حنيفة ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانهما تفنيان انبأنا محمد بن الحسين بن الفضل ثنا علي بن ابراهيم النجاد نا محمد بن اسحاق السراج سمعت ابراهيم بن ابي طالب سمعت عبد الله بن عمر بن الرماح سمعت ابا مطيع البلخي سمعت ابا حنيفة يقول ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانهما تفنيان قال ابو مطيع وكذب والله قال النجاد وكذب والله قال الله تعالى اكلها دائم ثم قال ابن الفضل وكذب والله ابا مطيع كان يذهب اليه لا ابا حنيفة وكذاب والله كل من قاله ابنا د

امام صاحب سے کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے سفیان ثوری بھی فرماتے ہیں ابو حنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کرائی گئی۔ اس روایت کی اور سند بھی ہے۔ یعقوب کہتے ہیں کئی مرتبہ توبہ ہوئی مؤمل بھی کہتے ہیں دو مرتبہ انسے توبہ کرائی گئی سفیانؒ سے بھی امام صاحب کا بے دینی سے دو مرتبہ توبہ کر نا مروی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ انسے ان کے ساتھیوں نے کئی مرتبہ کفر سے توبہ کرائی۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں تین مرتبہ ان سے توبہ کرائی گئی سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں دو دفعہ امام صاحب سے توبہ کرنے کو کہا گیا۔ یزید بن زریع بھی یہی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی یہی کہتے ہیں۔ انہی کا قول ہے کہ جو ایمان کو کم زیادہ ہونے والا نہ مانے وہ کذاب ہے۔ اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو دفعہ توبہ کرائی گئی۔ حضرت عبد اللہ امام احمدؒ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی فرمایا ہاں۔ ابو بکر بن ابو داؤد سجستانی ایک دن اپنے ساتھیوں سے

م قلت هذا القول يحكى الان

ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علی الابار نا ابراهیم بن سعید نا
محبوب بن موسیٰ سمعت یوسف بن اسباط یقول قال ابوحنیفة لو ادرکنی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وادرکته لاخذ بکثیر من قولی اخبرنی علی بن احمد الرزاز
انا علی بن محمد بن سعید الموصلی نا الحسن بن ابو صالح المؤدب نا المسیب بن واضح
نا یوسف بن اسباط قال قال ابوحنیفة لو ادرکنی رسول الله صلی الله علیه وسلم
او ادرکته لاخذ بکثیر من قولی قال وسمعت اسحاق یقول کان ابوحنیفة
یجیئه الشیء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فیخالفه الی غیره اٰبنا نا
بن سعید الحسن بن محمد بن عبد الله بن حسنویه الاصبهانی انا عبد الله بن
محمد بن عیسیٰ الخشاب ثنا احمد بن مهدی نا احمد بن ابراهیم نا عبد السلام بن
عبد الرحمن ثنی ابو اسحاق الفزاری کنت اٰتی اباحنیفة اسأله عن الشیء
من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب فیها فقلت له انه یروی فیها
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا وکذا قال دعنا من هذا قال و
سألته یوما اخری عن مسئلة فاجاب فیها قال فقلت له ان هذا یروی فیه عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا وکذا فقال حك هذا بذنب خنزیر
اٰبنا نا ابن دوما انا ابن سلمة نا الابار نا الحسن بن علی الحلوانی نا ابوصالح یعنی

فرمانے لگے تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو؟ جبکہ امام مالکؒ اور ان کے اصحاب امام شافعیؒ اور اُن کے
اصحاب امام اوزاعیؒ اور اُن کے اصحاب امام حسن بن صالحؒ اور اُن کے اصحاب امام سفیان
ثوریؒ اور اُن کے اصحاب امام احمد بن حنبلؒ اور اُن کے اصحاب کا اجماع ہو گیا ہو۔
سب نے کہا اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ کہنے لگے یہ سب کے سب (امام)
ابوحنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔

اس بات کا بیان کہ امام صاحب سلطانِ اسلام پر چڑھائی کرنا جائز جانتے تھے

اوزاعیؒ فرماتے ہیں میرے پاس شعیب بن اسحاق ابنِ ابی مالک ابن علاق ابن ناصح آئے
اور کہنے لگے ہم نے امام ابوحنیفہ سے روایتیں کی ہیں آپ اُن پر ایک نظر ڈال جائیے آپ
ہیں اور وہ لگے رہے یہاں تک کہ میں نے انہیں دکھا دیا کہ اُنکی روایتوں میں ایک روایت
سلطان پر چڑھائی کرنے کے جائز ہونے کی بھی ہے۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے ایکدن

الفرا نا ابو اسحاق لفزاری حدثت اباحنیفة حدیثاً فی رد السیف فقال هذا حدیث خرافة وقال الابار نا محمد بن حسان الازرق سمعت علی بن عاصم یقول حدثنا اباحنیفة بحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا آخذ به فقلت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا آخذ به انبانا محمد بن نصر النرسی انا محمد بن عمر بن محمد بن بهیة البزاز انا احمد بن محمد بن سعید الکوفی نا موسی بن هرون بن اسحاق نا العباس بن عبد العظیم بالکوفة ثنی ابوبکر بن ابی الاسود عن بشر بن مفضل قال قلت لابی حنیفة نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا قال هذا رجز قلت قتادة عن انس ان یهودیا رضخ رأس جاریة بین حجرین فرضخ رسول الله صلی الله علیه وسلم رأسه بین حجرین قال هذیان انبانا ابوبکر البرقانی قرأت علی محمد بن محمود المحمودی بمروحدثکم محمد بن علی الحافظ نا اسحاق بن منصور نا عبد الصمد عن ابیه قال ذکر لابی حنیفة قول رسول الله صلی الله علیه وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال هذا سجع وذکر له قضاء من قضاء عمر وقول من قول عمر فی الولاء فقال هذا قول شیطان انبانا ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سلمة نا احمد بن علی الابار

اوزاعی کے پاس امام صاحب کا ذکر کیا تو مجھ سے اُنہوں نے منہ پھیر لیا ہیں۔ دوسری جانب سے ان کے سامنے آیا تو فرمانے لگے تو ایسے شخص کے پاس جاتا آتا ہے جو امتِ محمدیہ میں تلوار چلانی جائز جانتا ہو اور پھر ہمارے پاس آکر اس کا ذکر کرتا ہے؟ ابو الوزیر نے ایک مرتبہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ایک شخص کہنے لگا کہ ابو حنیفہ اس مسئلہ میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تیرے سامنے اللہ کے پیغمبرؐ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو میرے سامنے ایک ایسے شخص کا نام لیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تلوار چلانی جائز جانتا تھا۔ عبد اللہ بن مبارک نے ایک مرتبہ اوزاعی کے سامنے امام صاحب کا ذکر کیا رخصت کے وقت کہنے لگے مجھے کچھ وصیت کیجئے اوزاعی نے کہا میرا تو خود ارادہ تھا کہ تم نہ کہتے جب بھی میں تمہیں سناتا۔ تو ایسے شخص کی تعریفیں کرتا ہے جو امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تلوار چلانی جائز جانتا تھا میں نے کہا پھر آپ نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ - ابو اسحاق

ن محمد بن يحيى النيسابوري بنيسابور نا ابو معمر عبيد الله بن عمرو
بن ابي الحجاج نا عبد الوارث قال كنت بمكة وبها ابو حنيفة فاتيته وعنده
نفر فسأله رجل عن مسئلة فاجاب فيها فقال له الرجل فما رواية عن عمر
بن الخطاب رضي الله عنه قال ذالك قول شيطان قال فسبحت فقال لي رجل
اتعجب فقد جاء قبل هذا رجل فسأله عن مسئلة فاجابه فقال فما رواية
رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال هذا سجع فقلت
في نفسي هذا مجلس لا اعود فيه ابدا انبانا محمد بن عبد الملك القرشي انا
ابو العباس احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا ابو عمرو محمد بن يعقوب بن ابراهيم
نيسابوري سمعت ابا عبد الله محمد بن نصر المروزي سمعت اسحاق قال يحيي
بن آدم ذكر لابي حنيفة هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الوضوء نصف الايمان قال لتتوضأ مرتين حتى تستكمل الايمان قال
اسحاق فقال يحيي بن آدم الوضوء نصف الايمان يعني نصف الصلوة لان
الله تعالى سمى الصلوة ايمانا فقال وما كان الله ليضيع ايمانكم يعني صلوتكم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة الا بطهور فالطهور
نصف الايمان على هذا المعنى اذ كانت الصلوة لا تتم الا به قال ابو عبد الله

فزاری کہتے ہیں میرے پاس عراق سے میرے بھائی کی موت کی خبر آئی میں ابراہیم بن عبد اللہ
طالبی کے ساتھ کوفے پہنچا مجھے معلوم ہوا کہ وہ قتل کیا گیا ہے اور اُسنے سفیان ثوری
اور ابو حنیفہ سے مشورہ لیا تھا میں حضرت سفیان کے پاس آیا اور اپنے بھائی کی
موت کی مصیبت کی خبر پہنچائی اور کہا کیا اُسنے آپ سے بھی کچھ پوچھا تھا کہا ہاں میرے پاس
آیا مجھسے دریافت کیا میں نے اسے کہا نہیں تمہیں سلطان پر چڑھائی کرنیکا حکم دیتا
ہوں نہ منع کرتا ہوں پھر میں نے حضرت ابو حنیفہ سے جا کر پوچھا کہ میرے بھائی کو آپ نے
کیا کہا تھا کہا میں نے اُسے فتوی دیا تھا کہ ضرور چڑھائی کرو میں نے کہا اللہ تعالی
تمہیں نیک بدلہ نہ دے کہنے لگے میری رائے یہی تھی میں نے اس رائے کے خلاف
نہیں ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی تو جواب دیا کہ یہ خرافات ہے
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرافات کہا ابراہیم بن محمد فزاری کہتے ہیں کہ

قال اسحاق قال یحیی بن آدم ذکر لابی حنیفة قول من قال لا ادری نصف العلم
قال فلیقل مرتین لا ادری حتی یستکمل العلم قال یحیی وتفسیر قوله لا ادری
نصف العلم لان العلم انما هو ادری ولا ادری فاحدهما نصف الآخر انبانا
ابو القاسم ابراهیم بن محمد بن سلیمان المؤدب باصبهان انا ابو بکر بن المقرئ
نا سلامة بن محمود القیسی بعسقلان نا عمران بن موسی الطائی نا ابراهیم
بن بشار الرمادی نا سفیان بن عیینة قال ما رأیت اجرأ علی الله من ابی حنیفة
کان یضرب الامثال لحدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم فیرده بلغه
انی اروی ان البیعین بالخیار ما لم یتفرقا فجعل یقول أرأیت ان کانا
فی سفینة أرأیت ان کانا فی سجن أرأیت ان کانا فی سفر کیف یفترقان اخبرنا ابن رزق
نا الابار نا ابو عمار المروزی سمعت الفضل بن موسی الشیبانی سمعت ابا
حنیفة یقول من اصحابی من یبول قلتین یرد علی قول رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا کان الماء قلتین لم ینجس آخبرنی الخلال نا عبد الله بن
عثمان الصفار نا محمد بن مخلد نا العباس بن محمد بن ابراهیم بن شماس قال
سمعت وکیعا یقول سأل ابن المبارک ابا حنیفة عن رفع الیدین فی
الرکوع فقال ابو حنیفة یرید ان یطیر فیرفع یدیه قال وکیع وکان ابن

میرے بھائی ابراہیم فاطمی کے ہمراہ بصرہ میں قتل کئے گئے ہیں اُن کے ترکہ کو لینے
کی غرض سے چلا امام صاحب سے ملاقات کی تو کہنے لگے کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا
ارادہ ہے؟ میں نے اُنسے واقعہ بیان کیا کہ میں مصیصہ سے آرہا ہوں اور
بھائی کی موت کی خبر سنکر آیا ہوں جو ابراہیم کے ساتھ قتل کئے گئے ہیں تو کہنے لگے
کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی اُسکے ساتھ قتل کیا جاتا تیرے لیے بھی وہی بہتر تھا اُس مکان
جس سے تو آرہا ہے میں نے کہا حضرت پھر آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ خود اس
عامل نہیں ہوتے کہنے لگے اگر میرے پاس لوگوں کی امانتیں نہ ہوتیں تو مجھے اسمیں کوئی
تامل نہ تھا۔ ابو عوانہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ مرجیہ تھے اور امت میں مسلمانوں
تلوار چلانی جائز جانتے تھے۔ کسی نے کہا پھر حماد بن سلیمان کا کیا خیال تھا جو امام
کہ اس مسئلہ میں وہ ان کے بھی استاد تھے۔ ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں سفیان

المبارك رجلا عاقلا فقال له ابن المبارك ان كان طار فی الاولی فانه يطير
فی الثانية فسكت ابو حنيفة ولم يقل شيأ نا ابن رزق انا عثمان بن احمد الدقاق
نا حنبل بن اسحاق نا الحميدی سمعت سفيان كنت فی جنازة ام خصيب بالكوفة
فسأل رجل ابا حنيفة عن مسئلة من الصرف فافتاه فقلت يا ابا حنيفة
ان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قد اختلفوا فی هذه فغضب وقال للذی
استفتاه اذهب فاعمل بها فما كان فيها من اثم فهو علی انبانا القاضی ابو
القاسم عبد الواحد بن محمد بن عثمان البجلی نا عمر بن محمد بن عمر بن الفياض
انا ابو طلحة احمد بن محمد بن عبد الكريم الوساوسی نا عبد الله بن خبيق نا
ابو صالح الفراء سمعت يوسف بن اسباط يقول رد ابو حنيفة علی رسول الله
صلی الله عليه وسلم اربعمائة حديث او اكثر قلت له يا ابا محمد تعرفها قال
نعم قلت اخبرنی بشیء منها فقال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم للفرس
سهمان وللرجل سهم قال ابو حنيفة انا لا اجعل سهم بهيمة اكثر من
سهم المؤمن واشعر رسول الله صلی الله عليه وسلم واصحابه رضی الله تعالی
عنهم البدن وقال ابو حنيفة الاشعار مثلة وقال صلی الله عليه وسلم
البيعان بالخيار ما لم يتفرقا وقال ابو حنيفة اذا وجب البيع فهو خيار [illegible]

اور اوزاعی رح نے کہا اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے بڑھ کر بد شگون پیدا نہیں ہوا وہ
مرجیہ تھے اور مسلمانوں پر تلوار چلانی جائز جانتے تھے ایک مرتبہ مجھسے کہنے لگے ابو اسحاق
تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا مصیصہ میں کہا اگر تم بھی وہیں جاتے جہاں تمہارے بھائی
گئے تو بہتر ہوتا ابو اسحاق کے بھائی نے بغاوت کی تھی اور اسپر مارے گئے۔ قاضی القضاۃ
ابو یوسف رح سے سوال ہوتا ہے کہ آپ نے سنا ہوگا؟ اہلِ خراسان ابو حنیفہ کو جہمی اور
مرجی کہتے ہیں کہا ہاں وہ سچے ہیں اور ابو حنیفہ سلطانِ اسلام کی بغاوت کو بھی
جائز کہتے تھے اسے کہا گیا آخر آپ بھی تو اُن کے شاگرد ہیں آپ کا کیا خیال ہے
کہنے لگے ہم اسے صرف فقہ سیکھتے تھے نہ کہ دین کے کاموں میں ہم اُنکی تقلید کرتے ہیں

امام صاحب کے بدترین الفاظ اور اقوال کا بیان

ابو مطیع کہتے ہیں امام صاحب نے فرمایا اگر جنت و دوزخ مخلوق ہیں تو وہ فنا بھی ضرور ہونگی۔ یہی روایت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرع بين نسائه اذا اذا دات يخرج في سفر اقرع اصحابه فقال ابو حنيفة
القرعة قمار وقال ابو حنيفة لو ادركني رسول الله صلى الله عليه وسلم وادركته لاخذ بكثير من قولي و
هل الدين الا الرأي الحسن أنبأنا ابن رزق حدثني عثمان بن عمر بن حنيف ثنا الابار نا محمد بن اسمعيل البصلاني
ح وانبأنا البرقاني قرأت على ابي حفص بن الزيات حدثكم
عمر بن محمد الكاغذي قال حدثنا ابو السائب سمعت وكيعا يقول وجدنا ابا حنيفة
خالف مأتي حديث أخبرني علي بن احمد الرزاز نا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا
عيسى بن فيروز الانباري نا عبد الاعلى بن حماد نا حماد بن سلمة وسمعته يقول ابو حنيفة
استقبل الآثار واستدبرها برأيه انبأنا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفي نا ابو العباس محمد بن يعقوب
الاصم نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا ابي نا مؤمل سمعت حماد بن سلمة يقول وذكر ابا حنيفة فقال ان
ابا حنيفة استقبل الآثار والسنة فردها برأيه انبأنا ابن رزق انا ابن سلم نا الأبار نا محمود بن غيلان عن
مؤمل سمعت حماد بن سلمة يقول ابو حنيفة هذا المستقبل السنة يردها برأيه انبأنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان
نا عثمان بن احمد الدقاق ثنا احمد بن المرثدي نا رجاء بن السندي سمعت بشر بن السري
اتيت ابا عوانة فقلت له بلغني ان عندك كتابا لابي حنيفة اخرجه فقال يا بني
ذكرتني فقام الى صندوق له فاستخرج كتابا فقطعه قطعة قطعة فرمى به فقلت له

دوسری سند سے بھی مروی ہے ابو مطیع نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نجاد کہتے ہیں خدا کی قسم
یہ جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُكُلُهَا دَائِمٌ اُسکی نعمتیں دوامی ہیں ابن الفضل
کہتے ہیں خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے میں کہتا ہوں ابو مطیع کا یہ مذہب ہے نہ کہ ابو حنیفہ کا اور
ہر وہ شخص جو اس قول کا قائل ہو جھوٹا ہے - یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہا کرتے
تھے اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا لیتے اور میں آپکے زمانے میں ہوتا تو خود
حضورؐ بھی میری بہت سی باتیں لیتے یہ قول ان لفظوں میں بھی مروی ہے کہ اگر میرے زمانہ کو حضور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاتے اور میں آپکو پاتا تو آپ میری بہت سی باتوں پر عمل کر لیتے اسحاق یہ بھی کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کے پاس حدیث
پہنچتی تھی اور باوجود اسکے بھی وہ اس کا خلاف کرنے سے چوکتے نہ تھے ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے
پاس گیا تھا اُن سے مسائل پوچھتا تھا ایک مرتبہ ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فتویٰ دیا میں نے کہا اس مسئلہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یوں یوں آیا ہے تو کہنے لگے دَعْنَا مِنْ

ما حملك على ما صنعت قال كنت عند ابي حنيفة جالسا فاتاه رجل بنحلة
من قبل السلطان كانما قد حموا الحديد وارادوا ان يقلدوه الامر فقال يقول
الامير رجل سرق وديا فما ترى فقال غير متعتع ان كانت قيمته عشرة دراهم
فاقطعوه فذهب الرجل قلت يا ابا حنيفة الا تتقي الله حدثني يحيى بن سعيد
عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا قطع في ثمر ولا كثر ادرك الرجل فانه يقطع فقال غير متعتع ذاك حكم قد مضى
فانتهى وقد قطع الرجل فهذا ما يكون له عندي كتاب آبنا انا ابن دوما انا ابن سلم
نا الابار نا الحسن بن علي الحلواني نا ابو عاصم عن ابي عوانة قال كنت عند ابي
حنيفة فسأله رجل عن رجل سرق وديا فقال عليه القطع قال فقلت له حدثني
يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا قطع
في ثمر ولا كثر قال ايش تقول قال قلت نعم قال ما بلغني هذا اقلت الرجل
الذي افتيته فرده قال فقد جبرت به البغال الشهب قال ابو عاصم اخاف
ان تكون جبرت بلحمه ودمه قال الحلواني نا يزيد بن هارون عن حماد قال شهدت
ابا حنيفة وسئل عن محرم لم يجد ازارا فلبس سراويل قال عليه الفدية قلت
سبحان الله آبنا انا ابن دوما انا ابن سلم نا الابار نا ابو موسى عيسى بن عامر نا

هٰذا ہیں اس سے چھوٹا اسے ہٹا۔ ایک مرتبہ اور ایک مسئلہ پوچھا جواب دیا میں نے
اس جواب کے خلاف ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہا اسے سور کی
دم سے کھرچ دو۔ فرماتے ہیں ایک دن میں نے مسلمان بادشاہ اور مسلمانوں پر ہتھیار
اٹھانے کے خلاف ابوحنیفہ سے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہنے
لگے یہ واہیات ہے خرافات ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم نے ابوحنیفہ کو اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہنے لگے میں اسے نہیں مانتا میں نے کہا اللہ کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پھر بھی کہا میں نہیں مانتا۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ
کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ ایک دوسرے
سے جدا نہ ہوں تو کہنے لگے یہ بیہودہ ہے۔ میں نے ایک اور حدیث بیان کی کہ قتادہ حضرت

عارم عن حماد كنت جالسا في المسجد الحرام عند ابي حنيفة فجاءه رجل
فقال يا ابا حنيفة محرم لم يجد نعليه فليس خفا قال عليه دم قال قلت
سبحان الله نا ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المحرم اذا لم يجد
نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين آبنانا البرقاني سمعت
ابا القاسم عبد الله بن ابراهيم الابندوني قرأت على ابي يعلى احمد بن علي
بن المثنى وقرئ على الحسين بن يوسف حدثكم ابراهيم بن الحجاج نا حماد بن
زيد جلست الى ابي حنيفة بمكة فجاءه رجل فقال لبست سراويلا وانا
محرم او قال لبست خفين وانا محرم شك ابراهيم فقال ابو حنيفة عليك دم
قال حماد وجدت نعلين او وجدت ازارا قال لا فقلت يا ابا حنيفة هذا
يزعم انه لم يجد فقال سواء وجد او لم يجد فقال حماد فقلت نا عمرو بن دينار
عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول السراويل لمن لم يجد الازار والخفين لمن لم يجد النعلين
فقال بيده وحرك ابراهيم بيده اي لا شيء فقلت له انت عمن تقول قال حدثني
حماد عن ابراهيم قال عليه دم وجد او لم يجد لم يذكر الحسن بن سفيان في
حديثه حديث حماد عن ابراهيم قال فقمت من عنده فتلقاني الحجاج

انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس یہودی نے ایک
ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا ہو اس کا سر بھی ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے
پتھر سے کچل دیا جائے تو کہنے لگے یہ بکواس اور ہذیان ہے۔ ابو حنیفہ کے پاس ایک مرتبہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ پچھنے لگانے والے اور جسنے پچھنے
لگوائے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہا یہ پرندے کی بولی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فیصلہ اور ان کا ایک قول ابو حنیفہ کے سامنے دلائے
ہارے میں پیش کیا گیا تو کہنے لگے یہ شیطان کا قول ہے عبدالوارث کہتے ہیں میں مکہ شریف
میں تھا وہاں ابو حنیفہ بھی آئے میں انکے پاس آیا اور چند اور آدمی بھی ان کے پاس تھے
ایک شخص نے انسے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا میں نے کہا اسکے خلاف
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کیا وہ شیطان کا قول ہے میرے منہ سے بے ساختہ

بن ارطاة داخل المسجد فقلت له یا ابا ارطاة ما تقول فی محرم لبس السراویل
لم یجد الازار ولبس الخفین لم یجد النعلین قال نا عمرو بن دینار عن جابر
بن زید عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
السراویل لمن لم یجد الازار والخفین لمن لم یجد النعلین قلت یا ابا ارطاة
ما تحفظ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ـ حدثنی
نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السراویل لمن لم یجد
الازار والخفین لمن لم یجد النعلین قال وثنی ابو اسحاق عن الحرث عن علی انہ قال
السراویل لمن لم یجد الازار والخفین لمن لم یجد النعلین فقلت فما بال
صاحبکم قال کذا وکذا قال ومن ذاک وصاحب من ذاک قبحہ اللہ ذاک لفظ ابی
یعلی اخبرنا ابن عوف انا ابن سالم نا الابار نا الحسن بن علی نا نعیم بن حماد نا سفیان
بن عیینة قدمت الکوفة فحدثتہم عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید
یعنی حدیث ابن عباس فقالوا ان ابا حنیفة یذکر هذا عن جابر بن عبد اللہ
قال قلت لا انما هو عن جابر بن زید قال فذکروا ذلک لابی حنیفة فقال
لا تبالون ان شئتم صیروہ عن جابر بن عبد اللہ وان شئتم صیروہ عن
جابر بن زید اخبرنا القاضی ابو عبد اللہ الصیمری انا عمر بن ابراهیم المقری

بڑے تعجب سے سبحان اللہ نکل گیا تو ایک اور شخص نے کہا تعجب نہ کیجئے ابھی ابھی ایک اور شخص آیا تھا
اُسنے ایک مسئلہ پوچھا تھا آنحضرت نے جواب دیا اُس نے کہا اسکے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ جاتا رہتا ہے تو کہنے لگے یہ پرندے
کی بولی ہے اب تو میں نے کہا توبہ توبہ کبھی اس مجلس میں نہ آؤں گا ابوحنیفہ کے سامنے
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان ہوئی ہے کہ وضو آدھا ایمان ہے
تو کہنے لگے پھر تو دو دفعہ وضو کر لو پورے ایماندار بن گئے یحییٰ بن آدم کہتے ہیں وضو کا
نصف ایمان ہونا یہ ہے کہ وہ نصف نماز ہے اور نماز کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کہا ہے قرآن پاک میں ہے
ما کان اللّٰہُ لِیُضِیعَ اِیمَانَکُم اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کریگا یعنے تمہاری نماز کو
اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی تو
وضو کا آدھا ایمان ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ نماز ایمان اور نماز بے وضو کے پوری نہیں ہوتی

نا مكرم بن احمد نا علي بن صالح البغوي قال انشدني ابو عبد الله محمد بن زيد الواسطي لاحمد بن المعذل ان كنت كاذبة الذي حدثتني ﴿ فعليك اثم ابي حنيفة او زفر ﴿ المائلين الى القياس تعمدا ﴿ والراغبين عن التمسك بالاثر ﴿ أخبرنا عبد الله بن يحيى السكري والحسن بن ابي بكر ومحمد بن عمر النرسي قالوا انا محمد بن عبد الله بن ابراهيم الشافعي نا محمد بن علي ابي جعفر نا ابن سلمة نا ابو عوانة سمعت ابا حنيفة يقول وسئل عن الاشربة قال فما سئل عن شيء الا قال حلال حتى سئل عن المسكر او الشكر شك ابو جعفر فقال حلال قال قلت يا هؤلاء انها زلة عالم فلا تأخذوا عنه أخبرنا محمد بن محمد بن حسنويه النرسي انا موسى بن عيسى السراج نا محمد بن محمد بن سليمان الباغندي ثني اسحاق بن يعقوب المروزي نا اسحاق بن راهويه ثني احمد بن النضر سمعت ابا حمزة السكري سمعت ابا حنيفة يقول لو ان ميتا مات فدفن ثم احتاج اهله الى الكفن فلهم ان ينبشوه فيبيعوه أخبرنا محمد بن عيسى بن عبد العزيز البزاز بهمدان نا صالح بن احمد التميمي الحافظ نا القاسم بن ابي صالح نا محمد بن ايوب انا ابراهيم بن بشار سمعت سفيان بن عيينة يقول ما رأيت احدا اجرأ على الله من ابي حنيفة ولقد اتاه يوما رجل

ایک مرتبہ ابوحنیفہ سے یہ قول بیان کیا جاتا ہے کہ لا اَدْرِیْ میں نہیں جانتا کہنا آدھا علم ہے تو کہا پھر دو مرتبہ لا اَدْرِیْ کہدو پورے عالم ہو جاؤ گے یحییٰ کہتے ہیں کہ لا اَدْرِیْ کو نصف علم اس لیے کہا گیا ہے کہ علم میں یا تو اَدْرِیْ یعنے میں جانتا ہوں ہے یا لا اَدْرِیْ میں نہیں جانتا ہوں ہے تو ایک ایک کلمہ آدھا آدھا علم ہو گیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ پر جرأت کرنیوالا میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے سامنے مثالیں بیان کیا کرتے تھے اور بڑی بے پرواہی سے اُنہیں رد کر دیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خرید فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار رہتا ہے جبتک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے تو کہنے لگے اچھا اگر دونوں کشتی میں ہوں اگر دونوں قید خانہ میں ہوں اگر دونوں سفر میں ہوں تو کیسے جدا ہوں گے ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جب دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اس حدیث کو رد کرنے کے لیے

من اهل خراسان فقال يا ابا حنيفة قد اتيتك بمائة الف مسئلة اريد
ان اسئلك عنها قال هاتها فهل سمعتم احدا اجرأ من هذا واخبرنا عطاء
بن السائب عن ابن ابى ليلى قال لقد ادركت عشرين ومائة من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار كان احدهم يسئل عن
المسألة فيردها الى غيره فيرد هذا الى هذا وهذا الى هذا حتى يرجع
الى الاول وان كان احدهم ليقول فى شئ وانه ليرتعد وهذا يقول
هات مائة الف مسئلة فهل سمعتم باحد اجرأ من هذا

ذكر ما قال العلماء فى ذم رأيه والتحذير عنه الى ما يتصل بذلك من اخباره

انبانا ابو الحسن على بن احمد بن ابراهيم البزاز بالبصرة ثنا ابو على الحسن
بن محمد بن عثمان الفسوى ثنا يعقوب بن سفيان ثنا محمد بن عوف ثنا
اسماعيل بن عياش الحمصى نا هشام بن عروة عن ابيه قال كان الامر
فى بنى اسرائيل مستقيما حتى نشأ فيهم ابناء سبايا الامم فقالوا بالرأى
فهلكوا واهلكوا انبانا ابو نعيم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف

ابوحنیفہ کہنے لگے میرا ایک ایک ساتھی دو دو مٹکے پیشاب کرتا ہے۔ ابن المبارک نے ابوحنیفہ
سے رکوع کے رفع الیدین کو پوچھا تو ابوحنیفہ نے کہا کیا اُڑنا چاہتا ہے؟ کہ ہاتھ اُٹھاتا ہے
ابن المبارک بھی بڑے دانا آدمی تھے جھٹ سے جواب دیا کہ تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین
کے اگر پہلی دفعہ اڑنے کا قصد کیا ہوگا تو دوسری تکبیر پر بھی اُڑنا چاہتا
ہوگا ابوحنیفہ سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو رہے سفیان کہتے ہیں میں کوفے
میں امام خصیب کے جنازے میں تھا وہاں ایک شخص نے حضرت ابوحنیفہ سے ایک مسئلہ
دریافت کیا انہوں نے فتویٰ دیدیا میں نے کہا اے ابوحنیفہ اسمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا اختلاف ہے سنکر بڑے غضبناک ہو گئے اور سائل سے کہنے لگے جا تو میرے
فتوے پر عمل کر اگر اسمیں کوئی گناہ ہے تو مجھ پر ہے۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں ابوحنیفہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چارسو حدیثیں رد کردی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ

ثنا بشر بن موسى ثنا الحميدي ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه
قال لم يزل امر بني اسرائيل معتدلا حتى ظهر فيهم المولدون سبايا الامم
فقالوا فيهم بالرأي فضلوا واضلوا قال سفيان ولم يزل امر الناس
معتدلا حتى غير ذالك ابو حنيفة بالكوفة والبتي بالبصرة وربيعة بالمدينة
فنظرنا فوجدناهم من ابناء سبايا الامم آنبأنا ابن رزق انا عثمان بن
احمد الدقاق ثنا حنبل بن اسحاق ثنا الحميدي سمعت سفيان يقول كان
هذا الامر مستقيما حتى نشأ ابو حنيفة بالكوفة وربيعة بالمدينة
والبتي بالبصرة قال ثم نظر الى سفيان فقال نا ما بلدكم فكان على
قول عطاء ثم قال سفيان نظرنا في ذالك فظننا انه كما قال هشام بن
عروة عن ابيه ان امر بني اسرائيل لم يزل مستقيما معتدلا حتى ظهر
فيهم المولدون ابناء سبايا الامم فقالوا فيه بالرأي فضلوا واضلوا
قال سفيان فنظرنا فوجدنا ربيعة بن سبي والبتي بن سبي ابو حنيفة
بن سبي فنرى ان هذا من ذالك آنبأنا القاضي ابو محمد الحسن بن الحسين
بن رامين الاستراباذي انا ابو الحسن احمد بن جعفر بن ابي توبة الصوفي
بشيراز ثنا علي بن الحسين بن معدان ثنا ابو عمار الحسين بن حارث ثنا

ابو صالح نے یہ سنکر کہا کہ اے ابو محمد کیا آپکو کچھ مسائل یاد بھی ہیں کہا ہاں ابو صالح نے کہا
مجھے بھی بتایئے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ [illegible] فرمایا ہے مجاہد کے گھوڑے
کے دو حصے ہیں اور پیدل شخص کا ایک حصہ ہے مال غنیمت اس طرح تقسیم ہوگا اور ابو حنیفہ
کہتے ہیں میں جانور کا حصہ مومن کے حصہ سے زیادہ کیسے کردوں؟ دیکھو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کی کوہان پر بطور نشان زخم لگایا حضور کے اصحاب نے بھی
یہی کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ فعل مُثلہ ہے حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ارشاد ہے کہ خرید فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں با اختیار ہیں اور
ابو حنیفہ کہتے ہیں جب بات چیت طے ہوگئی تو اختیار جاتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ اندازی فرماتے اور جس بیوی صاحبہ کا نام نکلتا انہیں ساتھ لیجاتے
اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی جوا ہے اور یہاں تک ابو حنیفہ نے کہا ہے اگر مجھے

الحميكي قال قال سفيان بن عيينة فنظرنا فاذا اول من بدل هذا الشأن ابو حنيفة بالكوفة والبتي بالبصرة وربيعة بالمدينة فنظرنا فوجدناهم مولدي سبايا الامم آبنأ نا البرقاني انا محمد بن عبد الله بن حميرويه الهروي انا الحسين بن ادريس قال قال ابن عمار قال سفيان بن عيينة نظرنا في سبايا الامم في هذا الحديث فوجدنا منهم ابا حنيفة بالكوفة واذا عثمان البتي بالبصرة واذا ربيعة الرائ بالمدينة آبنأ نا ابن الفضل انا علي بن ابراهيم بن شعيب الانصاري ثنا محمد بن اسماعيل البخاري ثنا صاحب لنا عن حمدويه قال قلت لمحمد بن سلمة مالرأي نعمان دخل البلدان كلها الا المدينة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يدخلها الدجال ولا الطاعون وهو دجال من الدجاجلة اخبرني محمد بن الحسين الازرق انا محمد بن الحسن بن زياد المقري انا ابا رجا المروزي اخبرهم قال قال حمدويه بن مخلد قال محمد بن سلمة المديني وقيل له ما رأى ابي حنيفة دخل هذه الامصار كلها ولم يدخل المدينة قال لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على كل نقب من انقابها ملك يمنع الدجال من دخولها وهذا من كلام الدجالين فمن ثم لم يدخلها والله اعلم۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم پا لیتے اور میں آپکو پا لیتا تو خود حضورؐ بھی میری اکثر باتیں مان لیتے دین تو نام ہی ہے سوچ سمجھ کر اچھی رائے پیدا کرنیکا۔ وکیع فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے دو سو حدیثوں کا خلاف کیا حماد بن سلمہ کہتے ہیں ابو حنیفہ کے سامنے حدیثیں آتی تھیں اور وہ اپنی رائے قیاس سے انہیں رد کر دیتے تھے اور انہیں پیٹھ پیچھے ڈال دیتے تھے اُن کے پاس حدیثیں اور سنتیں بیان ہوتیں اور وہ محض اپنی رائے سے انہیں رد کر دیتے تھے انہیں سنتِ رسولؐ پہنچتی اور یہ اُسے اپنی رائے سے دھکیل دیتے تھے بشر بن سری کہتے ہیں میں ابو عوانہ کے پاس آیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ آپکے پاس ابو حنیفہ کی ایک کتاب ہے ذرا اُسے نکالیے تو فرمایا بیٹے تو نے مجھے یاد دلایا اب کھڑے ہو کر ایک صندوق نکالا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور اُسے پھاڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدی میں نے کہا حضرت آپ نے اسے کیوں پھاڑ دی کہا سنو ایک

أنبانا ابن المفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستويه ثنا يعقوب بن سفيان
ثني الحسن بن الصباح ثنا اسحاق بن ابراهيم الحنيني قال قال مالك ما ولد
في الاسلام مولود اضر على اهل الاسلام من ابي حنيفة وكان يعيب الرأي ويقول
قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تم هذا الامر استكمل فانما ينبغي
ان نتبع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه ولا نتبع الرأي وانه
اذا اتبع الرأي جاء رجل آخر اقوى منك انتبعه ارى هذا الامر لا يتم أنبانا
ابن رزق انا ابن سلم انا الابار ثنا ابو الازهر النيسابوري ثنا حبيب كاتب
مالك بن انس عن مالك بن انس قال كانت فتنة ابي حنيفة اضر على هذه
الامة من فتنة ابليس في الوجهين جميعا في الارجاء وما وضع من نقض
السنن آخبرني الازهري ثنا ابو المفضل الشيباني ثنا عبد الله بن احمد
بن الجصاص ثنا اسماعيل بن بشر سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما اعلم
في الاسلام فتنة بعد فتنة الدجال اعظم من رأي ابي حنيفة أنبانا
ابن المفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا احمد بن يونس سمعت نعيما
يقول قال سفيان ما وضع في الاسلام من الشر ما وضع ابو حنيفة الا فلان
لرجل صلب آخبرني ابو الفرج الطاهري ثنا علي بن عبد الرحمن البكائي

مرتبہ میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا تھا جو سلطان کی طرف سے ایک شخص دوڑا بھاگا گھبرایا ہوا
ڈرتا کانپتا آیا اور کہنے لگا امیر صاحب یہ پوچھتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا گابھا چرایا
ہے اسکی شرعی سزا کیا ہے آپ نے بلا غور فی الفور جواب دیا کہ اگر وہ دس درہم کی قیمت کا
ہو تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دو وہ یہ سنکر چلتا بنا میں نے کہا ابوحنیفہ آپ اللہ سے
نہیں ڈرتے مجھے یحییٰ بن سعید نے کہا اُنسے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی
اُنسے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پھل اور کھجور کے گابھے کے چور کے اوپر ہاتھ کٹنے کی حد نہیں اور تم نے اس حدیث کے خلاف
اُسے فتویٰ دیا ہے جاؤ تدارک کرو دیکھو کہیں اُسکے ہاتھ نہ کٹ جائیں تو جھٹ سے کہنے لگے
کہ میں حکم دے چکا اور اسے جاری کردیا وہ پہنچ چکا چنانچہ بالآخر اُسکا ہاتھ کٹ گیا اب بتاؤ
میں ایسے شخص کی کتاب رکھکر کیا کروں گا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ حدیث

بالكوفة ثنا عبد الله بن زيدان ثنا كثير بن محمد الخياط ثنى اسحاق بن
باهيم ابو صالح الاسدى سمعت شريكا يقول لان يكون فى كل حى من
الاحياء حماد خير من ان يكون فيه رجل من اصحاب ابى حنيفة آبنا نا على
بن محمد بن عبد الله المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن ثنى عبد الله بن احمد بن حنبل ح و
ابنا نا ابن دوما واللفظ له انا ابن سالم ثنا احمد بن على الابار ثنا منصور بن ابى
مزاحم سمعت شريك بن عبد الله يقول لو ان فى كل ربع من ارباع الكوفة
خمارا يبيع الخمر كان خيرا من ان يكون فيه من يقول بقول ابى حنيفة أبنا نا ابن
الفضل انا ابن درستويه نا يعقوب ثنا ابو بكر بن خلاد سمعت عبد الرحمن بن
مهدى سمعت حماد بن زيد سمعت ايوب وذكر ابو حنيفة فقال يريدون ان
يطفئوا نور الله بافواههم ويابى الله الا ان يتم نوره - آبنا نا القاضى
ابو بكر احمد بن الحسن الحرى وابو القاسم عبد الرحمن بن محمد السراج وابو سعيد
محمد بن موسى الصيرفى قالوا ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم ثنا محمد بن
اسحاق الصغانى ثنا سعيد بن عامر ثنا سلام بن ابى مطيع كان ايوب قاعدا
فى المسجد الحرام فراه ابو حنيفة فاقبل نحوه فلما راه ايوب قد اقبل نحوه قال
لاصحابه قوموا لا يعدينا بجربه قوموا فقاموا فتفرقوا آبنا نا ابن الفضل بن درستويه

سنکر فرمانے لگے تو کیا کھ رہا ہے میں نے کہا میں ٹھیک کہتا ہوں کہنے لگے مجھے یہ نہیں
پہنچی میں نے کہا اچھا اب پہنچ گئی اب جسے فتویٰ دیا ہے اُسے واپس بلاؤ اور یہ مسئلہ
بتا دو تو کہا اُسے تو سفید خچر لے گئے ابو عاصم کہتے ہیں مجھے تو خوف ہے کہ وہ اُن کا گوشت
اور خون لے گئے حماد کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس تھا اُن سے مسئلہ پوچھا گیا کہ حالتِ
احرام میں اگر تہمد کسی کو نہ ملے اور وہ پاجامہ پہنے تو اس کا کیا حکم ہے کہا اسپر فدیہ ہے
میں نے کہا سبحان اللہ - ایک دن مسجد حرام میں بھی اُنہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ حالت
احرام میں اگر کوئی جوتی نہ پائے اور جراب پہنے تو اسپر قربانی واجب ہے میں نے کہا سبحان اللہ
ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے
میں فرمایا ہے کہ جب وہ جوتی نہ پائے تو جراب پہنے اور ٹخنوں سے نیچے تک اُنہیں رکھے
باقی کاٹ دے۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس مکہ میں تھا ایک شخص نے

ثنا يعقوب بن الفضل ثني فضل بن سهل ثنا الاسود بن عامر عن شريك قال انما كانت
ابوحنيفة جربيا انبأ نا ابن رزق والبرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الهيثم
الانباری ثنا جعفر بن محمد بن شاكر ثنا رجاء بن السندی سمعت سليمان بن
حسان الحلبی سمعت الاوزاعی ما لا احصيه يقول عمد ابوحنيفة الى عرى الاسلام
فنقضها عروة عروة وانبأ نا ابن رزق انا ابن سلم الابار ثنا الحسن بن علی ثنا ابو
ابو توبة ثنا سلمة بن كلثوم وكان من العابدين ولم يكن في اصحاب الاوزاعی
احيا منه قال قال الاوزاعی لما مات ابوحنيفة الحمد لله ان كان لينقض الاسلام
عروة عروة ـ انبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ح وانبأنا
ابوسعيد بن حسنويه انا عبدالله بن محمد بن عيسى الخشاب ثنا احمد بن
قال ثنا نعيم بن حماد ثنا ابراهيم بن محمد الفزاری قال كنا في حديث بن
كنت عند سفيان الثوری اذ جاءه نعی ابی حنيفة فقال الحمد لله الذی
اراح المسلمين عنه لقد كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام
مولود اشأم على الاسلام منه ـ انبأنا ابونصر احمد بن ابراهيم المقدسی
بلبسادة ثنا عبدالله بن محمد بن جعفر المعروف بصاحب الخان بارمينان
ثنا محمد بن ابراهيم الديبلی ثنا علی بن زيد ثنا علی بن صدقة سمعت محمد

آکر اُسے کہا کہ میں نے احرام کی حالت میں پاجامہ پہن لیا یا یوں کہا کہ احرام کی حالت میں
جرابیں پہن لیں امام ابوحنیفہ نے کہا اسے قربانی دینی پڑے گی حماد کہتے ہیں
سائل سے کہا تمہارے پاس تہمد یا جوتی تھی اُس نے کہا نہیں میں نے کہا امام صاحب
وہ کہہ رہا ہے کہ بحالت مجبوری میں نے ایسا کیا تو کہنے لگے پاتے جب بھی نہ پائے تب بھی
قربانی دینی پڑے گی میں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے بروایت جابر بن زید انہوں نے
بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو تہمد نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے اور جو نعلین نہ پائے وہ جرابیں پہن لے تو امام صاحب
نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں میں نے کہا اگر یہ حدیث دلیل نہیں تو آپ
دلیل کیا ہے؟ کہا حماد۔ ابراہیم سے روایت کرتے تھے کہ اسپر قربانی ہے پائے یا
میں ناراض ہو کر انکے پاس سے چلا آیا۔ حجاج بن ارطاۃ سے ملاقات ہوئی وہ مسجد میں

بن کثیر سمعت الاوزاعی یقول ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام من ابی
حنیفة - آخبرنا ابو العلاء محمد بن الحسن بن محمد الوراق انا احمد بن کامل
القاضی ح و ابنا محمد بن عیسی القرشی انا محمد بن عبد اللہ الشافعی ح و ابنا
عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ الواعظ انا احمد بن الفضل بن خزیمة قالا
ثنا ابو اسماعیل الترمذی ثنا ابو توبة ثنا الفزاری سمعت الاوزاعی و
سفیان یقولان ما ولد فی الاسلام مولود اشأم علیهم وقال الشافعی شر
علیهم من ابی حنیفة - آبنا ابن رزق انا عثمان بن احمد ثنا حنبل
بن اسحاق ح و ابنا ابو نعیم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف ثنا بشر
بن موسی قالا ثنا الحمیدی سمعت سفیان یقول ما ولد فی الاسلام مولود اضر علی الاسلام
من ابی حنیفة ابنا الحسن بن ابی بکر انا حامد بن محمد الهروی ثنا محمد
بن عبد الرحمن الشامی ثنا سعید بن یعقوب ثنا مؤمل بن اسماعیل ثنا عمر
بن اسحاق سمعت ابن عون یقول ما ولد فی الاسلام مولود اشأم من ابی حنیفة
ان کان لینقض الاسلام عروة عروة حدثنا محمد بن محمد بن بکر المقرئ انا
عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز ثنا هیثم بن خلف ثنا محمود بن غیلان
ثنا المؤمل ثنا عمر بن قیس شریک الربیع سمعت ابن عون یقول ما ولد فی

تو میں نے اُنسے کہا ابو ارطاۃ آپ کا اس محرم کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے جو تہمد نہ پائے
ور پاجامہ پہنے اور نعلین نہ پائے اور جرابیں پہنے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا
ور اُن سے جابر بن زید نے اُنسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ ہے اسکے لئے جو تہمد نہ پائے اور جرابیں ہیں اس کے
جو نعلین نہ پائے میں نے کہا ابو ارطاۃ کیا آپکو یاد ہے کہ حضرت عبد اللہ رضؓ نے کہا ہو میں نے
سنا کہا نہیں اور مجھ سے نافع نے کہا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہمد نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتی نہ پائے
وہ جرابیں پہنے میں نے کہا پھر یہ تمہارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کیوں اسکے خلاف فتویٰ دیتے ہیں
وہ کون ہے؟ اور کس کا صاحب ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے غارت کرے۔ سفیان بن عیینہ کہتے
ہیں کہ میں آیا کوفہ والوں سے میں نے حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث بیان کی اور اس کی

الاسلام مولود اشأم من ابی حنیفة آبنا نا ابن فضل ثنا درستویه ثنا یعقوب
ثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید قال ابن عون فنبئت ان فیکم صداً دین یصدون
عن سبیل الله قال سلیمان بن حرب وابو حنیفة واصحابه ممن یصدون
عن سبیل الله اخبرنی الخلال ثنی یوسف بن عمر القواس ثنا محمد بن عبدالله
العلاف المستعفی ثنا علی بن حرب ثنا ابان بن سفیان ثنا حماد بن زید
قال ذکر ابو حنیفة عند البتی فقال ذاک رجل اخطأ عظیم دینه کیف
یکون حاله آبنأ نا ابراهیم بن محمد بن سلیمان الاصبهانی انا ابو بکر بن
المقرئ ثنا سلامة بن محمود القیسی العسقلانی ثنا ابراهیم بن ابی سفیان
ثنا الفریابی سمعت سفیان یقول قیل لسوار لو نظرت فی شئ من کلام ابی
حنیفة وقضایاه فقال کیف انظر فی کلام رجل لم یؤت الرفق فی دینه
آبنأ نا ابراهیم بن مخلد المعدل ثنا محمد بن احمد بن ابراهیم الحکمی ثنا القاسم بن
المغیرة الجوهری ثنا مطرف ابو مصعب الاصم قال سئل مالک بن انس
عن قول عمر فی العراق بها الداء العضال قال الهلکة فی الدین ومنهم
ابو حنیفة آبنأ نا ابن رزق انا محمد بن عبدالله بن ابراهیم ثنا جعفر بن محمد بن
الحسن القاضی ثنا ابراهیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر ثنا الولید بن

سند اس طرح بیان کی کہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں تو کوفہ والوں نے
مجھسے کہا کہ ابو حنیفہ تو جابر بن زید کے بدلے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا غلط ہے صحیح
جابر بن زید ہے لوگوں نے جاکر ابو حنیفہ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے کہا کیا پروا ہے اگر چاہو جابر بن
عبداللہ کہو اگر چاہو جابر بن زید کہو۔ احمد بن معدل کے اشعار ہیں کہ جو تم مجھے حدیث بیان کرتا
ہے اگر تو اسمیں جھوٹا ہو تو تجھپر ابو حنیفہ اور زفر کے گناہ پڑیں جو کہ جان بوجھ کر حدیث اور اثر کو
چھوڑ کر قیاس کیطرف جھکتے ہیں ابو حنیفہ سے ایک مرتبہ پینے کی چیزوں کے بارے میں
سوال ہوتا ہے اور وہ ہر سوال کے جواب میں حلال ہے حلال ہے کہتے جاتے ہیں یہانتک کہ نشہ
والی شراب کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتے ہیں وہ بھی حلال ہے ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے یہاں
یہ سنکر کہا لوگو! یہ انکی لغزش ہے تم اسے ہرگز قبول نہ کرنا ابو جعفر کو اس روایت کے
الفاظ سکر اور سکر میں شک ہے آپ کا ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور

مسلم قال قال لی مالك بن انس ایتکلم برای ابی حنیفة عندکم قلت نعم قال
ما ینبغی لبلدکم ان تسکن انبأ نا علی بن محمد المعدل انا محمد بن احمد بن
الحسن الصواف ثنی عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا ابو معمر عبد الولید بن مسلم
قال قال لی مالك بن انس یذکر ابو حنیفة ببلدکم قلت نعم قال ما ینبغی
لبلدکم ان تسکن انبأنا احمد بن محمد العتیقی والحسین بن جعفر السلماسی
والحسن بن علی الجوهری قالوا انا علی بن عبد العزیز البروعی انا ابو محمد عبد الرحمن
بن ابی حاتم الرازی ثنا ابی ثنا ابن ابی سریج سمعت الشافعی یقول سمعت مالك بن انس وقیل
لتعرف ابا حنیفة فقال نعم ما ظنکم برجل لو قال هذه الساریة من ذهب
لقام دونها حتی یجعلها من ذهب وهی من خشب او حجارة قال ابو محمد
یعنی کان یثبت علی الخطا ویحتج دونه ولا یرجع الی الصواب اذا بان له انبأنا
علی بن محمد المعدل انا ابو علی الصواف انا عبد الله بن احمد بن حنبل ثنا منصور
بن ابی مزاحم سمعت مالك بن انس وذکروا ابا حنیفة فقال کاد الدین کاد الدین
وانبأنا ابن رزق انا ابو بکر الشافعی ثنا جعفر بن محمد بن الحسن القاضی سمعت
منصور بن مزاحم سمعت مالکا یقول ان ابا حنیفة کاد الدین ومن کاد
الدین فلیس له دین وقال جعفر ثنا الحسن بن علی الحلوانی سمعت

...سے دفن کیا جائے پھر کسی کو کفن کی ضرورت ہو تو وہ اسکی قبر کھود کر کفن نکال کر بیچ سکتا
...سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو ابو حنیفہ سے بڑھ کر خدا کے اوپر جرأت
کرنے والا نہیں پایا ایک مرتبہ ایک خراسانی شخص نے کہا مجھے ایک لاکھ مسائل آپ سے پوچھنے
ہیں تو کہنے لگے شروع کرو پوچھتے جاؤ میں جواب دیتا جاؤں گا اب تم ہی بتلاؤ کہ اس سے بڑھکر دلیر
تم نے کسی کو سنا بھی ہے؟ - ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نے ایکسو بیس انصاریوں کو پایا جو
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ جب
ان میں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو یہ کہتا اس سے پوچھو اور وہ کہتا اس سے
پوچھو یہاں تک کہ سائل پھر پہلے شخص کے پاس آجاتا میں نے دیکھا کہ فتویٰ دیتے وقت
وہ کانپنے لگتے تھے یہ حال تو تھا ان کا اور اب اس شخص کو دیکھو کہ کہہ رہا ہے لاؤ ایک لاکھ
مسائل مجھ سے پوچھو میں جواب دونگا بتلاؤ اس سے زیادہ جرأت والا کسی کو تم نے سنا ہے؟

مصرفا سمعت مالكا يقول الداء العضال الهلاك في الدين وابو حنيفة من
الداء العضال اخبرني ابو الفرج الطناجيري ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا محمد بن
زكريا العسكري ثنا على بن زيد الفرائضي ثنا الحنيني سمعت مالكا يقول ما ولد
في الاسلام اشأم عن ابي حنيفة اخبرني حمزة بن محمد بن طاهر الدقاق ثنا علي
بن عمر الحافظ ثنا محمد بن مخلد بن حفص ثنا ابو زكريا بن يحيى بن عاصم الكوفي
ثنا ابو بلال الاشعري سمعت ابا يوسف يقول كنا عند هرون انا وشريك وابراهيم
بن ابي يحيى ثنا صالح مولى التوأمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فقال شريك ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن ميمون قال قال عمر بن
الخطاب رضي الله عنه فقال حفص ثنا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال
قال عبد الله فقال لي ما تقول انت قال قلت قال ابو حنيفة قال فقال جاءك
بسر قلت تفسيره تراب على رأسك انبأنا القاضي ابو بكر احمد بن الحرشي انا
ابو محمد حاجب ابي احمد الطوسي ثنا عبد الرحيم بن منيب قال قال عفان
سمعت ابا عوانة قال اختلفت الى ابي حنيفة حتى مهرت في كلامه ثم خرجت
حاجا فلما قدمت اتيت مجلسه فجعل اصحابه يسألونني عن مسائل كنت
عرفتها وخالفوني فيها فقلت سمعت ابا حنيفة على ما قلت فلما خرج سألته

رائے کی مذمت اور اسکی برائی میں علماءِ کرام کے اقوال اور ضمناً امام صاحب پر جرح

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا کام ٹھیک ٹھاک رہا
یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے پیدا ہوئے اور اُنہوں نے رائے قیاس شروع کیا تو خود بھی
ہلاک ہوئے اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ یہ روایت اور سند سے بھی مروی ہے اسمیں یہ لفظ ہیں کہ
خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ سفیان فرماتے ہیں لوگوں کا کام درست رہا
یہاں تک کہ ابو حنیفہ کوفے میں ہوئے اور تبی بصرے میں اور ربیعہ مدینہ میں ہم نے جب
غور کیا تو ان سب کو بھی قیدی لوگوں کی اولاد پایا۔ ایک روایت میں اسکے بعد یہ بھی مروی
ہے کہ پھر سفیان کو دیکھکر کہنے لگے تمہارے شہر کے لوگ تو عطا کے اقوال پر تھے ہم نے جو غور
کیا تو ہشام بن عروہ کے باپ کی روایت کہ بنی اسرائیل کا کام استقامت اعتدال پر رہا

عنها فاذا هی قد رجع عنها فقال رأیت هذا احسن منه قلت کل دین یتحول عنه فاحاجة لی فیه فنقضت ثیابی ثم لم اعد الیه وانبانا نا احمد بن الحسن انا حاجب بن احمد ثنا عبدالرحیم بن منیب ثنا النضر بن محمد قال کنا نختلف الی ابی حنیفة وشامی معنا فلما اراد الخروج جاء لیودعه فقال یا شامی تحمل هذا الکلام الی الشام فقال نعم قال تحمل شرا کثیرا انبانا ابن الفضل انا ابن درستویه ثنا یعقوب ثنا عبدالرحمن بن ابراهیم ثنا ابو مسهر وقرأت علی الحسن بن ابی بکر عن احمد بن کامل القاضی ثنا الحسن بن علی قرأة علیه ان دحیما حدثهم قال ثنا ابو مسهر عن مزاحم بن زفر قال لابی حنیفة یا ابا حنیفة هذا الذی تفتی به الذی وضعته فی کتبک هو الحق الذی لا شک فیه قال لا ادری لعله الباطل الذی لا شک فیه انبانا علی بن قاسم بن الحسن البصری ثنا علی بن اسحاق المادرائی سمعت العباس بن محمد سمعت ابا نعیم سمعت زفر یقول کنا نختلف الی ابی حنیفة ومعنا ابو یوسف ومحمد بن الحسن فکنا نکتب عنه قال زفر فقال یوما ابو حنیفة لابی یوسف ویحك یا یعقوب لا تکتب کلما سمعته منی فانی قد اری الرأی الیوم واترکه غدا او اری الرأی غدا واترکه بعد غد اخبرنی الخلال ثنا

یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے ظاہر ہوئے اور انھوں نے رائے قیاس شروع کر دیا جس سے خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا سفیان کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو ربیعہ کو بھی قیدیوں کا پایا اور بتی اور ابو حنیفہ کو بھی تو ہم نے سمجھ لیا کہ یہ اور وہ برابر ہیں سفیان بن عیینہ کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو سب سے پہلے اس کام کو بدلنے والا ابو حنیفہ کو کوفے میں پایا اور بتی کو بصرے میں اور ربیعہ کو مدینہ میں جب ہم نے غور سے دیکھا تو ان سب کو ہم نے قیدیوں کی اولاد میں پایا۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں ہم نے قید شدہ لوگوں کی اولاد پر اس روایت کو مدنظر رکھ کر جب نظر ڈالی تو کوفے میں ابو حنیفہ کو بصرے میں عثمان بتی کو اور مدینہ میں ربیعہ رائی کو اسیطرح پایا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے محمد بن سلمہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ ان کی رائے تمام شہروں میں پہنچ گئی لیکن مدینہ میں نہیں پہنچی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہ ہو سکیگا اور یہ بھی دجالوں میں

عمد بن بکران ثنا محمد بن مخلد ثنا حماد بن ابی عمر ثنا ابو نعیم سمعت ابا حنیفة یقول لابی یوسف لا ترو عنی
شیأً فانی واللہ ما ادری مخطئ انا ام مصیب انا انا ابن رزق انا ابن سالم ثنا ابراهیم بن سعید ثنا عمر بن
حفص بن غیاث عن ابیہ قال کنت اجلس الی ابی حنیفة فاسمعہ یسأل عن مسئلة فی الیوم الواحد
فیفتی فیها بخمسة اقاویل فلما رأیت ذالك ترکتہ واقبلت علی الحدیث اخبرنی الحسن بن ابی طالب
ثنا عبید اللہ بن محمد بن صبابة ثنا عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا ابن المقری ثنا ابی سمعت ابا حنیفة
یقول ما رأیت افضل من عطاء وعامة ما احد ثکم بہ خطأ .. ..
.. .. انبأنا ابن الفضل
دعلج بن احمد انا احمد بن علی الابار ثنا محمود بن علان ثنا المقری سمعت ابا حنیفة
یقول عامة ما احد ثکم بہ خطأ انبأ نا ابن رزق انا
عثمان بن احمد ثنا حنبل ثنا الحمیدی ثنا وکیع ثنا ابو حنیفة انہ سمع عطاء او
سمعہ انبأنا البرقانی انا ابو بکر الحیالی الحی ادزمی بها سمعت ابا محمد عبد اللہ
ابی القاضی سمعت محمد بن حماد یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام
فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفة واصحابہ انظر فیها
واعمل علیها قال لا لا لا ثلاث مرات قلت فما تقول فی حدیثك وحدیث اصحابك
انظر فیها واعمل علیها قال نعم نعم نعم ثلاث مرات ثم قلت یا رسول اللہ علمنی

سے ایک دجال ہے۔ ایک مرتبہ اسی سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ار
ہے کہ مدینہ شریف کے تمام راستوں پر خدا کیطرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو دجال کو وہاں دا
ہونے نہیں دیتا اور یہ کلام بھی دجالی کلام ہے اور اسی وجہ سے وہ مدینہ شریف میں داخل
ہو سکا واللہ اعلم۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں اسلام میں کوئی بچہ اہل اسلام کو ابو حنیفہ سے
نقصان پہنچانے والا پیدا نہیں ہوا امام مالک رہ رائے قیاس کی مذمت کرتے تھے اور فرما
حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبض کئے گئے اور امر دین کامل ہو چکا اور پورا ہ
ہمیں صرف احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اقوال صحابہؓ پر عمل کرنا چاہیئے اگر را
کی تابعداری کی گئی تو آج ایک شخص آیا ہم نے اسکی رائے مانی کل دوسرا اس سے بھی ز
سمجھ بوجھ والا آیا اُسکی ماننے لگیں گے تو پھر فرمایئے کہ یہ امر دین کب تمام ہوگا۔ حضر
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو باتوں میں ابو حنیفہؒ کا فتنہ ابلیس

دعويه فعلمني دعاء وقال لي ثلاث مرات فلما استيقظت نسيته آخبرنا محمد
بن عبد الله الحباني انا محمد بن عبد الله الشافعي ثنا محمد بن اسماعيل السلمي ثنا ابو توبة
الربيع بن نافع ثنا عبد الله بن المبارك قال من نظر في كتاب الحيل لابي حنيفة
حل ما حرم الله وحرم ما احل الله آخبرني محمد بن علي المقرى انا محمد بن عبد الله
الحافظ النيسابوري سمعت ابا جعفر محمد بن صالح سمعت يحيى بن منصور الهروي
سمعت احمد بن سعيد الدارمي سمعت النضر بن شميل يقول في كتاب الحيل كذا وكذا مسئلة
كلها كفر حدثني الازهري انا محمد بن العباس ثنا عبد الله بن اسحاق المدايني ثني احمد
بن موسى الخرامي ثنا هدبة وهو ابن عبد الوهاب ثنا ابو اسحاق الطالقاني سمعت
عبد الله بن المبارك يقول من كان عنده كتاب حيل ابي حنيفة يستعمله او يفتي
به فقد بطل حجه وبانت منه امرأته فقال مولى ابن المبارك يا ابا عبد الرحمن
ما ادري وضع كتاب الحيل الا شيطان فقال ابن المبارك الذي وضع
كتاب الحيل اشر من الشيطان آخبرنا ابراهيم بن عمر البرمكي انا محمد بن عبد الله
بن خلف الدقاق ثنا عمر بن محمد الجوهري ثنا ابو بكر بن الاثرم ثني زكريا بن سهل
المروزي سمعت الطالقاني ابا اسحاق سمعت ابن المبارك يقول من كان كتاب
الحيل في بيته يفتي به او يعمل بما فيه فهو كافر بانت امرأته وبطل حجه قال

فتنہ سے بھی زیادہ ضرر رساں ہوا ایک تو مرجیہ پن میں دوسرے سنت واحادیث کی وقعت
گھٹانے میں۔ حضرت عبدالرحمن بن مہدیؒ فرماتے ہیں میرے علم میں دجال کے فتنہ کے بعد کوئی
فتنہ ابو حنیفہ کی رائے قیاس کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کسی
شخص نے اسلام میں وہ برائی نہیں ڈالی جو ابو حنیفہ نے ڈالی ہے مگر فلاں شخص نے جسے سولی
پر چڑھا دیا گیا۔ شریک کا قول ہے کہ اگر ہر ہر قبیلے میں ایک ایک شرابی ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں
ابو حنیفہ کے خیال کا کوئی آدمی ہو۔ شریک بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کوفے کی ہر ہر حویلی میں اگر
ایک ایک پیٹھے والا ہو جو شراب بیچتا ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہاں ابو حنیفہ کے خیال کا
کوئی آدمی ہو۔ ایوب نے ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر کیا تو کہا ان کا ارادہ ہے کہ اپنے منہ کی پھونکوں
سے خدا کے نور کو بجھا دیں اللہ تعالیٰ نہیں مانیگا جب تک کہ اپنا نور پورا نہ کرے۔ ایک مرتبہ
ایوب مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابو حنیفہ ان کی طرف آنے لگے انہوں نے کہا اٹھو [illegible]

فقیل له ان فی هذا الکتاب اذا ارادت المرأة ان تختلع من زوجها ارتدت عن الاسلام حتی تبین ثم تراجع الاسلام فقال عبد الله من وضع هذا فهو کافر بانت امرأته وبطل حجه فقال له خاقان المؤذن ما وضعه الا ابلیس قال الذی وضعه عندی ابلیس من ابلیس وقال زکریا انا الحسین بن عبد الله النیسابوری قال اشهد علی عبد الله یعنی ابن المبارک شهادة یسألنی الله عنها قال لی یا حسین قد ترکت کل شئ رویته عن ابی حنیفة فاستغفر الله واتوب الیه وقال زکریا سمعت عبد الله وعلی بن شقیق کلیهما یقول قال ابن المبارک کنت اذا اتیت مجلس سفیان فشئت ان تسمع کتاب الله سمعته وان شئت ان تسمع آثار رسول الله صلی الله علیه وسلم سمعتها وان شئت ان تسمع کلاما فی الزهد سمعته واما مجلس لا اذکر انی سمعت فیه قط صلی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم مجلس ابی حنیفة آخبرنی الخلال ثنی عبد الواحد بن علی القاضی نا ابو سلم محمد بن سعید بن حماد قال قال ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی قال ابن المبارک ما مجلسا رأیت ذکر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم قط ولا یصلی علیه الا مجلس ابی حنیفة وما کنا نأتیه الا خفیة من سفیان الثوری آخبرنی ابو نصر احمد بن الحسین القاضی الدینوری انا ابو بکر احمد بن محمد بن

اس کا وبال ہم پر پڑے چنانچہ لوگ اٹھ کر چلے گئے شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ میں سوائے خواہ مخواہ کی جرات کے اور کیا تھا؟ امام اوزاعی بسلا اتفاق فرمایا کرتے تھے ابو حنیفہ نے اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ ابو حنیفہ کی موت کی خبر جب انہیں پہنچی تو کہا اللہ کا شکر ہے آج مر گیا جو اسلام کے شیرازے کو بکھیر رہا تھا۔ سفیان کے پاس جب انکے انتقال کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور کہا مسلمانوں نے آج اس سے راحت پائی مسلمانوں میں کوئی شخص اس سے زیادہ اسلام کے بدشگون پیدا نہیں ہوا اوزاعی کا قول ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اسلام کو ابو حنیفہ سے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔ اوزاعی اور سفیان کہتے ہیں مسلمانوں پر ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی بدشگون پیدا نہیں ہوا - امام شافعی فرماتے ہیں مسلمانوں پر کوئی شخص برائی لانے میں ابو حنیفہ سے بڑھکر نہیں ہوا سفیان کا قول ہے کہ اسلام کو ابو حنیفہ کے ہاتھوں جو ضرر پہنچا ہے اس سے زیادہ کسی مسلمان بچے کے ہاتھوں نہیں پہنچا۔ ابن عون کہتے ہیں اسلام میں ابو حنیفہ سے بڑھکر کوئی برا آدمی پیدا نہیں ہوا اس نے اسلام کا شیرازہ بالکل بکھیر دیا ابن عون یہ بھی کہا کرتے تھے

سحاق السني الحافظ ثني عبد الله بن محمد بن جعفر ثنا هرون بن اسحاق سمعت
محمد بن عبد الوهاب القناد حضرت مجلس ابي حنيفة فرأيت مجلس لغو لا
وقار فيه وحضرت مجلس سفيان الثوري فكان الوقار والسكينة والعلم فيه
فلزمته أنبأنا ابن رزق انا جعفر بن محمد بن نصر الخلدي ثنا محمد بن عبد الله
بن سليمان الحضرمي ثنا احمد بن الحسن الترمذي سمعت الفريابي سمعت الثوري
ينهى عن مجالسة ابي حنيفة واصحاب الرأي أنبأنا ابو بكر احمد بن محمد بن
عبد الله بن ابان التغلبي الهيتي ثنا احمد بن سليمان النجاد ثنا احمد بن محمد
بن شاهين ثنا محمد بن سهل سمعت محمد بن يوسف الفريابي يقول كان
سفيان ينهى عن النظر في رأي ابي حنيفة قال وسمعت محمد بن يوسف و
سئل هل روى سفيان الثوري عن ابي حنيفة شيأ قال معاذ الله سمعت
سفيان يقول ربما استقبلني ابو حنيفة يسألني عن المسئلة فاجيبه و
ما كان وما سألته عن شئ قط أنبأنا القاضي ابو بكر محمد بن عمر الداودي
عبيد الله بن احمد بن يعقوب المقرئ ثنا محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع
محمد بن عمر بن الوليد سمعت محمد بن عبيد الطنافسي سمعت سفيان بن وكيع
الجراح وذكر عنده ابو حنيفة فقال يتعسف الامور بغير علم ولا سنة

اسلام میں کوئی بچہ ابو حنیفہ سے بڑھ کر بدشگون پیدا نہیں ہوا ابن عون نے ایکمرتبہ حماد بن زید سے
فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تم میں کچھ لوگ خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں سلیمان بن حرب کہتے ہیں
ابو حنیفہ اور انکے ہم خیال لوگ وہی ہیں جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ابو حنیفہ کا ذکر ایک مرتبہ
کے پاس ہوا تو کہنے لگے اس شخص نے دین کے بڑے حصہ میں خطا کی اسکا کیا حال ہوگا؟ سفیان
سے کہا گیا کہ آپ ابو حنیفہؒ کے کلام اور انکے فتوؤں کو کیوں نہیں دیکھتے کہا میں اس شخص کی باتوں کو
کیا کروں؟ جسے نرمی اور ملایمت سے محروم رکھا گیا تھا حضرت امام مالکؒ سے سوال ہوتا ہے
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول کے کیا معنے ہیں؟ جو وہ فرماتے ہیں کہ بہا الداء
العضال کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ وہاں ہلاکت والی بیماری ہے اور ابو حنیفہ بھی وہی ہلاکت
بیماری ہے۔ امام مالکؒ نے ایکمرتبہ ولید بن مسلم سے پوچھا کہ کیا تمہارے طرف بھی ابو حنیفہ کی
کبھی سنی جاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تمہارے شہر رہنے کے قابل نہیں۔ ایک اور روایت

أنبأنا ابن رزق انا ابن سلم ثنا الابار ثنا سفيان بن وكيع بن الجراح سمعت
ابي يقول ذكروا ابا حنيفة في مجلس سفيان فقال كان يقال عوذوا بالله
من شر النبطي اذا استعرب وقال حدثنا الابار ثنا ابراهيم بن سعيد
ثنا عبد الله بن عبد الرحمن سئل قيس بن الربيع عن ابي حنيفة فقال من
اجهل الناس بما كان واعلمهم بما لم يكن أنبأنا البرمكي ثنى محمد بن عبد الله بن
خلف ثنا محمد بن محمد الجوهري ثنا ابو بكر الاثرم ثنا سعيد بن داود ثنا حجاج
سألت قيس بن الربيع عن ابي حنيفة فقال انا من اعلم الناس به كان اعلم
الناس بما لم يكن واجهلهم بما كان أنبأنا البرقاني ثنى محمد بن احمد بن محمد
الادمي ثنا محمد بن علي الابار ثنا زكريا بن يحيى الساجي ثنا بعض اصحابنا قال
قال ابن ادريس اني لأشتهي ان يخرج من الكوفة قول ابي حنيفة وشرب
المسكر وقراءة حمزة - وقال زكريا سمعت محمد بن الوليد البسري قال كذلك
قد تحفظت قول ابي حنيفة فبينا انا يوما عند ابي عاصم فدرست عليه
شيأ من مسائل ابي حنيفة فقال ما احسن حفظك ولكن ما دعاك الى ان
تحفظ شيأ يحتاج الى ان يتوب الله منه أنبأنا ابن رزق انا ابن سلم الابار ثنا
احمد بن عبد الله العتكي ابو عبد الرحمن وسمعت منه بمرو قال ثنا مصعب

میں ہو کہ امام مالکؒ نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ کا چرچا تمہاری طرف بھی ہے اور میری ہاں کہنے پر فرمایا
تمہارے شہروں میں نہ رہنا چاہیئے حضرت امام مالک بن انسؓ سے سوال ہوا کہ کیا آپ ابو حنیفہ کو پہچانتے
ہیں کہا ہاں تم اس شخص کو کیا جانتے ہو؟ جو کسی لکڑی یا پتھر کے ستون کو سونے کا کہ دے تو یہی نہ کہے
جب تک اسکا سونے کا ہونا جانہ دے ابو محمد کہتے ہیں مطلب یہ ہو کہ وہ اپنی خطا پر بھی جم جاتا
اور حجت بازی کئے جاتا ہو اور باوجود حق ظاہر ہو جانے کے اپنی بات کی پچ کو نہیں چھوڑتا۔
مالک ابو حنیفہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے یہ دین سے مکر اور دھوکہ کرتا ہو اور روایت میں یہ بھی ہو کہ
سے مکر کرنے والا دین دار نہیں ہوتا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں ہلاکت ڈالی بیماری جو دین کو ہلاک کر دے
ابو حنیفہ بھی ہیں امام مالکؒ کا فرمان ہو کہ اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس
پیدا نہوا۔ ان کے پاس ابو یوسف شریک ابراہیم بن ابی یحییٰ بیٹھے تھے کہ صالح مولیٰ توئمہ
بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بن خارجة بن مصعب سمعت حمادا يقول في مسجد الجامع وما علم ابي حنيفة علم ابي حنيفة احدث من خضاب لحيتي هذه أنبأنا ابو بكر احمد بن علي بن عبد الله الزجاجي الطبري ثنا ابو يعلى عبد الله بن مسلم الدباس ثنا الحسين بن اسماعيل ثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد ثنا يحيى بن آدم ثنا سفيان بن سعيد وشريك بن عبد الله والحسن بن صالح قالوا ادركنا ابا حنيفة وما يعرف بشيء من الفقه وما يعرف الا بالخصومات - أخبرني الحسن بن ابي طالب ثنا عبد الله بن عثمان بن محمد بن بيان الصفار ثنا علي بن محمد الفقيه المصري ثني عصام بن الفضل الرازي سمعت المزني سمعت الشافعي يقول ناظر ابو حنيفة رجلا فكان يرفع صوته في مناظرته اياه فوقف عليه رجل فقال الرجل لابي حنيفة اخطأت فقال ابو حنيفة للرجل تعرف المسئلة ما هي قال لا قال فكيف تعرف اني اخطأت قال اعرفك اذا كانت لك الحجة ترفق بصاحبك واذا كان عليك تشغب وتجلب أنبأنا البرقاني قال انا ابو يحيى زكريا بن خارق بن احمد ابن البصري الاسفرائيني املاء نا ابو العباس السراج سمعت ابا قدامة سمعت سلمة بن سليمان قال قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال ما كان بخليق لذاك

اور شریک نے بروایت ابو اسحاق بروایت عمرو بن میمون بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرمایا اور حفص نے کہا ہمیں اعمش نے خبر دی انہیں ابراہیم نے انہیں علقمہ نے اسے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھسے ہارون نے کہا تم بھی کچھ بیان کرو میں نے کہا ابو حنیفہ نے کہا ہارون نے کہا تو تو برائی لایا اسے ہٹا تیری سر پر خاک پڑے - ابو عوانہ کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا یہانتک کہ ان کے کلام میں ماہر ہوگیا اب میں حج کے لیئے گیا واپس آن کر پھر انکی مجلس میں پہنچا تو اُن کے شاگردوں وغیرہ نے مجھسے مسائل پوچھنے شروع کیئے جو مجھے اچھی طرح معلوم تھے میں نے جواب دیئے لیکن وہ میرے جواب میں اختلاف کیا میں نے کہا واہ میں نے یہ مسائل امام ابو حنیفہ سے ہی سنے ہیں اور وہی جواب میں نے دیئے ہیں میں نے امام صاحب کو دیکھا تو میں نے اُن سے وہ مسائل پھر دریافت کیئے انہوں نے پہلے جوابات کے بخلاف اب کی مرتبہ جواب دیئے میں نے کہا یہ کیا ہوا کہا میری سمجھ میں اسوقت وہ اچھے جواب تھے اب یہ اُنسے اچھے جواب ہیں تو میں نے سب اگلے مسائل اور فتووں سے رجوع کر لیا - میں نے کہا

كان يصير نشيطا فى الحج من الى الظهر ومن الظهر الى العصر ومن العصر الى
المغرب ومن المغرب الى العشاء فمتى كان مجتهدا وسمعت ابا قدامة
سمعت سلمة بن سليمان قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال
ما كان بخليق لذلك ترك عطاء واقبل على ابى العطوف اخبر فى الازهر ثنا محمد
بن العباس ثنا ابو القاسم بن بشار ثنا ابراهيم بن راشد الدربى قال سمعت ابا ربيعة
فهد بن عوف سمعت حماد بن سلمة يكنى ابا حنيفة ابا جيفة انبأنا ابن رزق انا عثمان
بن احمد بن حنبل بن اسحاق سمعت المهدى يقول لابى حنيفة اذا كناه ابو جيفة
لا يكنى عن ذلك يظهره فى المسجد الحرام فى حلقة والناس حوله انبأنا العتيقى
ثنا يوسف بن احمد الصيدلانى ثنا محمد بن عمرو العقيلى ثنا زكريا بن يحيى الحلوانى
سمعت محمد بن بشار العبدى بندارا يقول قلما كان عبد الرحمن بن مهدى يذكر
ابا حنيفة الا قال كان بينه وبين الحق حجاب انبأنا البرقانى قرأت على محمد
بن محمود المروزى بها حدثكم محمد بن على الحافظ قال قيل لبندار وانا اسمع
اسمعت عبد الرحمن بن مهدى يقول كان بين ابى حنيفة وبين الحق حجاب
فقال نعم وقد قال لى انبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا محمد
بن بشار سمعت عبد الرحمن يقول بين ابى حنيفة وبين الحق حجاب انبأنا ابن رزق

سبحان اللہ پھر تو دین کا ہر وقت ہیر پھیر ہی ہو تا رہیگا مجھے آپکی ایسی فقہ کی کوئی حاجت نہیں چنانچہ
میں کپڑے جھاڑ کر وہاں سے اُٹھہ کھڑا ہوا اور پھر کبھی وہاں نہ گیا۔ نضر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم امام ابو حنیفہ رح
کے پاس آتے جاتے تہے ہمارے ساتھہ ایک شامی بھی تہا جب شامی نے اپنے وطن جانیکا ارادہ کیا تو آپ
اُسے پہنچانے آئے اور کہنے لگے اے شامی کیا تم ان فتوؤں کو شام لیجاؤ گے اُس نے کہا ہاں کہا تم بڑی
برائی اپنے ساتھہ لیجاؤ گے مزاحم بن زفر نے ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ رح سے کہا امام صاحب یہ جو آپ فتوی
دیتے ہیں اور اپنی کتاب میں کہتے ہیں کیا یہ آپکے نزدیک درست ہے فرمایا کیا خبر شاید سراسر
باطل ہی ہوں امام زفر رح کہتے ہیں ہم امام صاحب کے پاس آتے جاتے تہے اور ہمارے ساتھہ ابو یوسف اور محمد
بن حسن بھی تہے ہم انکی باتیں لکھہ لیا کرتے تہے ایک روز امام صاحب نے ابو یوسف سے کہا اے یعقوب
تجھہ پر افسوس ہے تو مجھسے جو کچھہ سن اسے لکھا کر میں تو آج کی بات کل چھوڑ دیتا ہوں اور
کل کی بات پرسوں چھوڑ دیتا ہوں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ رح نے قاضی ابو یوسف اپنے

انا ابن سالم ثنا الابار ثنا سلمة بن شعيب ثنا الوليد بن عتبة سمعت مؤمل
بن اسماعيل قال قال عمر بن قيس من اراد الحق فليات الكوفة فلينظر ما قال
ابو حنيفة واصحابه فليخالفهم آبنا نا بشرى بن عبد الله الرومي انا عبد العزيز
بن جعفر الحرمي ثنا اسماعيل بن العباس الوراق ثنا اسحاق بن ابراهيم البغوي وابنا نا
ابو سعيد محمد بن حسنويه بن ابراهيم الله بنوري انا زاهر بن احمد
السرخسي ثنا عبد الله بن احمد بن ثابت البزاز ثنا اسحاق بن ابراهيم ثنا
ابو الجماب قال قال لي عمار بن زريق خالف ابا حنيفة فانك تصيب
وقال بشرى فانك اذا خالفته اصبت آبنا نا ابن الفضل انا ابن درستويه
ثنا يعقوب ثنا ابن نمير ثنا بعض اصحابنا عن عمار بن زريق قال اذا سئلت
عن شئ فلم يكن عندك شئ فانظر ما قال ابو حنيفة فخالفه فانك تصيب
آبنا نا البرقاني انا محمد بن عبد الله بن حمرويه انا الحسين بن ادريس
قال قال ابن عمار اذا شككت في شئ نظرت الى ما قال ابو حنيفة
فخالفه كان الحق وكان البركة في خلافه آخبرني عبد الله بن يحيى
السكري ثنا محمد بن عبد الله الشافعي ثنا منصور بن محمد البزاز هذا ثنا محمد

شاگرد سے فرمایا میری باتیں لوگوں کو نہ پہنچاؤ خدا کی قسم مجھے تو خود نہیں معلوم کہ میں غلط مسئلہ بیان کرتا ہوں یا صحیح حفص بن غیاث کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا میں سنتا تھا ایک ایک مسئلہ میں ایک ہی دن میں پانچ پانچ جداگانہ فتوے دیتے تھے آخر یہ دیکھکر میں نے وہاں کا آنا جانا ترک کر دیا اور علم حدیث کیطرف متوجہ ہوا۔ امام ابو حنیفہ بھی فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور میں تو جو کچھ تم سے کہتا ہوں وہ اکثر غلط ہوتا ہے۔ مقری کہتے ہیں میں نے بھی امام صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے فتوے عموماً غلط ہوا کرتے ہیں امام ابو حنیفہ کہتے ہیں میں نے عطا سے سنا اگر سنا ہو تو ۔ محمد بن حماد کہتے ہیں میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ تو فرما دیجئے کہ میں ابو حنیفہ اور اُنکے ساتھیوں کے کلام کو دیکھوں اور اسپر عمل کروں ؟ آپ نے فرمایا نہیں نہیں نہیں تین مرتبہ منع فرمایا میں نے پھر پوچھا کہ حضور آپکی حدیثوں اور آپکے صحابہ کی حدیثوں کو دیکھوں اور اُنپر عمل کروں فرمایا ہاں ہاں ہاں تین مرتبہ اجازت دی پھر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جو میں مانگا کروں آپنے ایک دعا سکھائی تین ہی مرتبہ اسے بھی پڑھا لیکن جب میں جاگا تو اُس

بن الصباح ثنا سفيان بن عيينة قال قال مساور الوراق ؎ اذا ما اهل رأى
حاوروناء باية من الفتيا طريفه - اتيناهم بقياس صحيح مصليب من طراز ابی حنيفة
اذا سمع الفقيه بها وعاها ء واثبتها بحبر فی صحيفه - فاجابه بعضهم بقول ؎ اتينا
بقول الله فيها ء وآيات محبرة شريفه - فكم من فرج محصنة عفيف ء احل حرامها
بابی حنيفة - فكان ابو حنيفة اذا رأى مساور الوراق اوسع له وقال ها هنا ها هنا
انبا نا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا ابو صالح هدبة بن عبد الوهاب المروزی قدم
علينا شقيق البلخی فجعل يطری ابا حنيفة فقيل له لا تطر ابا حنيفة بمرو فانهم
لا يحتملونك قال اليس قد قال مساور الوراق ؎ اذا ما الناس يوما قايسونا ء باية من
من الفتوی طريفه - اتيناهم بمقياس تليد ء طريف من طراز ابی حنيفة فقال له
اما سمعت ما اجابوه قال رجل ؎ اذا ذو الرأی خاصم عن قياس ء وجاء ببدعة
هنة سخيفة - اتيناهم بقول الله فيها ء وآثار برددة شريفة فكم من فرج
محصنة عفيف ء احل حرامها بابی حنيفة - انبأنا ابن رزق ثنا عثمان بن احمد
الدقاق ثنا ادريس بن عبد الكريم سمعت يحيی بن ايوب ثنا صاحب لنا ثقة قال كنت
جالسا عند ابی بكر بن عياش فجاء اسماعيل بن حماد بن ابی حنيفة فسلم وجلس فقال

دعا کو بھول گیا۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں جسنے ابوحنیفہ کی کتاب الحیل کو دیکھا وہ یقیناً خدا کے حرام کو
حلال اور حلال کو حرام کر دیگا۔ نصر بن شمیل کہتے ہیں اس کتاب میں بہت مسائل بالکل کفریہ ہیں حضرت عبد اللہ
بن مبارک فرماتے ہیں جسکے پاس ابوحنیفہ کی کتاب الحیل یعنے جس میں حیلے سکھائے ہیں ہو اور اسپر عمل کرے
تو فتوی دے تو اسکا حج باطل ہو جائیگا اور اسکی بیوی پر طلاق پڑ جائیگی ابن المبارک کے مولی نے کہا میں
جانتا ہوں حیلوں کی کتاب کو کسی شیطان نے بنائی ہے ابن المبارک کہنے لگے جسنے حیلوں کی کتاب
بنائی ہے وہ شیطان سے بھی زیادہ برا ہے۔ ابن المبارک فرماتے ہیں جسکے گھر میں یہ حیلوں کی کتاب ہو اور
وہ اسکے مطابق فتوی دیتا ہو یا عمل کرتا ہو وہ کافر ہے اسکی عورت پر طلاق پڑ جاتی ہے اسکا حج باطل
ہو جاتا ہے ان سے کہا گیا کہ اس کتاب میں ایک حیلہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند سے
خلع کرنا چاہے تو اسلام چھوڑ کر کافر بن جائے مرتد ہو جانیکے بعد جب الگ ہو جائے پھر اسلام قبول کرلے
عبد اللہ فرمانے لگے اس کتاب کا لکھنے والا کافر ہے اسکی بیوی اس سے الگ ہے اسکا حج باطل ہے خاقان
مؤذن نے فرمایا اسے کسی ابلیس نے لکھی ہوگی حضرت عبد اللہ نے فرمایا واقعی اس کا مصنف میرے

ابوبکر من هذا فقال ثنا اسمعیل یا ابا بکر فضرب ابوبکر بیده علی رکبة اسمعیل ثم
قال کم من فرج حرام اباحه حدثنا آنبانا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا
العباس بن صالح سمعت اسود بن سالم قال ابوبکر بن عیاش سود الله وجه ابی حنیفة
اخبرنی ابوعبد الله محمد بن عبد الواحد انا محمد بن العباس ثنا احمد بن نصر الحافظ ثنا
ابراهیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر قال قال ابوبکر بن عیاش یقولون ان ابا حنیفة اکره
علی القضاء انما ضرب علی ان یکون عریفا علی طرز حاکة الخزازون آخبرنی
الحسن بن عبد الله المقری ثنا محمد بن بکران البزار ثنا محمد بن مخلد ثنا محمد
بن حفص هو الدوری سمعت ابا عبید کنت جالسا مع الاسود بن سالم فی
مسجد الجامع بالرصافة فتذاکروا مسئلة فقلت ان ابا حنیفة یقول فیها کیت
کیت فقال لی الاسود تذکر ابا حنیفة فی المسجد فلم یکلمنی حتی مات آخبرنی محمد
بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی سمعت محمد بن حامد البزاز سمعت الحسن
بن منصور سمعت محمد بن عبد الوهاب یقول قلت لعلی بن عثام ابوحنیفة تحفظ
فقال لا للدین ولا للدنیا آنبانا ابو حازم عمر بن احمد بن ابراهیم العبدوی الحافظ
بنیسابور انا محمد بن احمد بن الفضل بن العباس بجرجان ثنا محمد بن علی البلخی ثنی محمد

میرے نزدیک بھی المبیوں میں سے ایک المبیس ہی تھا حضرت حسین بن عبد اللہ نیسا پوری قسم کھا کر فرماتے
ہیں کہ مجھے امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ نے فرمایا اے حسین جو کچھ ابو حنیفہ سے روایتیں لی تھیں ہیں ان سے
چھوڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن المبارک کا فرمان ہے کہ اگر تم حضرت
سفیان کی مجلس میں جاتے تو اگر کتاب اللہ سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر زہد و تقویٰ کی باتیں سننی چاہو تو سن سکتے تھے لیکن ایسی
مجلس جسمیں مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس میں کبھی صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ سنا ہو وہ مجلس ابو حنیفہ کی مجلس ہے
یہی حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی مجلس کہ جسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
آئے اور حضور پر درود نہ پڑھا جائے میں نے کوئی نہیں دیکھی سوائے ابو حنیفہ کی مجلس کے کہ وہاں نام نبی
پر درود نہیں بھیجا جاتا تھا ہم کبھی کبھی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی چوری چھپی اس مجلس میں
چلے آتے تھے محمد بن عبد الوہاب قناد فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کی مجلس میں گیا میں نے اسے ایک لغو مجلس
پائی جسمیں کوئی وقار و متانت نہ تھی میں سفیان ثوری کی مجلس میں بھی گیا وہاں میں نے سکینت و جمعی اور

بن احمد التميمي بمصر ثنا محمد بن جعفر الاساني قال كان ابو حنيفة يتهم شيطان
الطاق بالرجعة وكان شيطان الطاق يتهم ابا حنيفة بالتناسخ قال فخرج يوما ابو حنيفة
الى السوق فاستقبله شيطان الطاق ومعه ثوب يريد بيعه فقال ابو حنيفة
اتبيع هذا الثوب الى رجوع علي فقال ان اعطيتني كفيلا ان لا تمسخ قردا
بعتك فبهت ابو حنيفة قال ولما مات جعفر بن محمد التقي هو وابو حنيفة فقال
له ابو حنيفة اما امامك فقد مات فقال شيطان الطاق اما امامك فمن المنظرين الى
يوم الوقت المعلوم انبأنا ابو نعيم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن جعفر بن حيان نا مسلم
بن عصام نا رستة عن موسى بن المساور قال سمعت جبارا هو عصام بن يزيد
الاصبهاني يقول سمعت سفيان الثوري يقول ابو حنيفة ضال مضل انبأنا
ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب الاصبهاني انا ابو بكر بن المقرئ نا سلامة بن
محمود القيسي نا ايوب بن اسحاق المسافري نا رجاء السندي قال قال عبد الله بن
ادريس ابو حنيفة ضال مضل وابو سفيان فاسق من الفساق وقال ايوب بن
شاذ بن يحيى الواسطي ثنا يزيد بن هارون سمعت يزيد بن هارون يقول ما رأيت قوما اشبه بالنصارى
من اصحاب ابي حنيفة انا اسمعيل بن محمد العتيقي والحسن بن جعفر السلامي والحسن بن علي الجوهري قالوا

وقار و متانت دیکھی تو بہت سے اسی مجلس میں بیٹھنا اٹھنا شروع کیا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی مجلس سے
روکتے تھے اور انہیں شریک ہونے کی ممانعت فرماتے تھے حضرت سفیان ابو حنیفہ کے رائے قیاس کے مسائل
دیکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے محمد بن یوسف سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا سفیان ثوری نے ابو حنیفہ سے کچھ روایت کیا
ہے؟ جواب دیا معاذ اللہ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ بسا اوقات ابو حنیفہ مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہیں
تو میں جواب دیتا ہوں لیکن ناخوش ہوکر اور میں نے تو کبھی ان سے کچھ بھی روایت نہیں کیا سفیان بن وکیع
بن جراح امام حنیفہ کی نسبت فرماتے تھے کہ وہ علم اور حدیث بغیر سمجھے کھینچ تان کیا کرتے ہیں ایک مرتبہ امام حنیفہ
کا ذکر آیا تو حضرت سفیان فرمانے لگے ہیں اس نبطی کی برائی سے جب کہ وہ عرب بننے لگے اللہ کی
پناہ مانگو - قیس بن ربیع سے امام ابو حنیفہ کی بابت سوال ہوتا ہے کہ وہ کیسے تھے؟ تو فرماتے ہیں کہ جو کچھ
ادھر ہوا اس سے سب سے زیادہ ناواقف اور جو نہیں ہوا اس کے بڑے جاننے والے اسی سوال کے جواب میں
ایک مرتبہ فرمایا میں انہیں تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں وہ جو کچھ کہ نہیں ہوا اس کے عالم اور جو ہو گیا اس کے بڑے
نہ جاننے والے تھے - ابن ادریس فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ کوفے سے ابو حنیفہ کا قول اور شرابی کی شراب

انا علی بن عبد العزیز البرذعی انا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم نا محمد بن عبد الله
بن عبد الحکم قال انا محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لاصحاب ابی حنیفة فاذا
فیها مائة وثلاثون ورقة فعددت منها ثمانین ورقة خلاف الکتاب والسنة قال
ابو محمد لان الاصل کان خطأ فصارت الفروع ماضیة علی الخطاء قال ابن ابی
حاتم نا الربیع بن سلیمان المرادی سمعت الشافعی یقول ابو حنیفة یضع المسألة
خطأ ثم یقیس الکتاب کله علیها وقال ایضا نا ابی نا هرون بن سعید الایلی
سمعت الشافعی یقول ما اعلم احدا وضع الکتب ادل علی عوار قوله من ابی حنیفة
انبأنا ابن رزق نا عثمان بن احمد الدقاق نا محمد بن اسماعیل الرقی ثنی احمد بن
سنان بن اسد القطان سمعت الشافعی یقول ما شبهت رأی ابی حنیفة
الا بخیط السحارة یمد کذا فیجیء اخضر ویمد کذا فیجیء اصفر انبأنا البرقانی
ثنی محمد بن العباس ابو عمرو الخزاز نا ابو الفضل جعفر بن محمد الصندلی
واثنی علیه ابو عمر جدا نا المروزی ابو بکر احمد بن الحجاج سألت ابا عبد الله
وهو احمد بن حنبل عن ابی حنیفة وعمرو بن عبید قال ابو حنیفة اشد علی المسلمین
عن عمرو بن عبید لان له اصحابا انبأنا طلحة بن علی الکتانی انا محمد بن عبد الله بن ابراهیم

اور حمزہ کی قرأت باہر نکلے۔ محمد بن ولید البشری کہتے ہیں میں نے امام صاحب کے اقوال خوب حفظ کیے ایک مرتبہ
ابو عاصم کی مجلس میں ان کے بہت سے مسائل زبر سنائے انہوں نے فرمایا کہ تیرا حافظہ بہت ہی
اچھا ہے لیکن وہ باتیں کیوں یاد کرتا ہے جن سے تجھے توبہ کرنی پڑے۔ ایک مرتبہ حماد نے جامع مسجد میں
کہا کہ میری ڈاڑھی کے خضاب سے بھی ابو حنیفہ کا علم نو پید ہے۔ سفیان بن سعید شریک
بن عبد اللہ اور حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ فقہ کے ماہر نہیں البتہ جھگڑے کے
ماہر ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ کا ایک شخص سے مناظرہ ہوا تو بڑی
اونچی اونچی آواز سے بولنے لگے ایک شخص وہاں کھڑا ہوا تھا وہ کہنے لگا حضرت آپ غلطی پر ہیں
امام صاحب نے اس سے کہا تم مسئلہ جانتے بھی ہو؟ اس نے جواب دیا میں مسئلہ نہیں جانتا کہا پھر
تم نے کیسے جان لیا کہ میں خطا پر ہوں کہا اسلئے کہ جب آپ کے پاس دلیل ہوتی ہے تو آپ نرمی
اور راستی سے گفتگو کرتے ہیں اور جب آپ دلیل سے خالی ہوتے ہیں بلکہ مقابل کے پاس
دلیل ہوتی ہے تو آپ شور غل اور بلند آواز سے مطلب براری کرتے ہیں۔ ایک شخص ابن المبارکؒ

الشافعی نا ابو شیخ الاصبهانی نا الاثرم قال رأیت ابا عبداللہ مرارا یعیب ابا حنیفۃ ومذھبہ
ویحکی الشیٔ من قولہ علی الانکار والتعجب انبا نا بشری بن عبداللہ الرومی انا احمد بن جعفر بن حمدان
نا محمد بن جعفر الراشدی نا ابوبکر الاثرم قال انبا ابو عبداللہ بیانی العقیقۃ فیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث
مسندۃ عن اصحابہ عن التابعین رضی اللہ عنہم ثم قال وقال ابو حنیفۃ ھو من عمل الجاھلیۃ ویتبسم
کالمتعجب اخبرنی محمد بن عبدالملک القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا محمود بن اسحاق
بن محمود القواس بنجاری سمعت ابا عمرو حریث بن عبدالرحمٰن سمعت محمد بن یوسف
البیکندی یقول قیل لاحمد بن حنبل قول ابی حنیفۃ الطلاق قبل النکاح قال
مسکین ابو حنیفۃ کانہ لم یکن من اھل العراق کانہ لم یکن من العلم بشیٔ قد جاء
فیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن الصحابۃ رضی اللہ عنہم وعن نیف
وعشرین من التابعین مثل سعید بن جبیر وسعید بن المسیب وعطاء وطاؤس
وعکرمۃ کیف یجترئ ان یقول تطلق اخبرنی ابن رزق نا احمد بن سلیمان الفقیہ
المعروف بالنجار نا عبداللہ بن احمد بن حنبل نا مھنی ابن یحییٰ سمعت احمد بن
حنبل یقول ما قول ابی حنیفۃ والبعرۃ عندی الاسواء اخبرنی البرقانی
ثنی محمد بن احمد الادمی نا محمد بن علی الایادی نا زکریا بن یحییٰ الساجی ثنی محمد بن

سے پوچھا ہے کہ کیا ابو حنیفہ مجتہد تھے؟ کہا وہ مجتہد ہونے کے قابل نہ تھے وہ تو رائے قیاس کی ادھیڑبن
میں ظہر تک اور ظہر سے عصر تک اور عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشا تک لگے رہتے تھے وہ مجتہد
کب بن گئے؟ اسی سوال کے جواب میں ایک مرتبہ فرمایا وہ اجتہاد کی قابلیت ہی نہیں رکھتے تھے عطا کو تو
انہوں نے چھوڑ دیا اور ابو العطوف کی طرف متوجہ ہو گئے حماد بن سلمہ ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے
تھے۔ مہدی تو بھری مجلس میں مسجد حرام میں ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے تھے۔ محمد بن بشار کے
پاس جب کبھی ابو حنیفہ کا ذکر آتا تو عموماً فرمایا کرتے تھے کہ ان کے اور حق کے درمیان حجاب اور پردہ تھا
بندار سے سوال ہوتا ہے کہ کیا عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے کہ ابو حنیفہ کے اور حق کے درمیان
پردہ تھا کہا ہاں انہوں نے خود مجھ سے فرمایا ہے۔ ایک اور سند سے بھی عبدالرحمٰن کا یہ قول مروی ہے عمر
بن قیس فرمایا کرتے تھے جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کے اقوال کے خلاف
کرے۔ حضرت عمار بن زریق ابو الجواب سے فرماتے ہیں ابو حنیفہ کا خلاف کر تو تیری بات ٹھیک
ہو گی اور بشری کا قول ہے کہ ان کا خلاف حق ہے۔ عمار بن زریق کہتے ہیں جب تم سے کوئی مسئلہ

(۷۶) سمعت احمد بن حنبل یقول لو ان رجلا ولی القضاء ثم حکم برأی ابی حنیفة ثم سئلت عنه لرأیت ان ارد احکامه آخبرنی الحسن بن ابی طالب انا محمد بن نصر بن احمد بن نصر بن ملک نا ابو الحسن علی بن ابراهیم انتماد من لفظه نا محمد بن المسیب نا ابو هبیرة الدمشقی نا ابو مسهر خالد بن یزید بن ابی مالک قال احل ابو حنیفة الزنا واحل الربوا واهدر الدما فسأله رجل ما تفسیر هذا فقال اما تحلیل الربو فقال درهم وجوزه بدرهمین نسیئة لا بأس به واما الدما فقال لو ان رجلا ضرب رجلا بحجر عظیم فقتله کان علی العاقلة دیته ثم تکلم فی شیٔ من النحو فلم یحسنه ثم قال لو ضربه یا با قبیس کان علی العاقلة قال واما تحلیل الزنا فقال لو ان رجلا وامرأة اصیبا فی بیت وهما معروفا الابوین فقالت المرأة هو زوجی وقال هو هی امرأتی لم اعرض لهما قال ابو الحسن النجار وفی هذا ابطال الشرائع والاحکام آبنا نا البرقانی انا بشر بن احمد الاسفرائینی نا عبد الله بن محمد بن سیار الفرهیانی سمعت القاسم بن عبد الملک انا عثمان سمعت ابا مسهر یقول کانت الائمة تلعن ابا فلانة علی هذا المنبر و اشار الی منبر دمشق قال الفرهیانی وهو ابو حنیفة آخبرنا الخلال ابو الفضل عبد الله بن عبد الرحمن بن محمد الزهری نا عبد الله بن عبد الرحمن ابو محمد السکری

پوچھا جاتے اور تمہیں اس کا علم نہ ہو تو دیکھو ابو حنیفہ نے اسمیں کیا کہا ہے پھر اُسکے خلاف تم کہو مسئلہ کا صحیح جواب ہو جائیگا۔ ابن عمار کہتے ہیں جب تجھے کسی مسئلہ میں شک ہو تو دیکھ اور ابو حنیفہ کے فتویٰ کا خلاف کر کیونکہ حق و برکت انکے خلاف میں ہے۔ مساور وراق کہتے ہیں جب اہل رائے اپنے فتووں کے طریقوں کو لیکر ہم سے جھگڑتے ہیں تو ہم اُنکے پاس ابو حنیفہ کے صحیح اور مضبوط قیاس پیش کرتے ہیں جسے فقیہ سنکر یاد کر لیتے ہیں اور لکھ لیا کرتے ہیں اسکے جواب میں کسی نے کہا ہم اسکے پاس اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک کی بابرکت آیتیں پڑھتے ہیں ابو حنیفہ کیوجہ سے تو بہت سی پاکدامن پرہیزگار حرام عورتوں کی شرمگاہیں حلال ہو گئیں ابو حنیفہ جب مساور وراق کو دیکھتے تو انکی بڑی آؤ بھگت کرتے اور کہتے یہاں آؤ یہاں بیٹھو شقیق بلخی ایک مرتبہ ابو حنیفہ کی بڑی تعریف کرتے ہیں تو اُنسے کہا جاتا ہے مرو میں آپ یہ باتیں چھوڑ دیجئے مرو والے آپکی برداشت نہیں رکھتے تو وہ مساور وراق کے مذکورہ بالا اشعار پڑھ سناتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا ان اشعار کا جواب آپنے نہیں سنا؟ جسمیں ہے جب کہ اہل رائے اپنی رائے قیاس سے ہم سے حجت بازی کرنے لگے اور اس ردی اور مردار چیز کو ہمارے سامنے لائے تو

نا العباس بن عبد الله الترقفي سمعت الغربابي يقول كنا في مجلس سعيد بن عبد العزيز
بدمشق فقال رجل رأيت فيما يرى النائم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دخل
من باب الشرقي يعني باب المسجد ومعه ابو بكر و عمر رضي الله عنهما و ذكر غير واحد من
الصحابة وفي القوم رجل متوسخ الثياب رث الهيئة فقال تعرف من هذا قلت لا قال
هذا ابو حنيفة هذا ممن اعين بعقله على الفجور فقال سعيد بن عبد العزيز انا اشهد
انك صادق لولا انك رأيت هذا لم تكن تحسن تقول هذا اخبرني ابو الفتح محمد بن
المظفر بن ابراهيم الخياط نا محمد بن علي بن عطية المكي نا محمد بن خالد الاموي نا
علي بن الحسن القرشي نا علي بن حرب قال سمعت محمد بن عامر الطائي وكان خيرا يقول
رأيت في النوم كان الناس مجتمعون على درج دمشق اذ خرج شيخ ملبب بشيخ
فقال ايها الناس ان هذا بدل دين محمد صلى الله عليه وسلم فقلت لرجل الى
جنبي من هذان الشيخان فقال هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه ملبب
بابي حنيفة انبأنا القاضي ابو العلا محمد بن علي الواسطي نا عبد الله بن محمد
بن عثمان المزني بواسط نا طريف بن عبد الله سمعت ابن ابي شيبة و ذكر ابا
حنيفة فقال اراه كان يهوديا اخبرني ابراهيم بن عمر البرمكي نا عبيد الله

ہمنے اسکے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور شریف حدیثیں پیش
کیں اور ہمنے کہا کہ ابو حنیفہ کی وجہ سے کتنی ایک پاکدامن پرہیزگار عورتوں کی شرمگاہیں جو خدا کی جانب
سے حرام تھیں حلال ہوگئیں۔ ابو بکر بن عیاش کی مجلس میں ابو حنیفہ کے پوتے اسمٰعیل بن حماد بن ابو حنیفہ
آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے ابو بکر نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں اسمٰعیل ہوں تو ابو بکر نے
اسمعیل کی رانوں پر اپنے ہاتھ سے مارا اور فرمایا تیرے دادا نے بہت سی حرام شرمگاہوں کو حلال کردیں
حضرت ابو بکر بن عیاشؒ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ کے منہ کو کالا کرے۔ اور ابو بکر بن
عیاش کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں ابو حنیفہ کو سزا قاضی بننا قبول نہ کرنے پر دیگئی یہ غلط ہے بلکہ انہیں
چودھری بننے پر زدوکوب کیا گیا جیسا کہ ریشم فروش جولاہوں میں دستور تھا۔ ابو عبید کہتے ہیں میں اسود
بن سالم کے پاس رصافہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک مسئلہ کا ذکر آگیا میں نے کہا اس میں
ابو حنیفہ کا فتویٰ یہ ہے تو اسود نے خفا ہو کر کہا تو مسجد میں ابو حنیفہ کا ذکر کرتا ہے ایسے بگڑے کہ
مرتے دم تک پھر مجھسے کلام نہ کیا۔ محمد بن عبد الوہاب نے ایک مرتبہ علی بن عثام سے کہا ابو حنیفہ

ابن محمد بن حمدان بن حمدان العکبری نا محمد بن ایوب بن المعافی البزاز سمعت ابراهیم الحربی یقول
وضع ابو حنیفة اشیاء فی العلم لقیع الماء احسن منها وعرضت یوما شیأ من مسائله
علی احمد بن حنبل فجعل یتعجب منها ثم قال کانه هو یبتدئ الاسلام انبأنا ابن رزق
انا ابن سالم انا الابار انا محمد بن المهلب السرخسی نا علی بن جریر قال کنت فی
الکوفة فقدمت البصرة وفیها ابن المبارک فقال لی کیف ترکت الناس قال قلت
ترکت بالکوفة قوما یزعمون ان ابا حنیفة من رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال قلت اتخذوک فی الکفر اماما قال فبکی حتی ابتلت لحیته یعنی انه حدث عنه
اخبرنی محمد بن علی المقری انا محمد بن عبد الله النیسابوری سمعت ابا جعفر محمد بن صالح بن
هانئ نا مسدد بن قطن نا محمد بن غیاث الاعین نا علی بن جریر الابیوردی
قال قدمت علی ابن المبارک فقال له رجل ان رجلین تماریا عندنا فی مسئلة
فقال احدهما قال ابو حنیفة وقال الآخر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
کان ابو حنیفة اعلم بالقضاء فقال ابن المبارک اعد علی فاعاد علیه فقال کفر کفر
فقلت بک کفروا وبک اتخذوا الکفر اماما قال ولم قلت بروایتک عن ابی حنیفة قال
استغفر الله من روایاتی عن ابی حنیفة اخبرنی الحسن بن ابی طالب نا احمد بن محمد بن

جنت میں؟ فرمایا نہیں نہ دین کے نہ دنیا کے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہتے تھے کہ شیطان
طاق حضرت علی کے پھر واپس آنے کا قائل ہے اور شیطان طاق کہتا تھا ابو حنیفہ تناسخ کے قائل ہیں
ایکدن بازار میں دونوں کی مڈبھیڑ ہوگئی وہ ایک کپڑا بیچنا چاہتا تھا تو ابو حنیفہؒ کہنے لگے
ہمارے ہاتھ سے بیچ دو حضرت علی رضؓ کے دوبارہ واپس آنے پر اسکی قیمت ادا کر دی جائیگی اسنے کہا ہاں
بیچتا ہوں لیکن تم اس بات کا ضامن دو کہ تم تناسخ میں بندر نہ بنجاؤ گے اس جواب کو سنکر ابو حنیفہ رح
حیران رہ گئے جب جعفر بن محمد نقی کا انتقال ہوتا ہے تو ابو حنیفہ کہنے لگے اب تو تمہارے امام مر گئے
اسنے کہا ہاں لیکن تمہارے امام کو تو قیامت تک کی ڈھیل دیگئی ہے۔ سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے ابو حنیفہ
خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس فرماتے ہیں ابو حنیفہ
گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ابو سفیان فاسق ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کی
انخر والوں سے زیادہ کسی کو نصرانیوں سے مشابہ نہیں پایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کے شاگردوں
کی کتابیں دیکھیں جن کے ایک سو بیس ورق تھے میرے اندازے سے اسکے اسی ورق

يوسف نا محمد بن جعفر المطيرى نا عيسى بن عبد الله الطيالسى نا الحميدى سمعت
ابن المبارك يقول صليت وراء ابى حنيفة صلاة وفى نفسى منها شئ قال وسمعت
ابن المبارك يقول كتبت عن ابى حنيفة اربعمائة حديث اذا رجعت الى العراق
ان شاء الله محوتها انبانا ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب انا ابو بكر بن المقرى نا
سلامة بن محمود العبسى نا اسماعيل بن حمدويه البيكندى سمعت الحميدى يقول
سمعت ابراهيم بن شماس يقول كنت مع ابن المبارك بالثغر فقال لئن رجعت من هذه
لاخرجن ابا حنيفة من كتبى انبانا العتيقى انا يوسف بن احمد الصيدلانى
نا محمد بن عمرو العقيلى نا ابراهيم بن جناد نا ابو بكر الاعين نا ابراهيم بن شماس سمعت
ابن المبارك يقول اضربوا على حديث ابى حنيفة انبانا عبيد الله بن عمر الواعظ
نا ابى نا عبد الله بن سليمان نا عبد الله بن احمد بن حنبل حدثنى ابى نا ابو بكر الاعين
عن الحسن بن الربيع قال ضرب ابن المبارك على حديث ابى حنيفة قبل ان يموت بايام يسيرة
كذا رواه لنا واظنه عن عبد الله بن احمد عن ابى بكر الاعين نفسه والله اعلم اخبرنى محمد
بن احمد بن يعقوب انا محمد بن نعيم الضبى سمعت ابا سعيد عبد الرحمن بن احمد المقرى
سمعت ابا بكر احمد بن محمد بن الحسين البلخى يقول سمعت محمد بن على بن الحسن بن شقيق

خدا رسول کتاب سنت قرآن حدیث کے خلاف تھے ابو محمد کہتے ہیں یہ اس لیے کہ اصل ہی
غلط تھی تو فرع کا غلط ہونا لازمی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فرمان ہے کہ ابو حنیفہ ایک
غلط مسئلہ بنا لیتے تھے اور ساری کتاب کو اسی پر قیاس کرتے جاتے تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ
میری دانست میں کسی نے ابو حنیفہ سے زیادہ واہی کتابیں وضع نہیں کیں امام شافعی کا یہ بھی
قول ہے کہ میں نے تو ابو حنیفہ کی رائے کو دھاگے سے تشبیہ دی ہے کہ ادھر کھینچو تو سبز نکل
آئے اور ادھر کھینچو تو زرد نکل آئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا جاتا ہے
کہ مسلمانوں پر ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ تھا یا عمرو بن عبید کا؟ تو فرمایا ابو حنیفہ کا اسلیے کہ اس کے
ساتھی اور شاگردوں کی جماعت تھی۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ لیسا اوقات
ابو حنیفہ کے عیب بیان فرماتے تھے اور اُن کے مذہب کو عیب والا کہتے تھے
اور اُنکے بعض مسائل کو کبھی بطور تعجب اور انکار کے بیان فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ

سمعت ابی سمعت عبد الله بن المبارك يقول لحديث واحد من حديث الزهری
احب الی من جميع كلام ابی حنيفة انبأنا ابن رزقا انا ابن سالم انا الابار نا علی بن حزم عن
علی بن اسحاق الترمذی قال قال ابن المبارك كان ابو حنيفة يتيما فی الحديث انبأنا
البرقانی قال قرئ علی عمر بن بشران وانا اسمع حدثكم علی بن الحسين بن حبان نا
عبد الله بن احمد شبويه سمعت ابا وهب سمعت عبد الله هو ابن المبارك يقول
كان ابو حنيفة يتيما فی الحديث انبأنا علی بن محمد بن عبد الله المعدل انا ابو علی بن الصواف انا
عبد الله بن احمد بن حنبل اجازه نا سريج بن يونس نا ابو قطن نا ابو حنيفة وكان
زمنا فی الحديث انا محمد بن الحسين الازرق نا علی بن عبد الرحمن بن عيسى الكوفی
نا احمد بن حازم انا ابو غسان قال ذكرت للحسن بن صالح رجلا قد كان جالس
ابا حنيفة من النخعی فقال لو كان اخذ من فقه النخعی كان خيرا له انظر واعمن
تأخذون انبأنا عبد الله بن يحيی السكری والحسن بن ابی بكر ومحمد بن عمر النرسی قالوا
انا محمد بن عبد الله بن ابراهيم الشافعی نا محمد بن يونس نا مؤمل بن اسمعيل ابو
عبد الرحمن سألت سفيان بن عيينة قلت يا ابا محمد تحفظ عن ابی حنيفة شيأ
قال لا ولا نعمة عين اخبرنی العتيقی نا يوسف بن احمد الصيدلانی نا محمد بن عمر

صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائیں اور بہت سی روایتیں صحابہ اور تابعین کی بھی بیان کیں
پھر تعجب کے ساتھ مسکرا کر فرمانے لگے دیکھو ابو حنیفہ اسے جاہلیت کا کام بتاتے ہیں۔ امام
احمد بن حنبل سے ایک مرتبہ کہا جاتا ہو کہ ابو حنیفہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کو جائز
بتاتے ہیں کہا ابو حنیفہ ایک مسکین شخص ہیں گویا کہ وہ عراق میں رہتے ہی نہ تھے گویا کہ
انہیں کچھ علم ہی نہ تھا اس مسئلہ میں تو خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث
آئی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں ہیں اور ہیں سے اوپر اوپر بڑے
بڑے جلیل القدر تابعین سے روایت ہے جیسے سعید بن جبیر سعید بن مسیب عطا طاؤس
عکرمہ پھر ابو حنیفہ کیسے جرأت کر کے ان سب کے خلاف کہتے ہیں کہ طلاق ہو جائیگی۔ حضرت امام
احمد بن حنبل کا یہ فرمان ہی ہے کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ کا قول اور اونٹ کی مینگنی برابر ہے
آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق فیصلے کرے۔ اور حکم دے تو میرا
فتوے یہ ہے کہ اسکے تمام احکام رد کر دیئے جائیں۔ یزید بن ابو مالک کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے

العقيلي نا محمد بن ايوب نا محمد بن عبد الله بن نمير سمعت ابي ح د انا البرمكي انا
محمد بن عبد الله بن خلف نا عمر بن محمد الجوهري نا ابو بكر الاثرم نا يحيى بن محمد بن
سابق نا ابن نمير قال ادركت الناس وما يكتبون الحديث عن ابي حنيفة فكيف الرأي أنبأنا
العتيقي نا يوسف بن احمد نا العقيلي نا محمد بن اسماعيل نا سليمان بن حرب سمعت
حماد بن زيد سمعت الحجاج بن ارطاة يقول ومن ابو حنيفة ومن يأخذ عن ابي
حنيفة وما ابو حنيفة انا البرقاني انا محمد بن العباس بن حيويه انا محمد بن مخلد
نا صالح بن احمد بن حنبل نا علي يعني ابن المديني سمعت يحيى هو ابن سعيد القطان
وذكر عنده ابو حنيفة قالوا كيف كان حديثه قال لم يكن بصاحب حديث أخبرني
الخلال نا احمد بن ابراهيم بن شاذان نا علي بن محمد بن مهران السواق نا محمد بن حماد المقرى قال وسألت
يحيى بن معين عن ابي حنيفة قال وايش كان عند ابي حنيفة من الحديث حتى تسأل عنه أنبأنا
الحسين بن المنذر القاضي والحسن بن ابي بكر البزار قالا انا محمد بن عبد الله الشافعي
سمعت ابراهيم بن اسحاق الحربي سمعت احمد بن حنبل وسئل عن مالك فقال حديث صحيح
ورأى ضعيف وسئل عن الاوزاعي فقال حديث ضعيف ورأى ضعيف وسئل عن
ابي حنيفة فقال لا رأى ولا حديث وسئل عن الشافعي فقال حديث صحيح ورأى

زنا جیسی حرام چیز کو حلال کر دیا سود جیسی حرام چیز کو حلال بتایا مسلمانوں کے خون حرام کو جائز کر دیا ایک شخص نے
کہا حضرت اسکی تشریح کیجئے تو فرمایا سنو سود کو حلال کرنا تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک درہم کو دو درہم کے
بدلے ادھار دینا لینا جائز ہے اور خون حرام کو حلال کرنا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں
اگر کوئی شخص دوسرے کو بڑا سا پتھر مار کر مار ڈالے تو اس کے وارثوں پر دیت
یعنی جرمانہ ہے قصاص یعنی بدلہ نہیں پھر اس جملہ کو ادا کرتے ہیں نحوی غلطی بھی
کرتے ہیں اور کہتے ہیں بِأَبَا قُبَيْسٍ حالانکہ کہنا چاہیئے بِأَبِي قُبَيْسٍ اور زنا کو حلال کرنا
یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک مرد عورت اس برے کام میں پائے گئے اور لوگ انکے باپ
دادوں تک سے واقف ہیں لیکن تاہم اگر وہ عورت جھوٹ کہدے کہ یہ شخص میرا خاوند ہے اور
مرد کہدے کہ یہ عورت میری بیوی ہے تو دونوں چھوڑ دیئے جائینگے ابو الحسن نجار کہتے
ہیں کہ یہ فتنے شریعت کے احکام کو باطل کرنے والے ہیں۔ ابو مسہر فرماتے ہیں دمشق کے
اس ممبر پر بنی أئمہ کو ابو فلاں پر لعنت بھیجتے ہوئے پایا ذہانی فرماتے ہیں اس ابو فلاں سے

صحیح آخبرنی احمد بن علی البادا یقول قال لی ابوبکر بن شاذان قال لی ابوبکر بن
ابی داود جمیع ما روی ابوحنیفة من الحدیث مائة وخمسون حدیثا اخطأ او قال
غلط فی نصفها آبنا نا ابن دوما انا ابن سالم نا الابار نا ابراهیم بن سعید سمعت
ابا اسامة یقول مر رجل علی رقبة فقال من این اقبلت قال من عند ابی حنیفة قال
یمکنك من رأی ما مضغت وترجع الی اهلك بغیر ثقة آبنا نا ابن رزق انا عثمان بن
احمد انا حنبل بن اسحاق نا بشر بن موسی نا الحمیدی قال قال سفیان کنت جالسا عند
رقبة بن مصقلة فرای جماعة مختلفین فقال من این فقالوا من عند ابی حنیفة فقال
رقبة یمکنهم من رأی ما مضغوا وینقلبون الی اهلیهم بغیر ثقة آبنا نا العتیقی
نا یوسف بن احمد نا العقیلی ثنی عبد الله بن اللیث المروزی نا محمد بن یونس الجمال
سمعت یحیی بن سعید سمعت شعبة یقول کف من تراب خیر من ابی حنیفة اخبرنی
البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف نا عمر بن محمد الجوهری نا ابوبکر الاثرم نا ابو عبد الله
نا عبد الرحمن بن مهدی سألت سفیان عن حدیث عاصم فی المرتدة فقال اما من ثقة
فلا کان یرویه ابوحنیفة قال ابو عبد الله والحدیث کان ابوحنیفة عن
عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس فی المرأة اذا ارتدت قال تحبس ولا تقتل

مراد ابوحنیفہ ہے فریابی کہتے ہیں ہم دمشق میں حضرت سعید بن عبد العزیز کی مجلس میں تھے
تو ایک شخص نے کہا میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
مشرقی دروازے سے تشریف لائے آپکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق
وغیرہ وغیرہ بہت سے صحابہ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین جنکے نام اس بزرگ نے ذکر کئے ہیں نے
دیکھا کہ قوم میں ایک شخص میلے کچیلے کپڑوں والا پراگندہ حال والا ہے حضور نے مجھ سے
پوچھا اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ ابوحنیفہ ہیں یہ وہ شخص ہے جسکی عقل نے فسق
وفجور کی طرف رہبری کی سعید بن عبد العزیز نے فوراً فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے
ہیں اگر تم ایسا نہ دیکھتے تو ایسا بیان کرہی نہ سکتے تھے۔ محمد بن عامر طائی ایک بڑے باخبر بزرگ
تھے فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا کہ گویا لوگ دمشق میں جمع ہیں کہ ایک بزرگ ایک شخص کو باندھے
ہوئے لیکر آئے اور فرمانے لگے لوگو! اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بدل ڈالا
جو بزرگ میرے پاس کھڑے تھے میں نے اُنسے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں اور جنکی نسبت

أبنا نا عبيد الله بن عمر الواعظ نا ابي نا احمد بن مفلس نا مجاهد نا ابو سلمة منصور
بن سلمة الخزاعي ابا بكر بن عياش وذكر حديث عاصم فقال والله ما سمعه ابو حنيفة
قط اخبرني علي بن احمد الرزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا يس بن سهل
نا احمد بن حنبل نا مؤمل قال ذكروا ابا حنيفة عند سفيان الثوري فقال غير ثقة
ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون أبنا نا محمد بن عمر بن بكر المقري انا عثمان بن احمد بن
سمعان الرزاز نا هيثم بن خلف نا محمود بن غيلان نا المؤمل قال ذكر ابو حنيفة
عند الثوري وهو في الحجر فقال غير ثقة ولا مأمون فلم يزل يقول حتى جاز الطواف
أبنا نا ابو سعيد بن حسنويه نا عبد الله بن محمد بن عيسى الخشاب نا احمد بن مهدي
نا ابراهيم بن ابي الليث سمعت الاشجعي غير مرة قال سأل رجل سفيان عن
ابي حنيفة فقال غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون
أبنا نا البرقاني انا محمد السراج نا عبد الرحمن بن ابي حاتم الرازي ثني ابي سمعت
محمد بن كثير العبدي يقول كنت عند سفيان الثوري فذكر حديثا فقال رجل حدثني
فلان بغير هذا فقال من هو فقال ابو حنيفة فقال احلتني على غير ملي أبنا نا
محمد بن الحسين بن محمد المتوثي انا اسماعيل بن محمد الصفار نا الحسن بن الفضل

یہ فرا رہے ہیں وہ کون ہو؟ اس نے کہا یہ بزرگ تو حضرت ابو بکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ اور جسے
یہ باندھ کر لائے ہیں اور جسکی نسبت فرماتے ہیں یہ ابو حنیفہ ہو ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک
ابو حنیفہ یہودی تھے۔ ابراہیم حربی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے علم میں ایسی چیزیں وضع کی ہیں کہ اُن سے
تو گندہ پانی بہتر ہو میں نے ایک دن اُن کے چند مسائل حضرت امام احمد بن حنبل رح کے سامنے پیش کیے
تھے تو تعجب کے ساتھ فرمانے لگے کہ گویا یہ شخص نو اسلام کا نو آموز ہو۔ علی بن جریر کہتے ہیں کہ میں کوفے سے
بصرہ میں آیا وہاں ابن المبارک بھی تھے مجھ سے پوچھنے لگے کوفے میں لوگوں کا کیا حال ہو؟ میں نے کہا
کچھ لوگ تو ابو حنیفہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ آپکو کفر میں امام
بتاتے ہیں یہ سنکر وہ روئے یہانتک کہ آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہو گئی اسلیئے کہ انہوں نے بھی ابو حنیفہ سے
روایتیں لی تھیں۔ جریر ابن رازی کہتے ہیں میں ابن المبارک کے پاس آیا ایک شخص نے اُنسے کہا کہ ایک
مسئلہ میں ہمارے پاس دو شخص جھگڑ پڑے ایک تو ابو حنیفہ کا قول پیش کرتا تھا دوسرا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی حدیث تو پہلا کہنے لگا کہ ابو حنیفہ قضا کے احکام بہت زیادہ جانتے تھے ابن مبارک نے

الصيدلاني نا محمد بن كثير العبدي نا سفيان الثوري قال رأيته وسأله رجل عن مسئلة فأفتاه فيها فقال له الرجل ان فيها اثرا قال له عمن قال عن ابي حنيفة قال احلتني على غير ملي

أخبرنا رضوان بن محمد بن الحسن الدينوري نا علي بن احمد بن علي الهمداني بها نا الفضل بن الفضل الكندي سمعت الحسن بن صالح سمعت ابا سلمة الفقيه سمعت عبد الرزاق يقول ما كتبت عن ابي حنيفة الا لاكثر به رجالي وكان يروي عنه نيفا وعشرين حديثا

أخبرنا علي بن احمد بن عمر المقرئ نا اسماعيل بن علي الخطبي نا عبد الله بن احمد بن حنبل سألت ابي عن الرجل يريد ان يسأل عن الشيء من امر دينه مما يبتلي به من الايمان في الطلاق وغيره وفي حضره من اصحاب الرأي ومن اصحاب الحديث لا يحفظون ولا يعرفون الحديث الضعيف ولا الاسناد القوي فلمن يسأل لاصحاب الرأي او لهؤلاء اعني اصحاب الحديث على ما كان من قلة معرفتهم قال يسأل اصحاب الحديث ولا يسأل اصحاب الرأي ضعيف الحديث خير من رأي ابي حنيفة أخبرنا العتيقي نا يوسف بن احمد الصيدلاني نا محمد بن عمرو العقيلي نا عبد الله بن احمد سمعت ابي يقول حديث ابي حنيفة ضعيف ورأيه ضعيف

وأخبرنا العتيقي نا يوسف نا العقيلي نا سليمان بن داؤد العقيلي سمعت

ہاکہ یہ واقعہ پھر بیان کرو میں نے دوبارہ کہہ سنایا تو فرمانے لگے یہ پہلا شخص کافر ہو گیا اس نے کفر کا کلمہ کہا میں نے کہا حضرت آپکی وجہ سے وہ کافر ہوا ان کے کفر کے پیشوا آپ ہیں کہا یہ کیسے؟ میں نے کہا اس لیۓ کہ خود آپ ہی ابوحنیفہ سے روایتیں کرتے ہیں تو فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے ابوحنیفہ کی روایتوں سے استغفار کرتا ہوں میری توبہ ہو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن میرے دلمیں کھٹکا ہی رہا۔ فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہ سے چارسو روایتیں لی ہیں جب میں عراق جاؤنگا تو انشاء اللہ سب مٹادونگا ابن المبارکؒ نے ثغر میں کہا کہ میں یہاں سے جاکر اپنی سب کتابوں سے ابوحنیفہ کا نام مٹادونگا فرماتے تھے ابوحنیفہ کی بات پر مارا رو ابن المبارک نے اپنے انتقال سے کچھہ دن پہلے ابوحنیفہ کی باتوں پر مار دیا میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوبکر عینی کی ہے واللہ اعلم۔ حضرت عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں امام زہری کی ایک حدیث مجھے ابوحنیفہ کے تمام کلام سے زیادہ پیاری ہے امام ابن المبارکؒ کا قول ہے کہ ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھے یہی قول دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ ابو قطن فرماتے ہیں ابوحنیفہ حدیث میں کچھہ نہ تھے حسن بن صالح کے پاس ایک اس شخص کا ذکر ہوتا ہے جس نے ابوحنیفہ کی صحبت اٹھائی تھی تو کہا اگر وہ نخعی کی فقہ لیتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا دیکھہ لیا کرو

احمد بن الحسن الترمذی یقول ح واخبرنا عبید الله بن عمر الواعظ نا ابی نا عثمان بن
جعفر بن محمد السبیعی نا الفریابی جعفر بن محمد نا احمد بن الحسن الترمذی سمعت احمد بن
حنبل یقول کان ابو حنیفة یکذب لم یقل العتیقی کان اخبرنی القاضی ابو الطیب
طاهر بن عبد الله الطبری نا علی بن ابراهیم البیضاوی نا محمد بن عبد الرحمن بن
الجارود الرقی نا عباس بن محمد الدوری سمعت یحیی بن معین یقول وقال له رجل
ابو حنیفة کذاب قال کان ابو حنیفة انبل من ان یکذب صدوقا الا ان فی حدیثه
ما فی حدیث الشیوخ اخبرنا عبید الله بن عمر الواعظ نا ابی نا محمد بن یونس الازرق نا جعفر بن ابی
عثمان سمعت یحیی وسألته عن ابی یوسف وابی حنیفة فقال ابو یوسف اوثق منه فی الحدیث قلت فکان
ابو حنیفة یکذب قال کان انبل فی نفسه من ان یکذب قرأت علی البرقانی عن محمد بن العباس الخزاز نا احمد بن
مسعدة الفزاری نا جعفر بن درستویه نا احمد بن محمد بن القاسم بن محرز سمعت یحیی بن معین کان ابو حنیفة
لا بأس به وکان لا یکذب وسمعت یحیی یقول مرة اخری ابو حنیفة عندنا من اهل الصدق ولم یتهم
بالکذب ولقد ضربه ابن هبیرة علی القضاء فابی ان یکون قاضیا اخبرنا العتیقی نا
تمام بن محمد بن عبد الله الرازی بدمشق انا ابو المیمون عبد الرحمن بن عبد الله

کو کس سے سیکھتے ہو۔ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے پوچھا جاتا ہے کہ اے ابو محمد آپکو کچھ مسائل
ابو حنیفہؒ کے بھی یاد ہیں کہا نہیں ہرگز نہیں بالکل نہیں اور میں اس سے خوش ہوں۔ ابن نمیر فرماتے ہیں
میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں بھی نہیں لیتے تھے بھلا انکی رائے تو کیا مانتے ؟۔
حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں ابو حنیفہ ہیں کون ؟ اور انکی روایت قبول ہی کون کرتا ہے ؟ اور ابو حنیفہ
ہیں کیا چیز ؟ یحییٰ بن سعید قطان محدث سے پوچھا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں کیسی
ہیں ؟ فرماتے ہیں وہ حدیث جاننے والے نہ تھے۔ امام یحییٰ بن معینؒ سے ابو حنیفہ کے بارے میں سوال
ہوتا ہے تو فرماتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس حدیثیں تھی ہی کونسی جو انسے کوئی پوچھتا۔ امام احمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ سے امام مالکؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرمایا وہ صحیح حدیثوں اور ضعیف رائے
والے تھے امام اوزاعیؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ضعیف حدیث اور ضعیف رائے
والے امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ان کے پاس تو نہ تو رائے تھی نہ حدیث
امام شافعیؒ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں صحیح حدیث والے اور صحیح رائے والے تھے۔
ابو بکر بن ابو داؤد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت ہیں انہیں بھی

البجلي سمعت نصر بن محمد البغدادي سمعت يحيى بن معين يقول كان محمد بن
الحسن كذابا وكان جهميا وكان ابو حنيفة جهميا ولم يكن كذابا أبنأ نا ابن رزق
نا احمد بن علي بن عمر بن حبيش الرازي قال سمعت محمد بن احمد بن عصام سمعت محمد بن
سعد العوفي سمعت يحيى بن معين يقول كان ابو حنيفة ثقة لا يحدث بالحديث
الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا يحفظ أبنأ نا التنوخي ثني ابي نا محمد بن حمدان بن الصباح
نا احمد بن الصلت الحماني سمعت يحيى بن معين وهو يسئل عن ابي حنيفة اثقة
هو في الحديث قال نعم ثقة ثقة كان والله اورع من ان يكذب وهو اجل قدرا من
ذالك ابنأ نا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا احمد بن
عطية قال سئل يحيى بن معين هل حدث سفيان ابي حنيفة قال نعم كان
ابو حنيفة ثقة صدوقا في الحديث والفقه مامونا على دين الله
قلت احمد بن الصلت هو احمد بن عطية كان غير ثقة أبنأ نا ابن
رزق انا هبة الله بن محمد بن حنش الفرا انا محمد بن عثمان بن
ابي شيبة سمعت يحيى بن معين وسئل عن ابي حنيفة فقال كان

آدھو آدھ غلط اور خطا ہیں، رقبہ کے پاس سے ایک شخص گذرا آپنے پوچھا کہاں سے آرہے
ہو؟ اُس نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے فرمایا اپنی خود ایجاد رائے کو کرتے ہو لیکن افسوس اپنے والوں
کی طرف لوٹ رہے ہو بغیر ثقہ کے ایک مختلف جماعت کو دیکھکر اُس سے آپ نے دریافت فرمایا
کہ تم لوگ کہاں سے آئے اُنہوں نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے کہا ان لوگوں کو انکی رائے و قیاس کے
چبائے ہوئے مسائل تو مل گئے لیکن یہ لوگ بغیر کسی قسم کی مضبوطی کے اپنے والوں کیطرف لوٹتے
ہیں شعبہؒ فرماتے ہیں مٹی کی ایک مٹھی ابو حنیفہ سے بہتر ہے حضرت سفیانؒ سے اس روایت کی بابت پوچھا جاتا ہے جسمیں
ہے کہ جب عورت مرتد ہوجائے تو اسے جیل خانہ میں ڈال دیا جائے لیکن اسے قتل نہ کیجائے تو فرمایا اس روایت کو ابو حنیفہ عاصم سے
وہ ابو رزین سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن ابو حنیفہ ثقہ نہیں ہیں اور ثقہ لوگوں میں سے اسے کوئی روایت
نہیں کرتا ابو بکر بن عیاشؒ اس روایت کی بابت فرماتے ہیں خدا کی قسم ابو حنیفہ نے اسے عاصم سے ہرگز نہیں سنا
حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور
نہ امین و مامون ہیں، دو مرتبہ یہی فرمایا حطیم میں ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر حضرت سفیانؒ کے پاس
ہوتا ہے تو طواف پورا کرنے تک فرماتے رہتے ہیں وہ نہ ثقہ ہیں نہ مامون۔ ایک روایت میں تین مرتبہ

ضعیف فی الحدیث أنبأنا احمد بن عبد الله الانماطی انا محمد بن
المظفر انا علی بن احمد بن سلیمان المصری نا احمد بن سعید بن
ابی مریم قال وسألته یعنی یحیی بن معین عن ابی حنیفة
فقال لا تکتب حدیثه أخبرنا علی بن محمد المالکی انا عبد الله
بن عثمان الصفار انا محمد بن عمران الصیرفی نا عبد الله بن
علی بن عبد الله المدینی قال وسألته یعنی اباه عن
ابی حنیفة صاحب الرأی فضعفه جدا وقال لو کان بین
یدی ما سألته عن شیء وروی خمسین حدیثا اخطأ فیها
أخبرنی عبد الله بن یحیی السکری انا ابو بکر الشافعی نا
جعفر بن محمد بن الازهر قال ابن الغلابی قال ابو حنیفة
ضعیف أنبأنا ابن الفضل انا عثمان بن احمد الدقاق
نا سهل بن احمد الواسطی نا ابو حفص عمر بن علی قال
وابو حنیفة النعمان بن ثابت صاحب الرأی لیس بالحافظ

ان الفاظ کا دوہرانا بھی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سفیان نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا
مجھے ایک شخص نے اسکے سوا یہ حدیث کی ہے فرمایا وہ کون ہے کہا ابو حنیفہؒ فرمایا وہ اس فن سے ناآشنا
ہیں۔ ایک مرتبہ آپنے ایک مسئلہ کا جواب دیا جس پر ایک شخص نے کہا اس بارہ میں ایک اثر ہے
فرمایا کس سے اسنے کہا ابو حنیفہؒ سے کہا تونے اس فن سے ناآشنا شخص کا نام لیا۔ عبد الرزاق فرماتے ہیں
میں نے ابو حنیفہ سے بیس اوپر کچھ روایتیں لکھی ہیں لیکن صرف اس واسطے کہ ایک نام میری فہرست میں
بڑھ جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے والد
حضرت امام احمدؒ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کو امر دین میں کسی مسئلہ کی ضرورت پڑی خواہ وہ مسئلہ
ایمان کے بارے میں ہو خواہ طلاق وغیرہ کے بارے میں اب وہ چند اہل رائے کو پاتا ہے اور چند
اہل حدیث کو لیکن وہ اہل حدیث اگر اچھی طرح حدیث یاد نہ رکھتے ہوں اور ضعیف حدیث کی انہیں
پہچان نہ ہو اور نہ ہی سند کو بھی وہ نہ جانتے ہوں تو وہ شخص مسئلہ کس سے پوچھے آیا اہل رائے سے
یا اہل حدیث سے فرمایا وہ اہل حدیث سے پوچھے اور اہل رائے سے ہرگز نہ پوچھے ضعیف
حدیث بھی ابو حنیفہ کی رائے سے اچھی ہے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ جھوٹ

مضطرب الحديث واهى الحديث وصاحب هوى أخبرنى عبد
العزيز بن احمد الكتانى نا عبد الوهاب بن جعفر الميدانى قال
نا عبد الجبار بن عبد الصمد السلمى نا القاسم بن عيسٰی الصفار
نا ابراهيم بن يعقوب الجوزجانى قال ابو حنيفة لا تتبع لحديثه
ولا لرأيه أنبأنا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدى
البزاز نا ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة نا جدى
قال ابو حنيفة النعمان بن ثابت صدوق ضعيف
الحديث أنبأنا ابو حازم العبدوى سمعت محمد بن عبد الله
الجوزقى يقول قرئ على مكى بن عبد الله وانا اسمع قيل
له سمعت مسلم بن الحجاج يقول ابو حنيفة النعمان بن ثابت
صاحب الرأى مضطرب الحديث ليس له كثير حديث
صحيح أنبأنا البرقانى انا احمد بن سعيد بن سعد نا عبد
الكريم بن احمد بن شعيب النسائى نا ابى قال ابو حنيفة النعمان

بولتے تھے۔ ایک شخص نے امام یحییٰ بن معینؒ کے سامنے کہا ابو حنیفہ جھوٹے آدمی
تھے فرمایا ابو حنیفہؒ جھوٹ بولنے سے پاک صاف تھے وہ سچے آدمی تھے لیکن
جس طرح اور بزرگوں کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں کلام ہے اسی طرح انکی بھی۔
ایک مرتبہ انہی سے ابو حنیفہ اور ابو یوسفؒ کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو جواب
دیتے ہیں کہ ابو یوسف ابو حنیفہ سے زیادہ ثقہ تھے سائل پوچھتا ہے پھر کیا
ابو حنیفہؒ جھوٹ بولتے تھے فرمایا وہ اپنے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ تھے کہ وہ
جھوٹ بولیں۔ یہی یحییٰؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ میں کوئی حرج نہیں وہ روایت میں
جھوٹ نہیں بولتے تھے وہ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں انپر جھوٹ کی تہمت
نہیں اُنہیں ابن ہُبیرہ نے عہدۂ قضا قبول کرنے پر مارا پیٹا بھی لیکن وہ
انکار ہی کرتے رہے۔ یہی یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن کذاب تھے
اور جہمیہ تھے اور ابو حنیفہ جہمیہ تھے لیکن دروغگو نہ تھے۔ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ
ثقہ شخص تھے انہیں جو حدیث یاد ہوتی اسی کو بیان کرتے جو حفظ نہ ہوتی

بن ثابت کوفی لیس بالقوی فی الحدیث ابنا نا القاضی ابو العلاء محمد
بن علی الواسطی انا محمد بن احمد بن محمد المفید نا محمد بن معاذ ابو جعفر
الھروی نا ابو داؤد السنجی نا الھیثم بن عدی قال وابو حنیفۃ النعمان
بن ثابت التیمی تیم اللہ بن ثعلبۃ مولی لھم توفی ببغداد سنۃ مائۃ
وخمسین اخبرنا ابن الفضل انا عبد اللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان
قال قال ابو نعیم ح واخبرنا ابن رزق وابن الفضل قال نا دعلج بن احمد
انا وفی حدیث ابن رزق نا احمد بن علی الابار نا یوسف یعنی بن موسیٰ سمعت ابا نعیم یقول
مات ابو حنیفۃ فی سنۃ مائۃ وخمسین وولد سنۃ ثمانین زاد یعقوب وکان لہ یوم مات
سبعون سنۃ اخبرنا ابو نعیم الحافظ نا ابو بکر بن عبد اللہ بن یحیی الطلحی نا ابو جعفر محمد
بن عبد اللہ الحضرمی سمعت عثمان بن ابی شیبۃ یقول مات ابو حنیفۃ ح وانا ابن الفضل
انا جعفر بن محمد الخلدی نا محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی قال مات ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت
مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ سنۃ مائۃ وخمسین زاد الخضرمی انہ کان ابن سبعین لفظھما سواء
اخبرنا الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا احمد بن نصر الذارع نا ابو عبد اللہ

اُسے بیان نہ فرماتے - ایک مرتبہ سائل کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا ابو حنیفہ
ثقہ ہیں ثقہ ہیں خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے انکی قدر و عزت اس کے
لائق نہیں کہ وہ جھوٹ کہیں - ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا سفیان نے ابو حنیفہ سے
حدیث بیان کی ہے کہا ہاں ابو حنیفہ ثقہ تھے حدیث و فقہ میں سچے تھے
اللہ کے دین میں مامون تھے لیکن اس روایت کی سند میں احمد بن عطیہ ہیں
اور وہ ثقہ شخص نہ تھے - امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ حدیث میں
ضعیف تھے - فرماتے ہیں انکی بیان کی ہوئی حدیثیں نہ لکھا کرو - امام علی بن
عبد اللہ مدینیؒ سے ابو حنیفہ اہل رائے کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ انہیں
سخت ضعیف بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اگر وہ میرے سامنے بھی ہوتے تو
میں ہرگز ان سے کوئی روایت نہ لیتا انہوں نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں
غلطی کی ہے - ابن العلائی فرماتے ہیں ابو حنیفہ ضعیف ہیں - ابو حفص عمر بن علی
فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رائے قیاس کرنے والے حافظ نہیں ہیں

بن اسحاق المدائنی نا قضیب بن المحرر بن قعنب قال ومات ابو حنیفة بسوق
یحیی سنة خمسین ومائة آنبأنا الصمیری نا علی بن الحسن الرازی نا محمد
بن الحسن الزعفرانی ثنا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان
بن ابی شیخ قال الحسن بن عمارة صلی علی ابی حنیفة وھو قاضی بغداد سنة
خمسین ومائة آنبأنا عبید الله بن عمر الواعظ ثنی ابی نا الحسین بن القاسم
نا علی بن ابی داؤد واحمد بن ابی مریم عن ابن عفیر وفی سنة خمسین ومائة
مات ابو حنیفة فی رجب وھو ابن سبعین سنة آنبأنا ابن الفضل انا علی بن
ابراھیم المستملی ثنا ابو احمد بن فارس انا حمزة بن محمد بن علی الماء مطیری
قالا انا محمد بن ابراھیم بن شعیب الغازی نا محمد بن اسماعیل البخاری قال
ابو حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی مات سنة مائة وخمسین آنبأنا
الازھری انا محمد بن العباس نا ابراھیم بن محمد الکندی نا ابو موسی محمد
بن المثنی قال ومات ابو حنیفة سنة مائة وخمسین آنبأنا عبید الله بن عمر
الواعظ والحسین بن علی الطناجیری قال عبید الله ثنی ابی والآخر نا

وہ مضطرب الحدیث ہیں انکی روایت واہی ہے وہ خلاف شرع نوایجاد
باتوں کے ماننے والے تھے۔ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں کہ
ابو حنیفہ کی روایت کی ہوئی حدیث کی اتباع نہ کی جائے نہ انکی رائے قیاس
مانا جائے۔ شیبہ فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ سچے ہیں لیکن حدیث
کے ضعیف راوی ہیں۔ امام مسلم بن حجاجؒ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن
ثابتؒ صاحب رائے مضطرب الحدیث تھے انکے پاس صحیح حدیث کچھ زیادہ
نہیں۔ امام احمد بن شعیب نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی
حدیث میں قوی نہیں۔ ہیثم بن عدی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تیمی
تیم اللہ بن ثعلبہ کے مولی بغداد میں ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم فرماتے ہیں امام صاحب کا
انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا اور پیدائش ۸۰ھ میں عمر ستر برس کی ہوئی عبداللہ بن سلیمان حضرمی
فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا ستر برس کی عمر ہوئی تھی قعنب بن محرر کا فرمان ہے کہ امام صاحب
سوق یحیی میں ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے سلیمان بن ابو شیخ فرماتے ہیں حسن بن عمارہ نے امام صاحب کے

عمر بن احمد الواعظ انا الحسين بن صدقة ح وانبأنا الصيمري نا علي بن الحسن
الرازي نا محمد بن الحسين الزعفراني قالا نا ابن ابي خيثمة سمعت يحيى بن معين
يقول مات ابو حنيفة سنة احدى وخمسين ومائة زاد الزعفراني ودفن في
مقابر الخيزران انبأ نا الحسن بن ابي القاسم انا ابو سعيد احمد بن محمد بن سوع
النسوي نا ابو علي الحسين بن الحسن البزار بنجارى نا اسحاق بن احمد بن صفوان
السلمي سمعت مكي بن ابراهيم يقول ومات ابو حنيفة في سنة ثلاث وخمسين
ومائة انبأ نا ابن الفضل انا دعلج انا احمد بن علي الابار نا مسلم بن عبد الرحمن
نا المكي قال ومات ابو حنيفة في سنة ثلاث وخمسين ومائة ولقيته بالكوفة
وبغداد وبمكة وكان ابو حنيفة خزازا انبأ نا الصيمري قال قرأنا على الحسين
بن هارون الضبي عن ابي العباس بن سعيد قال انا احمد بن جمولة بن خنجه
البخاري نا ابو عبد الله وهو محمد بن احمد بن حفص البخاري قال قال احمد بن عبد الله
الاسلمي نا الحسن بن يوسف الرجل الصالح قال يوم مات ابو حنيفة صلي عليه ست
مرار من كثرة الزحام آخرهم صلى عليه ابن حماد وغسله الحسن بن عمارة ورجل

جنازے کی نماز پڑھائی جو بغداد کے قاضی تھے اور یہ واقعہ ۱۵۰ھ کا ہے ابن عفیر فرماتے
ہیں ستر سال کی عمر میں امام صاحب ماہ رجب ۱۵۰ھ میں فوت ہو گئے۔
امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت کوفی ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ محمد بن مثلی بھی یہی کہتے ہیں یحییٰ بن معین رہ
۱۵۱ ہجری میں بتلاتے ہیں اور آپ مقابر خیزران میں دفن کئے گئے۔ مکی
بن ابراہیم کہتے ہیں امام صاحب کا انتقال ۱۵۳ھ میں ہوا آپ خزاز یعنے
ریشم فروش تھے میری ملاقات آپ سے کوفے میں اور بغداد میں اور مکہ
شریف میں ہوئی ہے۔ حسن بن یوسف فرماتے ہیں امام صاحب کے جنازے
کی نماز چھ مرتبہ پڑھی گئی کیونکہ لوگوں کا اژدہام بہت زیادہ تھا آخری مرتبہ
ابن حماد نے نماز پڑھائی اور حسن بن عمارہ اور ایک دوسرے شخص نے
آپ کو غسل دیا۔ حضرت سفیان ثوری مکہ میں تھے جو انہیں آپ کے انتقال
کی خبر پہنچی تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے جس چیز میں اکثر لوگوں کو

أخبرنا آبنأ نا القاضی ابوبکر احمد بن الحسن الحرشی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم
نا ابو قلابة الرقاشی نا ابو عاصم سمعت سفیان الثوری بمکة وقیل له مات ابو حنیفة
فقال الحمد لله الذی عافانا مما ابتلی به کثیراً من الناس آنبأنا ابو سعید محمد بن موسیٰ
الصیرفی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا محمد بن علی الوراق نا مسدد سمعت
اباعاصم یقول ذکر عند سفیان موت ابی حنیفة فما سمعته یقول رحمه الله
ولا شیئاً قال الحمد لله الذی عافانا مما ابتلاه به آبنأ نا محمد بن عمر بن بکر
المقری ابنأنا الحسن بن احمد الفروی الصفار نا احمد بن کیس نا محمد بن عبید بن نوح
بن یعلی الهروی نا عبد الله بن مسیح الهروی سمعت عبد الصمد بن حسان یقول
لما مات ابو حنیفة قال لی سفیان الثوری اذهب الی ابراهیم بن طهمان فبشره
ان فتان هذه الامة قد مات فذهبت الیه فوجدته قائلا فرجعت الی سفیان
فقلت انه قائل قال اذهب فصح به ان فتان هذه الامة قد مات
قلت اراد الثوری ان یغم ابراهیم بوفات ابی حنیفة لانه کان علی
مذهبه فی الارجاء آبنأ نا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا یعقوب بن

مبتلا کیا ہمیں اُس سے بچا لیا۔ حضرت سفیان نے آپ کی خبر سنکر رحمہ اللہ نہیں
کہا بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس چیز سے ہمیں بچا لیا جس میں
وہ مبتلا تھے۔ اور فرمایا جاؤ ابراہیم طہان کو بھی یہ خوشخبری سنادو کہ اس امت کو
فتنے میں ڈالنے والی فوت ہوگیا قاصد جب پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے اس نے واپس آکر
خبر دی تو فرمایا پھر جاؤ اور اُس کے کان تک میرے الفاظ پہنچا دو میں
کہتا ہوں سفیان ثوری رح کا قصد یہ تھا کہ چونکہ ابراہیم بھی مرجیہ تھا تو اُسے یہ
غمگینی کی خبر ہو جائے۔ بشر بن ابو الازہر فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ
ایک جنازے پر کالا کپڑا پڑا ہوا ہے اور اُسکے ارد گرد پادری لوگ ہیں میں نے پوچھا
یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ رح کا امام ابو یوسف رح سے میں نے اپنا یہ
خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا اسے کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔
یہیں تک امام ابو حنیفہ رح نعمان بن ثابت رح کے حالات جو خطیب رح نے اپنی کتاب تاریخ
بغداد میں نقل کیئے ہیں ختم ہوئے اصل نسخہ مصر کے کتب خانہ میں جسکا نام دار الکتب الامیریہ ہے

سفیان نا عبدالرحمن سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازهر النیسابوری
رأیت فی المنام جنازة علیها ثوب اسود وحولها قسیسین فقلت جنازة من
هذه فقالوا جنازة ابی حنیفة فحدثت به ابا یوسف فقال لا تحدث به احد
وهذا آخر ما ترجم الخطیب به ابا حنیفة النعمان بن ثابت
منقولا من کتابه تاریخ بغداد المحفوظ بدار الکتب الامیریة المصریة بنمرة ۸ من فن التاریخ
والحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده
کتبه العبد الفقیر المعترف بالعجز والتقصیر محمد حامد الفقی بن المرحوم الشیخ سید احمد
الفقی کان الله له معینا وتم ذلک فی عصر یوم الثلاثاء العشرین من شهر
رمضان المکرم سنة الف وثلاث مائة وسبعة وثلاثین من هجرة سید الانبیاء و
المرسلین صلی الله علیه وسلم

موجود ہے اور کتب خانہ کی فہرست میں فن تاریخ میں ۲۰ پر ہے۔
سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔
جس قلمی نسخہ کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ جناب شیخ محمد حامد الفقی بن شیخ سید احمد الفقی
کے ہاتھ کا نقل کردہ ہے جو جناب شیخ محمد نصیف صاحب تاجر جدہ کے کتب خانہ
میں ۱۳۳۷ھ میں نقل کیا ہوا ہے جسکی کتابت ماہ رمضان المبارک کی بیسویں
تاریخ منگل کے دن عصر کے وقت ختم ہوئی ہے۔
والحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

المترجم۔ عاجز ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ
وایڈیٹر اخبار محمدی۔ اجمیری دروازہ شہر دہلی
ماہ رمضان شریف ۱۳۴۵ھ ہجری



